کرم بین و لطف خداوندگار	گنه بنده کردست و او شرمسار
دیکھ اور مہربانی خداوندگار کی	گنہ بندی نے کیا ہے اور وہ شرمندہ ہی

عاکفان کعبهٔ جلالش بتقصیر عبادت معترف که ما عبدناک حق عبادتک

بیٹھنے والے کعبہ بزرگی اوسکی کے ساتھ تقصیر بندگی کی اقرار کرنیوالی ہین کہ نہین عبادت کی ہمنے حق عبادت کرنی تیری کا

واصفان حلیهٔ جمالش بتحیر منسوب که ما عرفناک حق معرفتک

تعریف کرنیوالی صورت جمال اوسکے ساتھ حیرت کی نسبت کیی گئی کہ نہین پہچانا ہمنے تجھے جیسا کہ حق پہچاننے تیرے کا ہے

قطعه گر کسی وصف او ز من پرسد	بیدل از بی نشان چه گوید باز
جو کوئی وصف اوسکا مجھسے پوچھے	بیہوش بے نشان سے کیا کہے پھر
عاشقان کشتگان معشوقند	بر نیاید ز کشتگان آواز
مارے ہوئے معشوق کے ہین	نہین نکلتی ہے مرے ہوؤن سے آواز

یکی از صاحبدلان سر بجیب مراقبه فرو برده بود و در بحر مکاشفه مستغرق شده

صاحبدلون سے سر بیچ گریبان مراقبے کے نیچے لے گیا تہا اور بیچ دریای مکاشفہ کے ڈوبنے والا ہوا

حالی که ازان معاملت باز آمد یکی از محبان گفت ازین بوستان که بودی

وقت کہ اوس معاملے سے باہر آیا ایک نے دوستون سے کہا اس باغ سے کہ تہا تو

ما را چه تحفه کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم که چون بدرخت

ہمین کیا تحفہ عنایت کیا تونے یارون کی تیئن کہا صاحبدل نے ارادہ رکھتا تہا مین کہ جب پاس درخت

گل رسم دامنی پر کنم هدیهٔ اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنانم مست

گل کے پہنچون مین دامن بھر لونگا مین واسطے یارون کے جو پہنچا مین خوشبوی گل نے ایسا مست

کرد که دامنم از دست رفت قطعه	ای مرغ سحر عشق ز پروانه بیاموز
کیا کہ دامن ہاتھ میری سے گیا	ای چڑیا صبح کی عشق پروانے سے سیکھ
کان سوخته را جان شد و آواز نیامد	این مدعیان در طلبش بیخبرانند
کہ جلی ہوی کی تیئن جان گئی اور آواز نہ آئی	یہ دعوی کرنیوالی بیچ طلب اوسکی کے بیخبر ہین

کانرا که خبر شد خبرش باز نیامد ٭ ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وهم ٭ وز هرچه گفته اند

جس کسی کو خبر ہوئی خبر اوسکی پھر نہ آئی ای خدای تو برتر ہی خیال اور اندازہ اور شک اور وہم سی اور جس چیز سی کہ کہا ہی بزرگوں نے

شنیدیم و خوانده ایم ٭ دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ٭ ما همچنان در اول وصف تو مانده ایم

اور سنا ہی ہمنے اور پڑھا ہی ہمنے دفتر تمام ہوا اور آخر کو پہنچی عمر ہم ویسی ہی بیچ پہلی ہی صفت تیری کی رہی ہین ہم

ذکر محامد پادشاه اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نور الله تربته

ذکر صفتون پادشاہ اسلام آتابک ابوبکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے اللہ تربت اوسکی

ذکر جمیل سعدی که در افواه عوام افتاده است و صیت سخنش که در بسیط زمین

ذکر خوب سعدی کا کہ بیچ منہون خلق کے پڑا ہے اور شہرہ سخن اوسکی کا کہ بیچ کشادگی زمین کے

رفته و قصب الجیب حدیثش که همچو شکر میخورند و رقعه منشاتش که چون کاغذ زر

گیا اور قصب الجیب حدیث اوسکے کے مانند شکر کے کہاتے ہین اور ٹکڑا تصنیف اوسکی کا مانند کاغذ زر کے

میبرند بکمال فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد بلکه خداوند جهان و قطب دائره

لیجاتے ہین اوپر بزرگی اور علمیت اوسکی کے گمان نہ سکیے کرنا بلکہ صاحب کا اور قطب دائرہ

زمان و قائم مقام سلیمان و ناصر اهل ایمان اتابک اعظم مظفر الدنیا والدین

زمان اور قائم مقام سلیمان علیہ السلام کا اور یاری دینی والا صاحب ایمان کا اتالیق بڑا پادشاہ ظفر پایا گیا دنیا اور دین کا

ابوبکر بن سعد بن زنگی ظل الله تعالی فی ارضه رب ارض عنه و ارضه

کون یعنی ابوبکر بن سعد بیٹا زنگی کا سایہ خدا تعالی کا بیچ زمین کے ای رب میری راضی ہو اوس سے اور راضی رکھ اوسکو

بعین عنایت نظر کرده است و تحسین بلیغ فرموده و ارادت صادق

اوس پادشاہ نی طرف میری بخشش سے نظر کی ہی اور شاباش بہت فرمائی اور خواہش سچے

نموده لاجرم کافهٔ انام خاصه و عوام بمحبت او گرائیده اند و الناس علی دین ملوکهم

کی خواہ مخواہ گروہ خلق سے خاصوں اور عاموں نے سبب محبت اوسکی کی خواہش کی ہی اور لوگ اوپر دین پادشاہوں سے ہین

قطعه

زانگه که ترا بر من مسکین نظر است ٭ آثارم از آفتاب مشهورتر است

جبسی کہ تیری بیچ اوپر مجھ غریب کی نظر شفقت کی ہے نشانیاں میری بعد سے آفتاب سی مشہور زیادہ ہیں

قطعه

اقلیم پارس را غم از آسیب دهر نیست

ولایت پارس کی تئین غم آفت زمانے سے نهین هے

تا بر سرش بود چو توئی سایهٔ خدا

جب تک اوپر سر اوسکے رهیگا تجه ایسا پادشاه

امروز کس نشان ندهد در بسیط خاک

آج کی دن کوئی پتا نهین دیتا هے بیچ کشادگی زمین کی

مانند آستان درت مأمن رضا

مانند چوکهٹ دروازے تیرے کی جای آرام خوشنودی کے

بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر

اوپر تیرے هے ای بادشاه نگاه رکهنا خاطر بیچارون کا اور شکر

بر ما و بر خدای جهان آفرین جزا

اوپر هم لوگون کے اور اوپر خدا کے جهان پیدا کرنیوالے کے بدله نیکی کا

یارب ز باد فتنه نگهدار خاک پارس

ای پروردگار هوای فتنه سی نگاه رکه شهر شیراز کی تئین

چندانکه خاک را بود و باد را بقا

جب تک کره زمین کا هے اور هوا کی تئین زندگی هووے

در سبب تالیف کتاب

ذکر بیچ سبب تصنیف کتاب گلستان کے

یک شب تأمل ایام گذشته میکردم و بر عمر تلف کرده تأسف میخوردم

ایک رات کو خیال بیچ زمانے گذری هوئی کی کرتا تها مین اور اوپر عمر تباه کی هوئی کی افسوس کرتا تها مین

و سنگ سراچهٔ دل بالماس آب دیده می سفتم و این بیتها مناسب حال خود

اور پتهر گهر سینے کا ساته الماس آب دیدے کی بیدهتا تها مین اور یه بیتین مناسب حال اپنے کے

میگفتم

کهتا تها مین

مثنوی

هر دم از عمر میرود نفسی

هر وقت عمر سے جاتا هے ایک دم

چون نگه میکنم نماند بسی

جو دیکهتا هون مین بغور تو نهین رهی هے بهت

ای که پنجاه رفت و در خوابی

ای سعدی که پچاس سنے گئے اور بیچ خواب کی هے تو

مگر این پنج روز دریابی

مگر یه پانچ روز بهی پاسکے تو

خجل آنکس که رفت و کار نساخت

شرمنده وه شخص که گیا اور کچه کام نه کیا

کوس رحلت زدند و بار نساخت

نقاره کوچ کا بجایا اور اسباب نه لادا

خواب نوشین بامداد رحیل

نیند میٹهی صبح کوچ کرنے کی

باز دارد پیاده را ز سبیل
پیچھے رکھتی ہے پیادے کو رستے سے

هر که آمد عمارتی نو ساخت
جو آیا ایک عمارت نئی بنا گیا

رفت و منزل بدیگری پرداخت
چلا گیا وہ عمارت اور دوسرے کے خالی کی

وان دگر پخت همچنین هوسی
اور اوس دوسرے نے پکائی ایسی ہی ہوس

وین عمارت بسر نبرد کسی
اور یہ عمارت پوری نہ کر گیا کوئی

یار ناپایدار دوست مدار
معشوق بغیر قیام کو دوست مت رکھ

دوستی را نشاید این غدار
دوستی کے لائق نہیں یہ بے وفا

مایهٔ عیش آدمی شکم است
اصل زندگی آدمی کی پیٹ ہے

تا بتدریج میرود چه غم است
اگر اعتدال سے جاتا ہے تو کیا غم ہے

گر ببندد چنانکه نگشاید
اگر بند ہووے ایسا کہ نہ کھلے

گر دل از غم سری کند شاید
جو دل غم سے بھر جاوے تو لائق ہے

ور گشاید چنانکه نتوان بست
اور جو کھلے ایسا کہ بند نہ ہو سکے

گو بشو از حیات دنیا دست
کہ اوس شخص کو زندگی دنیا سے ہاتھ دھو

چار طبع مخالف سرکش
چار طبیعتیں ضد کرنیوالی اور نفرت کرنیوالی

چند روزی بوند با هم خوش
کتنے دنوں رہتی ہیں آپس میں خوش

گر یکی زین چهار شد غالب
جو ایک ان چاروں میں سے غالب ہوا

جان شیرین برآید از قالب
جان میٹھی نکل جاتی تن سے

لاجرم مرد عارف کامل
اس سبب سے مرد خداشناس صاحب کمال

ننهد بر حیات دنیا دل
نہیں رکھتا ہے اوپر زندگی دنیا کی دل

نیک و بد چون همی بباید مرد
نیک اور بد جو آخر کار مرنے والے

خنک آنکس که گوی نیکی برد
خوشا وہ شخص کہ گیند نیکی کا لے گیا

برگ عیشی بگور خویش فرست
سامان زندگی کا بھیج قبر اپنی کی طرف

کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی نہ لاوے گا پیچھے سے تو آگے بھیج

عمر برفست و آفتاب تموز
عمر مثل برف کی ہے اور دھوپ بھادوں کی ہے

اندکی ماند و خواجه غره هنوز
تھوڑی سی رہ گئی اور خواجہ غرور کرنے والا ابھی

ای تهی دست رفته در بازار
اے خالی ہاتھ گیا ہوا بیچ بازار کے

ترسمت پر نیاوری دستار
ڈرتا ہوں میں بھر کے نہ لاویگا تو دستار

هر که مزروع خود بخورد بخوید
جس شخص نے کھیتی اپنی کھائی کچی

وقت خرمنش خوشه باید چید
وقت خرمن کے اوسکو لائق ہے بالی چننی

پند سعدی بگوش جان بشنو
نصیحت سعدی کی کان جان سے سن

ره چنین است مرد باش و برو
راہ ایسی ہی ہے مردانہ وار ہو اور چل

بعد از تأمل این معنی مصلحت آن دیدم که در نشیمن عزلت نشینم
بعد از فکر کرنے اس بات کی مصلحت دیکھی میں نے کہ بیچ تنہائی گوشہ نشینی کے

مالوف و طریق معروف که آزردن دل دوستان جهلست و کفارت یمین

الفت کی گئی ہے اور راہ پہچانی گئی ہے کس لیے کہ آزردہ کرنا دل دوستوں کا نادانی ہے اور بدلا قسم کا

سهل خلاف رای صوابست و عکس رای اولی الالباب ذوالفقار علی در

آسان ہے خلاف عقل نیک کے ہے اور خلاف عقل صاحبوں دانائی کے ہے کہ تلوار علی علیہ السلام کی بیچ

نیام و زبان سعدی در کام **قطعه**

میان کے ہے اور زبان سعدی کی تالو میں

زبان در دهان خردمند چیست

زبان بیچ منہ عقلمند کے کیا ہے

کلید در گنج صاحب هنر

کنجی دروازے خزانے صاحب ہنر کے

چو در بسته باشد چه داند کسی

جو دروازہ بند ہووے کیا جانے کوئی

که جوهر فروشست یا پیله ور **قطعه**

کہ یہ دکان جوہری کی ہے یا بساطی کی

اگرچه پیش خردمند خامشی ادبست

اگرچہ آگے عقلمند کے خاموشی ادب ہے

بوقت مصلحت آن به که در سخن کوشی

لیکن بروقت مصلحت کی وہ بہتر ہے کہ بیچ بات کی کوشش کرے

دو چیز طیره عقلست دم فرو بستن

دو چیز سبکی عقل کی ہے چپکے رہنا

بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

وقت بولنے کے اور بولنا وقت چپکے رہنے کے

فی الجمله زبان از مکالمت او در کشیدن

حاصل کلام زبان کلام کرنے سے باہم اوسکی کھینچنی

قوت نداشتم و روی از محادثت بگردانیدن مروت ندانستم که یار موافق

قوت نہ رکھی میں نے اور منہ پھیر بات کرنے سے اوسکے سے پھیر لینا جوانمردی کی نہ سمجھی کہ یار موافقت کرنیوالا

بود و محب صادق **بیت**

تھا اور دوست سچا

چو جنگ آوری با کسی برستیز

جو لڑائی لاوے تو ساتھ کسی کے اوس شخص سے کہ لڑائی کر

که ازوی گزیرت بود یا گریز

کہ اوس سے چارہ تجکو ہووے یا بھاگ جانا

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنان

ساتھ حکم ضرورت کی بات کی میں نے اور خوشی اور تماشا کرتا ہوا

بیرون رفتم در فصل ربیعی که صولت برد آرمیده و اوان دولت ورد رسیده **قطعه**

باہر گیا میں بیچ فصل بہار کے کہ تندی شدت جاڑے کی آرام کیا تھا اور وقت دولت گلاب کا پہنچا

مبدّل نخند تغیر بکار آیدت ز گل طبقی ۔ از گلستان من ببر ورقی ۔ گل همین پنج روز و شش باشد

بدلا کیا گیا نہ کرے ۔ کیا کام آوے تیرے گل سے ایک طبق گلستان میری سے لیجا ایک ورق گل یہی پانچ چھ روز رہے

وین گلستان همیشه خوش باشد ۔ حالیکه من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت

اور یہ گلستان ہمیشہ سرسبز رہے ۔ جس دم کہ مین نے یہہ بات کہی دامن پھولون کا گرادیا اور بیچ میرے اوجھا

که الکریم اذا وعد وفا ۔ فصلی در همان روز اتفاق بیاض افتاد در حسن معاشرت و آداب

کہ سخی نے جس دم وعدہ کیا پورا کیا ۔ فصل دو اوسی روز اتفاق لکھنے کا پڑا بیچ خوبی صحبت داری کے

محاورت در لباسیکه متکلمانرا بکار آید و مترسلانرا بلاغت افزاید فی الجمله هنوز از گلستان بقیتی موجود بود

اور بیچ بولنے گفتگو کے بیچ اوس عبارت کی کہ عالمونکے کام آوے اور منشیونکو علمیت زیادہ کرے حاصل کلام ابتک گل بوستان سے کچھ باقی

که کتاب گلستان تمام شد والله اعلم واحکم بالصواب ۔ ذکر پادشاهزاده جهان سعد

کہ کتاب گلستان تمام ہوئی اور اللہ عالم تر ہے اور حاکم تر ہے بیچ ٹھیک کے ۔ ذکر بادشاہزادہ جہان سعد

بن ابی بکر بن سعد نوّر الله قبره و تمام آنگه شود بحقیقت که پسندیده آید در بارگاه

بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے اللہ قبر اسکی اور تمام اوسوقت ہووے بیچ حقیقت کے کہ پسندیدہ ہووے

جهان پناه سایه کردگار پرتو لطف پروردگار ذخر زمان کهف امان المؤید من السماء المنصور

تمام جہان پناہ ظل اللہ روشنی لطف پروردگار کی اور ذخیرہ زمانے کا اور پناہ امن کا تائید پایا گیا آسمان سے نصرت پایا گیا

علی الاعداء عضد الدولة القاهرة سراج الملة الباهرة جمال الانام مفخر

اوپر دشمنون کے قوت بازو دولت غالب کا چراغ مذہب روشن کا خوبی خلق کا فخر

الاسلام سعد بن الاتابک الاعظم شهنشاه المعظم مالک رقاب الامم

اسلام کا سعد بیٹا اتابک بڑے کا بادشاہ بادشاہون بڑی کا مالک گردنون امتون کا

مولی ملوک العرب والعجم سلطان البر والبحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین

صاحب بادشاہون عرب اور عجم کا بادشاہ خشکی اور تری کا اور وارث ملک سلیمان کا فتح پایا گیا دین کا

ابوبکر بن سعد بن زنگی ادام الله اقبالهما وضاعف جلالهما وجعل الی

ابوبکر بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ کرے اللہ اقبال اونھون کا اور دوچند کرے بزرگیان اونھونکی اور کرے طرف

روا دارند در معرض خطاب آیند و در محل عتاب اگر آن طایفهٔ درویشان که شکر نعمت

روا رکہیں نیچ جگہہ بازپرس کے آویں اور بیچ جگہہ غضب کے اگر وہ گروہ ان فقیرونکے کہ شکر نعمت

بزرگان واجبست و ذکر جمیل و دعای خیر و ادای چنین خدمتی در غیبت اولیتر است

بڑی آدمیون کا واجب ہے اور بیان کرنا خوبی بڑی آدمیون کا اور دعای خیر ادا کرنا ایسی خدمت کا بیچ پیٹھ پیچھے کے بہتر ہے

که در حضور آن بتصنع نزدیکست و این از تکلف دور و باجابت مقرون باد قطعه

نہ سامنے منہ کے کس لیے وہ سامنے بناوٹ کی نزدیک ہی اور یہ گرانی اور رنج سی دور ہی ساتھ قبولیت کے نزدیک ہو جیو

پشت دوتای فلک راست شد از خرمی

پیٹھ خم کھائی ہوئی آسمان کی سیدھی ہوئی خوشی سے

تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را

تجھ ایسا لڑکا پیدا ہوا ماں زمانے کی کو

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین

حکمت خاص ہے اگر مہربانی اللہ کی

خاص کند بنده مصلحت عام را

خاص کی ہی ایک بندی کو واسطی مصلحت عالم کے

دولت جاوید یافت هر که نکونام زیست

دولت ہمیشہ کی پائی جو شخص نیکنام جیا

کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را

کہ پیچھے اوسکی سعی ذکر نیک اوسکا زندہ کرتا ہی نام کو

وصف ترا گر کنند ور نکنند اهل فضل

تعریف تیری اگر کرے یا نکرے صاحب علم

حاجت مشاطه نیست روی دلارام را

حاجت مشاطہ کی نہیں ہے روی معشوق کی تئین

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت تقصیر و تقاعدی که در مواظبت

بیان کرنا تقصیر خدمت کا اور سبب اختیار کرنے گوشے کا تقصیر اور بیٹھ رہنا یعنی سستی کرنا بیچ ہمیشگی کے

خدمت بارگاه خداوندی میرود بنا بر آنست که طایفهٔ از حکمای هندوستان در فضایل

خدمت بارگاہ صاحب اپنے کے کہ جاتی ہے بنیاد اوسکی یہی کہ ایک گروہ حکیمون ہندوستان سے بیچ فضیلتون

بزرجمهر سخن میگفتند باخر جز این عیبش ندانستند که در سخن گفتن بطی است یعنی درنگ

بزرجمہر کے بات کہتے تھے آخر سوای اسکے عیب اوسکا نجانا کہ سخن کہنے میں سست بہت ہے یعنی ڈھیل

بسیار میکند و مستمع را بسی منتظر میباید بود تا وی تقریر سخنی کند بزرجمهر بشنید و گفت اندیشه

بہت کرتا ہے اور سننے والی کی تئین بہت انتظار چاہیے ہے کھینچا تو وہ بیان کرے بزرجمہر نے سنا اور کہا اندیشہ

کردن که چه گویم به از پشیمانی خوردن که چرا گفتم نظم سخندان پرورده پیر کهن بیندیشد آنگه بگوید سخن

کرنا کہ کیا کہون بہتر ہے پشیمانی کہانیسی کہ کیون کہا بتیں بات کا جاننے والا تجربہ کیا گیا بڈہا پرانا فکر کرتا ہی پہلی پیچھی وقت

مزن بی تامل بگفتار دم	نکو گوی گر دیر گوئی چه غم	بیندیش وآنگه برآور نفس
مت مار بی فکر بیچ بات کی دم	نیک کہہ اگر دیر کرے تو کیا غم	اندیشہ کر اور سوچ پھر لا او دم
وزان پیش بس کن که گویند بس	بنطق آدمی بهتر است از دواب	دواب از تو به گر نگوئی صواب
اور اس سی آگی موقوف کر بات کہ کہیں بس	ساتھ بولنے کی آدمی بہتر ہی چارپایوں سے	چارپایی تجھ سے بہتر جو نہ بولی تو درست

فکیف در نظر اعیان حضرت خداوندی عز نصره که مجمع اهل دلست و مرکز علمای
کس طرح بیچ نظر سرداران حضرت خداوندی کے غالب ہے نصرت اوسکی کہ جای جمع ہونے صاحبان دل کی ہی اور جای دائرہ
متبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کرده باشم و بضاعت مزجات
بڑے علم کی اگر بیچ روانی سخن کے دلیری کروں میں شوخی کیے رہوں میں اور اسباب ناقص
بحضرت عزیز آورده و شبه در بازار جوهریان جوی نیارد و چراغ
بیچ درگاہ بزرگ کے لائے اور پوت بیچ بازار جوہریوں کے قیمت جو کی بھی نہیں رکھتی ہی اور چراغ
پیش آفتاب پرتوی ندارد و مناره بلند بر دامن کوه الوند پست نماید
آگے آفتاب کے روشنی نہیں رکھتا ہی اور منارہ بڑا آگے کوہ الوند کے نیچا معلوم ہوتا ہے

هر که گردن بدعوی افرازد	خویشتن را بگردن اندازد	سعدی افتاده است آزاده
جو کوئی گردن دعوی سے بلند کرتا ہی	اپنی تئین گردن کے بل ڈالتا ہے	سعدی ایک افتادہ ہی بی تعلق
کس نیاید بجنگ افتاده	اول اندیشه وانگهی گفتار	پای بست آمده است پس دیوار
کوئی نہیں آتا ہی ساتھ لڑائی بی تعلق کے	پہلے اندیشہ کر بعد ازاں بات کری تو	پانوں آگی آیا ہی اور پیچھے دیوار

نخلبندی دانم ولی نه در بستان و شاهدی فروشم ولی نه در کنعان لقمان را
باغبانی جانتا ہوں میں ولیکن نہیں بیچ باغ کی معشوقی بیچتا ہوں میں ولیکن نہیں کنعان میں لقمان کو کہنے لگے
گفتند حکمت از که آموختی گفت از نابینایان تا جای نبینند پای ننهند قدم الخروج قبل الولوج
کہا کہ حکمت کس سے سیکھی تو نے کہا اندھوں سے کہ جب تک جگہ نہیں دیکھتے ہیں پاؤں نہیں رکھتے ہیں مقدم
مصرع مردیت بیازمای وانگه زن کن قطعه گرچه شاطر بود خروس بجنگ چه زند پیش باز روئین چنگ
مردی اپنی آزما او سوقت جورو کر اگرچہ چالاک ہوتا ہی مرغ بیچ لڑائی کی لیکن کیا کر سکتی آگی باز بہت چنگال کے

گربه شیرست در گرفتن موش   لیک موشست در مصاف پلنگ
بلی شیر ہے بیچ پکڑنے چوہے کے   لیکن خود مثل چوہی کی بیچ لڑائی شیر کے
اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان که چشم از عوائب زیردستان بپوشند و در افشای
لیکن بسبب بھروسے کشادگی خلق بزرگون کے کہ آنکھ عیبون زیردستون سے چھپاتی ہین اور بیچ ظاہر کرنی
جرائم کهتران نکوشند کلمه چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات
گناہون چھوٹون کے نہین کوشش کرتی ہین باتین کتنی ساتھ طریق مختصر کرنیکی نادرات سی اور امثال سی اور شعر اور حکایات
و سیر ملوک ماضی رحمهم الله درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایه برو خرج موجب
اور خصلت پادشاہون گذری ہوئی کی سی رحمت اللہ تعالی کی اونہوں پر بیچ اس کتاب کی لکھنا کیا ہمنی اور تھوڑی سی عمر بیش قیمت کو
تصنیف کتاب این بود قطعه   بماند سالها این نظم و ترتیب
تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا   رہی گی برسون یہ نظم اور ترتیب
ز ما هر ذره خاک افتاده جایی   غرض نقشیست کز ما یاد ماند   که هستی را نمی‌بینم بقایی
ہمسے ہر ذرہ خاک کا پڑی گا جا بجا   غرض نقش ہی ایک کہ ہمسی یاد رہیگا   کس لیے کہ زندگی اپنی کو نہین دیکھتا ہون ٹھیرنا
مگر صاحبدلی روزی برحمت   کند در کار درویشان دعایی   امعان نظر در ترتیب
شاید ایک صاحبدل ایک روز ساتھ رحمت خدا کے   کرے بیچ کام فقیرون کے ایک دعا   غور کرنی نظر کی نی بیچ درستی
کتاب و تهذیب ابواب ایجاز سخن مصلحت دید تا برین روضه غنا و حدیقه علیا چون
کتاب اور آراستہ کرنی بابونکی مختصر کرنا سخن کو صلاح دیکھا تو اس باغ درختون گنجان اور باغ سرسبز کی تئین مانند
بهشت بهشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بملالت نینجامد والله اعلم بالصواب والیه
بہشت کے ساتھ آٹھ باب کی اتفاق پڑا اس سبب سے مختصر کی تو انجام ساتھ رنج کی نہوی اور اللہ عالم تر ہی اوپر نیکوئی کی اور طرف
المرجع والمآب باب اول در سیرت پادشاهان باب دوم در اخلاق درویشان
جای رجوع اور جای بازگشت باب پہلا   بیچ حال پادشاہون کے   باب دوسرا بیچ خلقتون درویشون کے
باب سوم در فضیلت قناعت باب چهارم در فوائد خاموشی باب پنجم در عشق و جوانی
باب تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے   باب چوتھا بیچ فائدون چپ رہنی کی   باب پانچوان بیچ عشق اور جوانی کے

باب ششم در ضعف و پیری باب هفتم در تاثیر تربیت باب هشتم در آداب صحبت

باب چھٹا بیچ ناتوانی اور بڑہاپی کے باب ساتواں بیچ اثر کی تربیت کے باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

مثنوی درآن مدت که ما را وقت خوش بود ز هجرت ششصد و پنجاه و شش بود

بیچ اوس مدت کی کہ ہماری تئیں وقت خوش تھا کہ ہجرت رسول علیہ السلام کی

مراد ما نصیحت بود و گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم باب اول

مراد ہماری نصیحت تھی اور کہی ہم نے سپرد ساتھ خدا کے کیا ہم نے اور گئے ہم باب پہلا

در سیرت پادشاهان حکایت پادشاهی را شنیدم که بکشتن اسیری

بیچ اخبار پادشاہوں کے ایک پادشاہ کی تئیں سنا میں نے کہ ساتھ مارنے ایک قیدی کے

اشارت کرد بیچاره در آن حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت

اشارہ کیا بیچارہ نے بیچ اوس حالت نومیدی کے پادشاہ کے تئیں گالی دینا پکڑا

و سقط گفتن که گفته اند هر که دست از جان بشوید هر چه در دل دارد بگوید بیت

اور بیہودہ کہنا کسی نے کہا ہے جو کوئی ہاتھ جان سے دھوتا ہے جو کچھ بیچ دل کے رکھتا ہے کہتا ہے

وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز شعر اذا یئس الانسان طال

وقت ضرورت کے جب نہ رہے بھاگنا ہاتھ پکڑ لیتا ہے سر شمشیر تیز کا جس وقت ناامید ہوتا ہے آدمی دراز ہوتی

لسانه کسنور مغلوب یصول علی الکلب ملک پرسید که چه میگوید یکی

زبان اوسکی جیسا کہ بلی عاجز ہوئی حملہ کرتی ہے اوپر کتے کے پادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے ایک نے

از وزرای نیک محضر گفت ای خداوند همی گوید والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس

وزیروں نیک خصلت سے کہا ای صاحب کہتا ہے اور جو غصہ فرو کرتا ہے اور جو معاف کرتا ہے آدمیوں کو

ملک را رحمت آمد و از سر خون او درگذشت وزیر دیگر که ضد او بود گفت ابنای

پادشاہ کی تئیں رحمت آئی اور خیال خون اوسکے سے گذرا وزیر دوسرا کہ خلاف وزیر اول کے تھا کہا بھائیوں

جنس ما را نشاید در حضرت پادشاهان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد

ہماری کی تئیں نہیں لائق ہے درگاہ میں پادشاہوں کے سوائے سچ کی بات کہنا اسنی پادشاہ کو گالی دی

خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند ۞ زندست نام فرخ نوشیروان

خاک نے اوسکو ایسا کہایا کہ اوس سے ہڈی نہ رہی ۔ زندہ ہے نام مبارک نوشیروان کا

بعدل ۞ گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند ۞ خیری کن ای فلان و غنیمت

بسبب انصاف کے ۔ اگرچہ بہت گذرا کہ نوشیروان نہ رہا ۔ ایک نیکی کر ای فلانی اور غنیمت

شمار عمر ۞ زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

گن عمر کو ۔ اوس سے پہلے کہ آواز آوی کہ فلانا نہ رہا

حکایت

ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروی

ایک بادشاہزادی کو سنا مین نے کہ کوتاہ تہا اور کم رو اور دوسری بہائی اوسکے بلند اور خوبصورت

باری پدر بکراہت و استحقار درو نظر ہمیکرد پسر بفراست و استبصار بجای

ایکبار باپ ساتہ کراہت اور استحقار کے بیچ اوسکے نظر کرتا تہا لڑکے نے ساتہ دانائی اور بینائی کے

آورد و گفت ای پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند نہ ہرچہ بقامت مہتر بقیمت بہتر

دریافت کیا اور کہا اے باپ کوتاہ دانشمند بہتر جاہل بلند سے نہیں ہے یہ بات کہ جو چیز ساتہ قد کی بڑی ہے قیمت

الشاۃ نظیفۃ والفیل جیفۃ ۞ شعر ۞ اقل جبال الارض طور وانہ ۞ لاعظم

بکری پاک ہے اور ہاتی حرام ہے ۔ چہوٹا زیادہ پہاڑون سے طور ہے اور تحقیق وہ ۔ خاص کر بڑا ہی

عند اللہ قدرا و منزلا ۞ قطعہ ۞ آن شنیدی کہ لاغری دانا

نزدیک اللہ کے از روی قدر کے اور مرتبے کے ۔ وہ سنا ہے تو نے کہ دبلے دانا نے

گفت باری بابلہی فربہ ۞ اسپ تازی اگر ضعیف بود ۞ ہمچنان از طویلۂ خر بہ

کہا ایکبار ساتہ ایک احمق موٹی کی ۔ گہوڑا تازی اگر ضعیف ہووے ۔ اوسیطرح حالت ضعیفی میں طویلہ کی خر سے بہتر

پدر بخندید و ارکان دولت بپسندیدند و برادران بجان برنجیدند ۞ رباعی

باپ ہنسا اور سرداران دولت نے پسند کیا اور بہائی ساتہ جان کے رنجیدہ ہوئے

تا مرد سخن نگفتہ باشد ۞ عیب و ہنرش نہفتہ باشد ۞ ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست

جبتک مرد بات نہ کہی ہووے ۔ عیب اور ہنر اوسکا چہپا رہتا ہے ۔ ہر جنگل کو گمان مت لیجا کہ خالی ہے

درختیکه اکنون گرفتست پای / به نیروی شخصی برآید زجای / وگر همچنان روزگاری هلی

جس درخت نے کہ اب پکڑی ہے جڑ ساتھ زور ایک شخص کے اوکھڑ جاوے اور جو اسی طرح ایک مدت چھوڑ دوگے

بگردونش از بیخ برنگسلی / سر چشمه شاید گرفتن به بیل / چو پر شد نشاید گذشتن به پیل

ساتھ گردون کی اوسکی بیخ جڑ سے نہ اوکھیڑ سکو تو سر چشمہ کو چاہیے بند کرنا ساتھ بیلچے کے جو بہت ہوا نہیں چاہیے گذرنا اور پر ہاتھی کے

سخن برین مقرر شد که یکی را بتجسس ایشان برگماشتند و فرصت نگاه میداشتند تا وقتیکه

بات اوپر اسکے ٹھہری کہ ایک شخص کو واسطے جاسوسی انہونکی مقرر کیا اور قابو کو نگاہ رکھتے تھے یہانتک کہ

بر سر قومی رانده بود و مقام خالی مانده تنی چند مردان واقعه دیده جنگ آزموده را بفرستادند

کہ اوپر ایک قوم کے گئے تھے واسطے غارت کرنیکے اور جگہ رہنی اونہونکی خالی رہی تو کتنے مردون کار دیدہ اور جنگ آزمودہ کو بھیجا

تا در شعب جبل پنهان شدند شبانگاهیکه دزدان باز آمدند سفر کرده و غارت آورده سلاح

تو بیچ گھاٹی پہاڑ کی چھپی ہوئی شام کے وقت کہ چور پہر آئے سفر کیے ہوئے اور لوٹ لائے ہوئے ہتیار

از تن بگشادند و رخت غنیمت بنهادند نخستین دشمنیکه بر سر ایشان تاختن آورد خواب بود

تن سے کھولے اور اسباب لوٹ کا رکھدیا سب سے پہلے دشمن کہ اوپر سر انہونکے دوڑ لایا نیند تھی

چندانکه پاسی از شب درگذشت / قرص خورشید در سیاهی شد / یونس اندر دهان ماهی شد

جتنا کہ ایک پہر رات سے گذرا / گروہ آفتاب کا بیچ سیاہی کے گیا یونس بیچ منہ مچھلی کے گیا

مردان دلاور از کمینگاه بدر جستند و دست یکان یکان بر کتف بستند بامدادان بدرگاه ملک

مرد دلاور گھات کی جگہ سے کودے اور ہاتھ ایک ایک کا اوپر مونڈھے کے باندھا وقت صبح کی بیچ درگاہ

حاضر آوردند همه را بکشتن فرمود اتفاقا در آن میان جوانی بود که میوه عنفوان شبابش نورسیده

حاضر لائے سبکو واسطے مارنے کے فرمایا اتفاقاً بیچ ان چوروں کی ایک مرد تھا کہ آغاز جوانی اوسکی کا نیا پہنچا

و سبزه گلستان عذارش نودمیده یکی از وزیران پای تخت ملک را بوسه داد و روی شفاعت

سبزہ رخساری اوسکی کا نیا جما ایک نے وزیرون سے پائے تخت پادشاہ کو بوسہ دیا اور منہ واسطے شفاعت کی

بر زمین نهاد و گفت این پسر همچنان از باغ زندگانی برنخورده است و از ریعان جوانی تمتع

اوپر زمین کے رکھا اور کہا اس لڑکے نے باغ زندگانی سے پھل نہیں کھایا ہے اور اول جوانی سے بہرہ ور

نیافته توقع بکرم و اخلاق خداوندی آنست که بخشیدن جرم او بر بنده منت نهند

نہیں پائی امید ساتھ بخشش اور خلقوں صاحب کی وہ ہے کہ بسبب بخشنے خون اوسکے اوپر بندے کے احسان رکھیں

ملک روی ازین سخن در هم آورد و موافق رای بلندش نیامد و گفت فرد پرتو نیکان نگیرد

بادشاہ نے منہ اسبات سے درہم کھینچا اور موافق عقل بلند اوسکی سمجھ نہ آیا اور کہا پرتو نیکوں کا نہیں پکڑتا

هر که بنیادش بدست * تربیت نااهل را چون گردگان بر گنبدست * نسل و بنیاد اینان

جو شخص کہ بنیاد اوسکی بد ہے تربیت کرنا نالائق کو جیسے اخروٹ گنبد پر ہے نسل اور بنیاد اسکے

منقطع کردن اولیترست که آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچه اش نگاهداشتن

قطع کرنا بہتر زیادہ ہے کیس لیے کہ آگ کو بجھانا اور چنگاری کو چھوڑنا اور سانپ کو مارنا اور بچے اوسکی کو نگاہ رکھنا

کار خردمندان نیست قطعه ابر اگر آب زندگی بارد * هرگز از شاخ بید برنخوری * با فرومایه

کام داناؤں کا نہیں ہے بدلی اگر آب حیات برساوے ہرگز شاخ بید سے پھل کھاوے تو ساتھ کمینے کے

روزگار مبر * کز نی بوریا شکر نخوری * وزیر این سخن بشنید طوعا و کرها بپسندید و بر حسن رای

اوقات ضائع مت کر کہ نل بوریا سے شکر نہ کھاوے گا وزیر نے یہ بات سنی اور ناچار اور کراہت سے پسند کیا اور

ملک آفرین خواند و گفت آنچه خداوند دام ملکه فرمود عین حقیقتست که اگر در صحبت آن بدان تربیت

بادشاہ کی شاباش کہی اور کہا جو کچھ صاحب نے ہمیشہ ہو جیو ملک اوسکا فرمایا نہایت سچ ہے کہ اگر بیچ صحبت اون بدوں کے تربیت

یافتی طبیعت ایشان گرفتی و یکی از ایشان شدی اما بنده امیدوار است که بصحبت صالحان تربیت

پاتا سرشت اونکی پکڑتا اور ایک انہوں سے ہوتا لیکن بندہ امیدوار تھا کہ بیچ صحبت نیکبختوں کی تربیت

پذیرد و خوی خردمندان گیرد که هنوز طفلست و سیرت بغی و عناد آن قوم در نهاد وی متمکن نشده

قبول کرے اور خو داناؤں کی لیوے کہ ابتک لڑکا ہے اور خو نافرمانی اور دشمنی اوس قوم کی بیچ اصل اوسکے مکان نہ پکڑا

و در حدیث است کل مولود یولد علی الفطرة و ابواه یهودانه و ینصرانه و یمجسانه قطعه

اور حدیث میں آیا ہے ہر ایک پیدا کیا گیا پیدا ہوتا ہے اوپر طور دانا اصلی کی اور ماں باپ اوسکے یہودی کرتے ہیں اوسکو اور نصرانی اور مجوسی

با بدان یار گشت همسر لوط * خاندان نبوتش گم شد * سگ اصحاب کهف روزی چند * پی نیکان گرفت و مردم شد

ساتھ بدوں کی موافق ہوئی جورو لوط پیغمبر کی گھرانا پیغمبری اوسکا گم ہوا کتا اصحاب کہف کا کتنے روز ایک پیچھا نیکوں کا لیا آدمی

تا ملک از سر آزار او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچه مصلحت ندیدم
تو بادشاہ سر آزار اوسکے سے گذرا اور کہا بخشا مین نے اگرچہ مصلحت نہ دیکہی مین نے

رباعی دانی که چه گفت زال با رستم گرد + دشمن نتوان حقیر و
جانتا ہی تو کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے دشمن کو نہ سمجھیے دبلا اور

بیچاره شمرد + دیدیم بسی که آب سر چشمهٔ خرد + چون بیشتر آمد شتر و بار
بیچارہ گننا دیکہا ہم نے بہت کہ پانی سرچشمہ چہوٹے کا جب زیادہ آیا اونٹ اور بوجہ

برد + فی الجمله پسر را بناز و نعمت بر آوردند و استاد ادیب بتربیت او
لے گیا حاصل کلام لڑکے کو ساتہ ناز و نعمت کی پرورش کیا اور استاد ادب دینے والے کو واسطے سکہانے ادب اسکی کی

نصب کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند
مقرر کیا تو خوبی بات پوچہنی کی اور پہیرنا جواب کا اور آداب خدمتگاری بادشاہون کی اسکو سکہائے

و در نظر همگنان پسند آمد باری وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمه میگفت
اور بیچ نظر سبہون کے پسند آیا ایکبار وزیر عادتون اسکی سی بیچ درگاہ بادشاہ کے تہوڑی سی کو کہتا تہا

که تربیت عاقلان در او اثر کرده است و جهل قدیم از جبلت او بدر برده
کہ تربیت دانایون کی نے بیچ اوسکے اثر کیا ہی اور نادانی قدیم کو خلقت اوسکی سی باہر لیگئے

ملک را ازین سخن تبسم آمد و گفت **بیت** عاقبت گرگ زاده گرگ شود + گرچه
بادشاہ کو اسبات سے ہنسی آئی اور کہا آخر کو بہیڑیے کا جنا بہیڑیا ہوتا ہی اگرچہ

با آدمی بزرگ شود + سالی دو برین بر آمد طائفهٔ اوباش محلت در وی پیوستند و عقد
ساتہ آدمی کی بڑا ہوتا ہی برس دو اوپر اسکے بر آئے گروہ رندون محلے کا ساتہ اوسکے ملا اور گرہ

موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر و هر دو پسرش را بکشت و نعمت
جہاتہ دینے کی باندہی تو وقت فرصت سے وزیر کو اور دونون بیٹون اوسکے کو مارا اور بہت دولت

بیقیاس برداشت و در مغارهٔ دزدان بجای پدر بنشست و عاصی شد
بے قیاس اٹہائی اور بیچ غار چورون کے بجای باپ کے بیٹہا اور نافرمان ہوا

ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت **قطعه** شمشیر نیک ز آهن بد چون کند کسی

پادشاہ نے ہاتھ افسوس کر کے بیچ دانتوں کے لیا اور کہا — تلوار اچھی لوہے بُرے سے کیونکر بنا سکے کوئی

ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس

نااہل ساتھ تربیت کی نہیں ہوتا اے حکیم لائق والا

باران که در لطافت طبعش خلاف نیست

مینہ کہ بیچ پاکیزگی طبیعت اوسکے کے خلاف نہیں ہے

در باغ لاله روید و در شوره بوم خس

بیچ باغ کے لالہ جمتا ہے اور بیچ کھاری زمین کے گھاس بھی پھیکی

قطعه زمین شوره سنبل بر نیارد

زمین کھاری سنبل کو نہیں اوگاتی ہے

درو تخم عمل ضایع مگردان

بیچ اوسکی بیج کام کا تباہ نکر

نکوئی با بدان کردن چنانست

نیکی ساتھ بدوں کے کرنا ایسا ہے

که بد کردن بجای نیکمردان

کہ بدی کرنا بیچ جگہ نیکمردوں کے

حکایت

سرهنگ زاده را

ایک پیادے کے لڑکے کو

دیدم بر در سرای اغلمش که عقل و کیاست و فهم و فراست زائد الوصف

دیکھا میں نے اوپر دروازے سرای اغلمش کے کہ عقل اور علم اور فہم اور دانائی زیادہ وصف سے

داشت هم از عهد خردی آثار بزرگی در ناصیه او پیدا **فرد** بالای سرش ز هوشمندی

رکھتا تھا بھی زمانے چھوٹے پن سے نشانی بڑائی کی بیچ پیشانی اوسکی کی ظاہر اوپر سر اوسکے کے ہوشمندی سے

می تافت ستاره بلندی. فی الجمله مقبول نظر سلطان آمد که جمال صورت و

چمکتا تھا ستارہ بلندی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر پادشاہ کے آیا کہ خوبی ظاہر اور باطن کے

معنی داشت و خردمندان گفته اند توانگری بهنرست نه بمال و بزرگی بعقلست نه بسال

رکھتا تھا اور دانایوں نے کہا ہے تونگری سبب ہنر کے ہے نہ سبب مال کی اور بزرگی ساتھ عقل کی ہے نہ ساتھ برس

ابنای جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتی متهم کردند و در کشتن او سعی بیفایده نمودند

بھائی برابر کی اوسکے منصب اوسکے کی داہ لیگئے اور ساتھ ایک گناہ کی تہمت تہمہ کیا اور بیچ مارنے اوسکی کی سعی بیفایدہ کئے

ع دشمن چه زند چو مهربان باشد دوست. ملک پرسید که موجب خصمی اینان در حق

دشمن کیا مار سکے جو مہربان ہووے دوست — پادشاہ نے پوچھا کہ سبب دشمنی تیری کا انکے بیچ حق

او تقویت کردند پادشاهی یافت گفت ای ملک چون گرد آمدن خلق موجب پادشاهیست

اور مدد کی بادشاہی پائی کہا اسے بادشاہ جو جمع آنا خلق کا سبب بادشاہی کا ہی

تو خلق را برای چه پریشان میکنی مگر سر پادشاهی نداری همان به که لشکر بجان پروری که

تو خلق کو کس لیے پریشان کرتا ہی شاید خیال بادشاہی کرنے کا نہیں رکھتا ہی تو + وہ بہتر ہی کہ لشکر اپنا جان کی برابر پرورش کیا کر

سلطان بلشکر کند سروری ملک گفت موجب گرد آمدن سپاه و رعیت چه باشد گفت

بادشاہ بسبب لشکر کی کرتا ہی سرداری + بادشاہ نے کہا سبب جمع آنے سپاہ اور رعیت اور لشکر کا کیا ہووے کہا

پادشاه را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناه دولتش ایمن نشینند و ترا این

بادشاہ کو کرم چاہیے تو ساتہ اوسکے جمع آوین اور مہربانی تو بیچ پناہ دولت اوسکی کی بیخوف بیٹھیں اور تیری بیچ ان

هر دو نیست مثنوی نکند جور پیشه سلطانی + که نیاید ز گرگ چوپانی + پادشاهی که

دونوں سے نہیں ہی ایک بہی نہیں کرتی ظالم بادشاہی کہ نہیں آتی ہی بہیڑیے سی چروائی جس بادشاہ نے

طرح ظلم فکند + پای دیوار ملک خویش بکند + ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف

نقشہ ظلم کا ڈالا جڑ دیوار ملک اپنے کی کہود ہی بادشاہ کو نصیحت وزیر نصیحت کرنیوالی کی موافق طبع مخالف کے

نیامد روی ازین سخن درهم کشید و بزندان فرستاد بسی بر نیامد که بنی عم سلطان

نہ آئی اور منہ اس بات سے برہم لایا اور قید خانے میں بہیجا بہت دن نہ گذرے کہ بیٹے چچا کے بادشاہ کے

بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند و قومیکه از دست

واسطے جہگڑا کرنیکے اوٹہے اور ساتہ برابری کے لشکر آراستہ کیا اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کہ ہاتہ

تطاول این بجان رسیده بودند و پریشان شده بر ایشان گرد آمدند تقویت کردند تا ملک از تصرف این

ظلم اوسکے سے عاجز ہوئی تہی اور پریشان ہوئی اوپر اونہوں کے جمع آئی اور مدد کی تو ملک قبضہ اوسکے سے

بدر رفت و بر آنان مقرر شد مثنوی پادشاهی کو روا دارد ستم بر زیر دست + دوستدارش روز سختی دشمن

باہر گیا اور اونہوں کے مقرر ہوا وہ بادشاہ کہ جائز رکہے ظلم اوپر زیردست کے + دوستدار اوسکا روز سختی کی دشمن

زورآورست + با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین + زانکه شاهنشاه عادل را رعیت لشکرست

زبردست ہی + ساتہ رعیت کے صلح کر اور لڑائی دشمن کی سی بیخوف بیٹہ اسلیے کہ بادشاہ عادل کو رعیت بجای لشکر کے ہی

فرد غم زیردستان بخور زینهار ٭ بترس از زبردستی روزگار

زیردستوں کا غم کہا خواہ مخواہ ٭ ڈر زبردستی زمانے کے سے

حکایت

پادشاہی با غلامی عجمی در کشتی نشستہ بود و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود

ایک بادشاہ ساتھ غلام عجمی کے بیچ کشتی کے بیٹھا تھا ٭ اور غلام نے کبھی دریا کو نہ دیکھا تھا

و محنت کشتی نیازمودہ گریہ و زاری در نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد ملک را

اور محنت ناؤ کی نہیں آزمائی تھی رونا اور رَونا شروع کیا اور لرزہ اوسکے بدن پر پڑا پادشاہ کو

عیش ازو منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثال این صورت نہ بندد و چارہ ندانستند

خوشی سبب اوسکے مکدر ہوئی کہ طبیعت نازک پادشاہوں کی بوجھ اوٹھانا ایسی باتوں کا صورت نہیں باندھتا اور علاج نجانا

حکیمی در آن کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دہی من او را بطریقی خاموش

ایک حکیم بیچ اوس کشتی کے تھا پادشاہ کو کہا اگر فرمان دیوی تو میں اوسکی تئین ایک حکمت سے چپ

گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند و چند نو

کردوں میں کہا پادشاہ نے نہایت مہربانی اور بخشش ہوگی فرمایا تو غلام کو بیچ دریا کے پھینکا اور کئی مرتبے

غوطہ خورد ازان پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند و بدو دست در سکان

غوطے کہائے بعد ازان بال اوسکے پکڑے اور آگے کشتی کے لائے ساتھ دونوں ہاتھ کے بیچ اوس

کشتی آویخت چون برآمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید

کشتی کے لٹکا جو باہر آیا بیچ گوشے کے بیٹھا اور قرار پایا پادشاہ کو تعجب معلوم ہوا پوچھا

کہ حکمت چہ بود گفت از اول محنت غرقہ شدن ندیدہ بود و قدر سلامت

کہ حکمت کیا تھی ٭ کہا پہلے سے محنت ڈوبنے کی نہ دیکھی تھی ٭ اور مرتبہ سلامت

کشتی نمیدانست ہمچنین قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید

ناؤ کا نجانا اور اسیطرح مرتبہ سلامت کا وہ شخص جانتا ہے کہ بیچ ایک مصیبت کے گرفتار آئے

قطعہ

ای سیر ترا نان جوین خوش ننماید ٭ معشوق منست آنکہ بنزدیک تو زشت است

اے آسودہ تجکو روٹی جو کی اچھی نہیں دکھلائی دیتی ہے ٭ معشوق میرا ہے وہ کہ نزدیک تیری برا ہے

معلوم نکردم ولیکن بیقین دانستم که مهابتِ من در دل ایشان بیکرانست و بعهد
معلوم نکیا مین نے ولیکن ساتھ یقین کے جانا مین نے کہ دہشت میری دل مین انکے بہت ہے اور اوپر قول
من اعتماد کلی ندارند ترسم که از بیم گزند خویش آهنگ هلاک من کنند پس قول
میرے کے تکیہ تمام نہین رکھتے ہین ڈرتا ہون مین کہ دہشت آزار اپنے سے قصد ہلاک کرنے میرے کا کرین پس قول
حکما را کار بستم که گفته اند **قطعه** از آن کز تو ترسد بترس ای حکیم ❊ وگر با چو صد
حکیمون کو عمل کیا مین نے کہ کہا ہی اوس شخص سی جو تجہ سی ڈرے ڈر ای حکیم اور گر ساتھ
بجنگ ❊ از آن مار بر پای راعی زند ❊ که ترسد سرش را بکوبد بسنگ ❊ نبینی که چون گربه
لڑائی مین اوس سبب سی سانپ اوپر پانون چرواہی کی کاٹتا ہی کہ ڈرتا ہی سر اوسکی کو کچلیگا ساتھ پتھر کے نہین دیکھتا ہی تو کہ جو
عاجز شود ❊ برآرد بچنگال چشم پلنگ ❊ **حکایت** بر بالین تربت یحیی پیغمبر علیه السلام
عاجز ہوتی ہی نکالتی ہی ساتھ چنگل کے آنکھ چیتے کی
اوپر سرہانی قبر یحیے پیغمبر علیہ السلام کے
معتکف بودم در جامع دمشق که یکی از ملوک عرب که به بی انصافی منسوب بود درآمد
گوشہ بیٹھنی والا تھا مین بیچ مسجد دمشق کی کہ ایک پادشاہون عرب سی کہ ساتھ بی انصافی کی نسبت کیا گیا تھا آیا
و نماز و دعا کرد و حاجت خواست **فرد** درویش و غنی بندهٔ این خاک درند ❊ آنانکه
عاجزی اور دعا کی اور حاجت چاہی ہے فقیر اور دولتمند بندے اس خاک در کی ہین اور وہ لوگ
غنی ترند محتاج ترند ❊ آنگاه مرا گفت از آنجا که همت درویشانست و صدق معاملهٔ ایشان
کہ دولتمند زیادہ ہین محتاج زیادہ ہین اوسوقت مجکو کہا بحکم اسبابت کے کہ دعا فقیرون کی ہے اور سچا معاملہ انکا
خاطری همراه من کنید که از دشمنی صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن
ایک توجہ ساتھ میری کرو کہ ایک دشمن سخت سی اندیشہ کرنیوالا ہون مین کہا مین نے اوسکو اوپر رعیت ضعیف کے مہربانی کر
تا از دشمن قوی زحمت نبینی **قطعه** ببازوان توانا و قوت سر دست ❊ خطاست پنجهٔ
تو دشمن زبردست سے سختی نہ دیکھی تو ساتھ بازوون زور اور قوت پنجہ کے خطا ہے پنجہ
مسکین ناتوان بشکست ❊ نترسد آنکه بر افتادگان نبخشاید ❊ که گر ز پای درآید کسش
غریب اور ناتوان کا توڑنا کیون نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوپر عاجزون کے رحم کرتا ہی کہ اگر پانون سی گریگا کوئی اوسکا

خوشتر ازین یکدم نیست کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست درویشی به سرما برون خفته بود

خوش زیادہ اس سے ایک دم نہیں ہے کہ نیک و بد کی اندیشہ اور کسی کا غم نہیں ہے ایک فقیر کہ جاڑے میں باہر سوتا تھا

گفت بیت ای آنکه باقبال تو در عالم نیست گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست ملک را خوش آمد صرهٔ هزار

کہا اے وہ کہ اقبال تیرے سے بیچ عالم کے کوئی نہیں ہے قبول کیا میں نے کہ تجھکو نہیں ہے غم ہمارا بھی نہیں ہے بادشاہ کو خوش آیا

دینار از روزن بیرون کرد و گفت دامن بدار ای درویش گفت من از کجا آرم که جامه ندارم ملک را

دینار کی جھروکی سے باہر کیے اور کہا دامن پکڑ اے فقیر کہا دامن کہاں سے لاؤں کہ جامہ نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو

بر ضعف حال او رحمت زیادت شد و خلعتی بران مزید کرد و پیش درویش

اوپر ضعف حال اوسکے کے رحمت زیادہ ہوئے اور ایک خلعت اوپر اوسکے زیادہ کیا اور آگے فقیر کے

فرستاد درویش آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد

بھیجا فقیر نے اوس نقد و جنس کو تھوڑی مدت میں کھایا اور پریشان کیا اور پھر آیا

بیت قرار در کف آزادگان نگیرد مال ✝ نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

قرار اوپر ہاتھ آزادوں کے نہیں پکڑتا ہے مال نہ صبر بیچ دل عاشق کے نہ پانی بیچ چھلنی کے

در حالتیکه ملک را پروای او نبود حال بگفتند بهم برآمد و روی ازو درهم کشید و ازینجا

بیچ اوس حالت کے کہ بادشاہ کو نہیں پروا اوسکی تھی حال کہا بادشاہ غصے میں آیا اور منہ اوس سے غصے میں کھینچا

گفته اند اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولت پادشاهان برحذر باید بودن که

کہا ہی صاحبوں دانائی اور ہوشیاری نے کہ تیزی اور دبدبے بادشاہوں سے حذر میں چاہیے رہنا کہ

غالب همت ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکنند

اکثر ہمت اونکی ساتھ بڑے کاموں بادشاہی کے علاقہ کی گئی رہتی ہے اور برداشت ہجوم عوام کی نہیں کرتی

حرامش بود نعمت پادشاه ✝ که هنگام فرصت ندارد نگاه ✝ مجال سخن تا نبینی ز پیش

حرام اوس شخص کو ہو نعمت بادشاہ کی کہ وقت فرصت کا نہیں رکھتا نگاہ قدرت بات کی جبتک نہ دیکھے آگے سے

به بیهوده گفتن مبر قدر خویش ✝ گفت این گدای شوخ مبذر را که چندین نعمت بچندین

ساتھ بیہودہ کہنے کے مت لیجا مرتبہ اپنا بادشاہ نے کہا اس فقیر گستاخ فضول خرچ کو کہ اتنی نعمت اتنے

مدت بماند خست برانید که خزینه بیت المال لقمهٔ مساکینست نه طعمهٔ اخوان الشیاطین بیت

مدت مین ضائع کی نکالو کہ خزینہ بیت المال کا لقمہ مسکینون کا ہی نہ کہانا ہی بہائیون شیطانون کا بیت

ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد + زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

جو احمق کہ روز روشن کو شمع کافوری رکہے جلدی دیکہیے گا تو اوسکو رات کو تیل نہوگا بیچ چراغ کے

یکی از وزرای ناصح گفت ای خداوند مصلحت آن بینم که چنین کسانرا وجه

ایکنے وزیرون نصیحت کرنیوالون سے کہا ای صاحب مصلحت وہ دیکہتا ہون مین کہ ایسے آدمیون کو وجہ

کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقه اسراف نکنند اما آنچه فرمودی از زجر و

روزینہ کی تہوڑی تہوڑی جاری رکہین تو تا خرچ روز کی فضول خرچی نکرین لیکن جو کچہ فرمایا تو نے جہڑک اور

منع مناسب ارباب همت نیست یکی را بلطف امیدوار کردن و باز بنومیدی

منع کرنیسے مناسب صاحب ہمت کے نہین ہے ایک کو ساتہ مہربانی کی امیدوار کرنا اور پہر ساتہ نومیدی کے

خسته کردن نظم بروی خود در طماع باز نتوان کرد + چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

پریشان کرنا اور پر منہ اپنے کی دروازہ طمع کرنیوالے کا کہولنا نچاہیے کرنا جو کہلا ساتہ سختی کی بند نچاہیے کرنا

قطعه کس نبیند که تشنگان حجاز + بر لب آب شور گرد آیند + هر کجا چشمه بود شیرین

کوئی نہ دیکہے کہ پیاسے حجاز کے اوپر کنارے پانی کہاری کی جمع آتی ہین جسجگہ چشمہ ہوی میٹہا

مردم و مرغ و مور گرد آیند حکایت یکی از پادشاهان پیشین در رعایت مملکت

آدمی اور چڑیان اور چیونٹیان جمع آوین ایک پادشاہون اگلون سے بیچ نگاہ رکہنے بادشاہی کے

سستی کردی و لشکر بسختی داشتی لاجرم دشمنی صعب روی نهاد همه پشت بدادند

سستی کرتا اور لشکر کو سختی سے رکہتا خواہ مخواہ ایک دشمن زبردست نے منہ کیا سب نے پیٹہ دی

مثنوی چو دارند گنج از سپاهی دریغ + دریغ آیدش دست بردن بتیغ + چه مردی کند در صف کارزار

جو رکہین خزانہ کو سپاہی سے افسوس افسوس آوے اوسکو ہاتہ لیجانا اوپر تلوار کی کیا مردانگی کرے بیچ صف

که دستش تهی باشد و کار زار یکی را از آنان که غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم

جو ہاتہ اوسکا خالی ہووے اور کام تباہ ایک کو اونہون سے کہ بیوفائی کی ساتہ میری دوستی تہی ملامت کی مین نے

و گفتم دولت بی سپاس و سفلهٔ ناحق شناس که باندک تغیر حال از مخدوم

اور کہا میں نے کہ کمینہ ہے اور بے ننگ ہے اور کمینہ ناحق پہچاننے والا کہ تھوڑی تباہی حال سے صاحب

قدیم برگردد و حق نعمت سالیان در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید که

قدیم سے پھرے اور حق دولت برسوں کا لپیٹے کہا اگر ساتھ کرم کے معاف رکھے تو لائق ہے کہ

اسپم بی جو بود و نمد زینم بگرو و سلطان که بزر با سپاهی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتوان کرد

گھوڑا میرا بے جو تھا اور نمدہ زین میرا گرو تھا اور بادشاہ کہ ساتھ زر کے سپاہی سے بخیلی کرے ساتھ اوس کے سر سے جوانمردی نہیں کی جاتی

فرد زر بده مرد سپاهی را تا سر بنهد + و گرش زر ندهی سر بنهد در عالم

زر دے مرد سپاہی کو تو سر دیگا اور جو زر اوسکو نہ دیگا تو سر رکھ دیگا وہ بیچ عالم کے

حکایت

یکی از وزرا معزول شده بحلقهٔ درویشان در آمد و برکت صحبت ایشان در وی سرایت کرد

ایک وزیروں میں سے کہ وزارت سے برطرف ہوا تھا بیچ گروہ فقیروں کے آیا اور برکت صحبت اونکی نے بیچ اوسکے سرایت کی

و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت

اور خاطر جمع اوسکو حاصل ہوئی بادشاہ نے پھر ساتھ اوسکے دل خوش کیا اور کار وزارت کا فرمایا قبول نہ کیا اوسنے اور کہا

معزولی به که مشغولی آنانکه بکنج عافیت بنشستند + دندان سگ و دهان مردم بستند

معزول رہنا بہتر کہ مشغول ہونا وہ لوگ کہ گوشہ سلامتی میں بیٹھے دانت کتے کے اور منہ آدمیوں کا بند کیا

کاغذ بدریدند و قلم بشکستند + وز دست زبان حرفگیران رستند + ملک گفت هر آینه ما را

کاغذ پھاڑا اور قلم کو توڑا ہاتھ اور زبان عیب گیروں کے سے چھوٹے بادشاہ نے کہا تحقیق کہ ہمکو

خردمندی کافی باید که تدبیر مملکت را بشاید گفت نشان خردمند کافی آنست که بچنین کارها

ایک دانا کفایت کرنیوالا چاہیے کہ واسطے تدبیر بادشاہی کی چاہیے کہا وزیر نے نشان صاحب عقل کفایت کرنیوالے کا یہ ہے کہ ایسے

تن در ندهد **فرد** همای بر همه مرغان از آن شرف دارد + که استخوان خورد و جانور نیازارد **حکایت**

راضی نہووے ہما اوپر تمام جانوروں کے اس سبب بزرگی رکھتی ہے کہ ہڈی کھاتی ہے اور جانوروں کو نہیں ستاتی ہے

سیاه گوش را گفتند ترا ملازمت شیر بچه وجه اختیار افتاد

سیاہ گوش کو کہا کہ تجھکو ملازمت شیر کی کس سبب سے پسند آئے

گفت تا بفضلهٔ صیدش میخورم و از شر دشمنان در پناه صولتش زندگانی میکنم گفتندش

کہا جو دستکار اوسکی کا کہاتا ہون مین اور بدی دشمنون سے بیچ پناہ دبدبی اوسکے کے زندگانی کرتا ہون مین کہا اوسکو

اکنون که بظل حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیائی تا بحلقهٔ

اب کہ بیچ سایہ حمایت اوسکی کے آیا تو اور بیچ شکر نعمت اوسکی کے اقرار کیا تونے کس لیے نزدیک نہیں آتا ہے تو تو کرے

خاصانت در آرد و از بندگان مخلصت شمارد گفت از بطشش همچنان ایمن نیستم

خاصون مین تجکو لاوے اور بندون اخلاص مندون مین گنے کہا حملے اوسکے سے ایسا ہی خوف نہیں ہون مین

فرد اگر صد سال گبر آتش فروزد + اگر یکدم درو افتد بسوزد + افتد که ندیم حضرت سلطان

اگر سو برس آتش پرست آگ کو روشن کرے جو ایک دم بیچ اوسکے پڑے جل جاوے اتفاق ہوتا ہے کہ مصاحب درگاہ پادشاہ کا

را زر بیاید و باشد که سر برود و حکما گفته اند از تلوّن طبع پادشاهان بر حذر باید بودن

زر پاتا ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ سر جاتا ہے حکیمون نے کہا ہے گرگٹ رنگ طبیعت بادشاہون سے پرہیز مین چاہیے رہنا

که وقتی بسلامی برنجند و دیگر وقت بدشنامی خلعت دهند و گفته اند ظرافت بسیار هنر

کہ ایک وقت ایک سلام سے رنجیدہ ہوتے ہیں اور دوسرے وقت ایک گالی دینے سے خلعت دیتے ہیں اور کہا ہے خوش طبعی بہت

ندیمانست و عیب حکیمان فرد تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار + بازی و ظرافت بندیمان

ہمنشینون کا ہے اور عیب حکیمون کا تو اے دانشمند اوپر سر مرتبے اپنی کی رہ اور عزت کے + بازی اور خوش طبعی ہمنشینون کو

بگذار حکایت یکی از رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد که کفاف

چھوڑ ایک یارون سے گلہ زمانہ ناموافق کا نزدیک میرے لایا کہ روزی

اندک دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقه نمی آرم و بارها در دلم آید که باقلیمی دیگر نقل کنم تا در هر صورت

تھوڑی رکھتا ہون مین اور لوگ گہر کے بہت طاقت بوجھ فاقہ کی نہیں لا سکتا ہون مین اور اکثر بیچ دل میرے کے آتا ہے کہ طرف ولایت دوسرے کے کوچ

که زندگانی کنم کسی بر نیک و بد من اطلاع نباشد بیت بس گرسنه خفت و کس ندانست

کہ زندگانی کرون مین کسیکو اوپر نیک اور بد میرے کے خبر نہو بہت بہوکی سوئی کسی نے نہ جانا

که کیست بس جان بلب آمد که برو کس نگریست + باز از شماتت اعدا بر اندیشم که بطعنه در قفای من بخندند

کہ کون ہے بہت جان اوپر لب کے آئی کہ اوپر اوسکے کوئی نہ رویا پہر بدگوئی دشمنون سے ڈرتا ہون مین کہ ساتھ طعنے کی پیچھے میرے ہنسے

وسعی مردان در حق عیال بعدم مروت حمل کنند و گویند قطعه ببین آن بیحمیت را که هرگز

اور دوادوش میری کو بیچ حق جورو لڑکون کے اوپر نہونے جوانمردی کی قیاس اپنا کہین دیکہو اوس بیحیا کو کہ ہرگز

نخواهد دید روی نیکبختی که آسانی گزیند خویشتن را زن و فرزند بگذارد بسختی

نہ دیکہیگا منہ نیکبختی کا کس لیے کہ آرام قبول کرتا ہی واسطے اپنے جورو اور لڑکون کو چہوڑے سختی مین

و درین علم محاسبت چنانکه معلوم است چیزی دانم اگر بجاه شما شغلی معین شود که

اور بیچ اس علم محاسبے کے جیسا کہ معلوم ہی تمکو کچہ جانتا ہون اگر بسبب تیرے تمہارے ایک خدمت مقرر ہو وے کہ

موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهده شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم

سبب جمعیت خاطر کی ہو تو باقی عمر ذمے شکر اوس کے سے باہر آنا نسکون مین کہا مین نے

عمل پادشاه ای برادر دو طرف دارد امید و بیم یعنی امید نان و بیم جان و خلاف

کام بادشاہون کا ای بہائی دو طرف رکہتا ہی امید بہی اور دہشت یعنی امید روٹی کی اور دہشت جان کی اور خلاف

رای خردمندان باشد بدان امید متعرض این بیم شدن قطعه کس نیاید بخانه درویش

تدبیر داناون کے ہو وے اوپر اوس امید کے اوٹہانیوالا اس دہشت کا ہونا کوئی نہین آتا ہی بیچ گہر فقیر کے

که خراج زمین و باغ بده یا به تشویش و غصه راضی شو یا جگربند پیش زاغ بنه

کہ محصول زمین اور باغ کا دے یا بیچ رنج اور تہائی اور غصے کے راضی ہو یا کلیجہ آگے کوے کے رکہہ

گفت این موافق حال من نگفتی و جواب سوال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت

کہا یہ موافق حال میرے کے نہ کہا تو نے اور جواب سوال میری کا نہ لایا تو نہین سنا ہی تو نے کہ جو کوئی چوری

ورزد دستش از خیانت بلرزد فرد راستی موجب رضای خداست کس ندیدم که گم شد از

کرے ہاتہ اوسکا نامردی سے کانپتا ہی سچ بولنا سبب خوشنودی خدا کا ہی کوئی نہ دیکہا مین نے کہ گم ہوا

ره راست حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان

راہ سیدہی سے حکیم کہتے ہین کہ چار آدمی چار آدمیون سے رنجیدہ ہوتے ہین ٹہگ بادشاہ سے اور چور نگہبان سے

و فاسق از غماز و روسپی از محتسب و آنرا که حساب پاک است از محاسبه چه باک قطعه مکن فراخ روی

اور بدکار چغل خور سے اور فاحشہ ڈنڈی سے جس شخص کو کہ حساب پاک ہی محاسبے سے کیا خوف ہی مت کر کشادہ روی

که گفته اند دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند **قطعه**

کہ کہا ہی دوست بیچ قید خانی کے کام آتے ہیں کس لیے کہ اوپر دسترخوان کے سب دشمن دوست کہلائی دیتی ہیں

دوست مشمار آنکه در نعمت زند + لاف یاری و برادر خواندگی + دوست آن دانم که گیرد دست دوست

دوست مت گن اسکو کہ بیچ نعمت کے مارے کلمہ یار ہونیکا اور بھائی چارہ کا دوست اسکو جانتا ہون کہ پکڑتا ہی ہاتھ دوست کا

در پریشان حالی و درماندگی + دیدم که متغیر میشود و نصیحت من بغرض میشنود نزدیک صاحب دیوان

بیچ پریشان حال اور عاجزی کی دیکھا مین کہ آزردہ ہوتا ہی اور نصیحت میری تہہ دشمنی کی سنتا ہی نزدیک صاحب دیوان کے

رفتم بسابقه معرفتیکه درمیان ما بود و صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان کردم تا بکار

گیا مین بسبب پہلی ورپہچان کے کہ درمیان ہمارے اور اوس صاحب دیوان کے تہی صورت حال اوسکی کی کہی مین نے اور لیاقت اور طلب حق اوسکی کی بیان کی

مختصرش نصب کردند چندی برین آمد لطف طبعش را بدیدند و حسن تدبیرش بپسندیدند و کار

تہوڑی سی کے اوسکو برپا کیا مدت اوپر اسکی آئی پاکیزگی طبیعت اوسکی کو دیکھا اور نیک تدبیر اوسکی پسند کی کام اوسکا

از آن در گذشت و بمرتبه بالاتر از آن متمکن شد همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت

اوس سے درگذرا اور ساتھ مرتبہ بلند زیادہ اوس سے تمکین کرنیوالا ہوا ایسا ہی ستارہ نیکبختی اوسکی کا بیچ ترقی کی تہا تا اوپر بلندی کی

رسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم **فرد**

پہنچا اور نزدیک درگاہ بادشاہ کا ہوا اور معتمد ہوا اوپر سلامت حال اوسکی کے خوشی کی مین نے اور کہا مین نے

ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار که آب چشمه حیوان درون تاریکیست **شعر**

کام بندہی ہوئی سی مت اندیشہ کر اور دل ٹوٹا مت رکہہ کہ پانی چشمہ حیات کا درمیان تاریکی کی ہی

الا لا یجارن اخو البلیه + فللرحمن الطاف خفیه **فرد** منشین ترش از گردش

آگاہ ہو چاہیے کہ نہ نالہ کری بہائی بلا کا پس واسطے خدا کی ہین مہربانیان پوشیدہ مت بیٹہہ کہٹا گردش

ایام که صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد در آن قربت مرا با طایفه یاران اتفاق سفر افتاد

زمانی سی کہ صبر تلخ ہی لیکن پہل میٹہا رکہتا ہی بیچ اوس وقت کی مجھکو ساتھ گروہ یاروں کے اتفاق سفر کا پڑا

چون از زیارت مکه باز آمدم بیک دو منزلم استقبال کرد ظاهر حالش دیدم پریشان و در هیئت درویشان

جو کہ سے پہر آیا مین ایک دو منزل میرا استقبال کیا ظاہر حال اوسکی کا دیکھا مین نے پریشان اور بیچ شکل فقیرون کے

بصلاح آراسته و یکی را از بزرگان در حق این طایفه حسن ظنی بلیغ بود و ادراری

صلاحیت سی آراستہ اور ایک کو بڑے آدمیون سے بیچ حق اس گروہ کی خیال نیک بہت تہا اور ایک روزینہ

معین کرده تا یکی از ایشان حرکتی کرد نه مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد

مقرر کیا تو ایک نے ان مین سے ایک حرکت کی نہ مناسب حال فقیرون کے گمان اوس شخص کا برا ہوا

و بازار اینان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف یاران مستخلص کردانم آهنگ خدمتش

اور بازار انکی کہوٹی ہو گئی چاہا مین نے کہ کسی طریق سے روزینہ یارون کا چہوڑاؤن مین قصد خدمت اوسکی کا

کردم دربانم رها نکرد و جفا کرد معذورش داشتم که لطیفان گفته اند قطعه

کیا مین نے دربان نے مجکو چہوڑا نہ کیا اور سختی کہا معاف اوسکو رکہا مین نے کہ خوش طبعون نے کہا ہے

در میر و وزیر سلطان را + بی وسیلت مگرد پیرامن + سگ و دربان چو یافتند غریب

دروازے امیر اور وزیر اور بادشاہ کی بغیر وسیلہ مت پہر اس پاس کتے اور دربان نے جو پایا غریب کو

این گریبانش گیرد آن دامن چندانکه مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من وقوف

یہ گریبان اوسکا پکڑے وہ دامن یہانتک نزدیکون درگاہ اوس بزرگ کی نے حال میری سے خبر

یافتند و باکرام در آوردند و برتر مقامی معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم فرد

پائی اور ساتہ عزت کی لائے اور بڑا ایک مقام مقرر کیا لیکن ساتہ فروتنی کی نیچے زیادہ بیٹہا مین اور کہا مین نے

بگذار که بنده کمینم + تا در صف بندگان نشینم + گفت الله الله چه جای این سخن است فرد

چہوڑ کہ بندہ کمینہ ہون مین تا صف بندون مین بیٹہون مین کہا اوسنے اللہ اللہ کیا جگہ اس بات کی ہے

گر بر سر و چشم ما نشینی + بارت بکشم که نازنینی + فی الجمله بنشستم و از هر دری سخن پیوستم

جو اوپر سر اور آنکہ میری کی بیٹہی تو ناز تیرا کہینچون کہ نازنین ہی تو حاصل کلام کا بیٹہا مین اور ہر ایک مقدمہ کی بات ملائی

تا حدیث زلت یاران در میان آمد و گفتم قطعه چه جرم دید خداوند سابق الانعام +

یہانتک کہ بات لغزش یارون کی درمیان مین آئی اور کہا مین نے کیا گناہ دیکہا صاحب نے بخشش کرنیوالی نے

که بنده در نظر خویش خوار میدارد + خدای راست مسلم بزرگواری و حلم + که جرم بیند و نان

کہ بندہ کو بیچ نظر اپنی کی ذلیل رکہتا ہے خدا کو ہی مقرر بڑائی اور بردباری کہ دیکہتا ہے گناہ اور روٹی

برقرار میدارد + حاکم این سخن را عظیم پسندید و اسباب معاش یاران فراخ فرمود و باز بر قاعدهٔ ماضی
برقرار رکھتا ہی حاکم نے یہ بات بہت پسند کیا اور اسباب زندگی کے یارون کا فراخ کیا تو پھر اوپر قاعدی گذری کے
مہیا دارند و مؤونت ایام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت ببوسیدم و عذر جسارت
موجود رکھیں اور پرورش دنون بیکاری کا ادا کرین شکر نعمت کا کہا مین نے اور زمین خدمت کی چومی مینے اور عذر دلیری کا
بخواستم و گفتم قطعه چو کعبه قبلهٔ حاجت شد از دیار بعید + روند خلق بدیدارش از بسی فرسنگ
چاہا مین نے اور کہا مین نے جو کعبہ معظم قبلہ حاجت کا ہوا شہرون دور سے جاتی ہین لوگ واسطے دیدار اوسکی کئی منزل کوسون سے
ترا تحمل امثال ما باید کرد + که هیچکس نزند بر درخت بی بر سنگ + حکایت ملکزاده گنج
تجھکو برداشت ہم ایسی لوگون کی چاہیے کرنا کس لیے کہ کوئی نہین مارتا ہی اوپر درخت بی پھل کی پتھر ایک بادشاہزادی نے مال
فراوان از پدر میراث یافت + دست کرم برگشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاه
بہت باپ سے میراث پایا اور ہاتھ بخشش کا کہولا اور انصاف سخاوت کا دیا اور نعمت بہت اوپر سپاہ
و رعیت بریخت قطعه نیاساید مشام از طبلهٔ عود + بر آتش نه که چون عنبر ببوید + بزرگی
اور رعیت کی بکھیری نہ آسودہ ہووی دماغ ڈبی عود کی سی اوپر آگ کی رکھ کہ مانند عنبر کی خوشبو دیوی بزرگی
بایدت بخشندگی کن + که دانه تا نیفشانی نروید + یکی از جلسای بی تدبیر نصیحتش آغاز
چاہیے تجھکو بخشش کر کہ دانی کو جبتک پریشان نکریگا نہ جمیگا ایک نے ہمنشینون بے تدبیری سے نصیحت اوسکو شروع
کرد که ملوک پیشین این نعمت را بسعی اندوخته اند و برای مصلحتی نهاده دست ازین حرکات
کی کہ بادشاہون اگلون نے خاص کر اس نعمت کو ساتھ کوشش کے جمع کیا ہی اور واسطے ایک مصلحت کے رکھا ہاتھ ان حرکتون سے
کوتاه کن که واقعها در پیش است و دشمنان از پس نباید که بوقت حاجت فرومانده باشد
کوتاہ کر کہ حادثی آگی ہین اور دشمن پیچھے سی نہ چاہیے کہ وقت حاجت کے یعنی وقت احتیاج عاجز ہو
قطعه اگر گنجی کنی بر عامیان بخش + رسد هر کدخدائی را برنجی + چرا نستانی از هر یک جوی سیم
اگر ایک گنج کرے تقسیم اوپر رعیت کے بخشش پہنچیگا ہر ایک صاحب گھر کی تئین ایک چاول کس لیے نہین لیتا ہی تو ہر ایک سے ایک جو چاندی
که گرد آید ترا هر روز گنجی + ملکزاده روی ازین سخن درهم آورد و موافق طبعش نیامد و مرورا زجر فرمود
کہ اکٹھا ہووی تجھکو ہر روز خزانہ بادشاہزادی نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور موافق طبیعت اوسکی کے نہ آیا اوسکو جھڑکنا فرمایا

وگفت خداوند تعالی مرا مالک مملکت گردانیده است تا بخورم و ببخشم نه پاسبان که نگهدارم

اور کہا اللہ تعالی نے مجکو مالک بادشاہی کا کیا ہے اس لیے کہ تا کھاؤں میں اور بخشوں میں نہ چوکیدار ہوں میں نگاہ رکھوں

بیت قارون ہلاک شد که چهل خانه گنج داشت + نوشیروان نمرد که نام نکو گذاشت

قارون ہلاک ہوا کہ چالیس کوٹھریاں گنج کی رکھتا تھا نوشیروان نہیں مرا کہ نام نیک چھوڑ گیا

حکایت آورده اند که نوشیروان عادل را در شکارگاهی صید کباب میکردند و نمک

نقل کرتے ہیں کہ واسطے نوشیروان عادل کے بیچ ایک شکارگاہ کی ایک شکار کا کباب کرتے تھے اور نمک

نبود غلامی را بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیروان گفت بقیمت بستان تا رسمی نگردد

نہ تھا ایک غلام کو طرف گانوں کے دوڑایا تو نمک لاوے نوشیروان نے کہا ساتھ قیمت کی لے تو ایک رسم نہ ہو جاوے

و ده خراب نشود گفتند ازین قدر چه خلل آید گفت بنیاد ظلم اندر جهان اول اندک بوده است

اور گانوں اوجاڑ نہو کہا اس اندازے سے کیا خلل پیدا ہووے کہا بنیاد ظلم کی بیچ جہان کی پہلے تھوڑی تھی ہوئی

و هر کس که آمد بران مزید کرده تا بدین غایت رسید قطعه اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی + بر آورند

اور ہر کوئی کہ آیا اوپر اسکے زیادہ کیا تو اس نہایت کو پہنچا اگر باغ رعیت سے بادشاہ کھاوے ایک سیب اکھاڑ لیں

غلامان او درخت از بیخ + به پنج بیضه که سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش هزار مرغ

غلام اسکے درخت جڑ سے ساتھ پانچ انڈے کی اگر بادشاہ ظلم روا رکھے ماریں سپاہی اوسکے ہزار مرغ

بسیخ حکایت غافلی را شنیدم که خانهٔ رعیت خراب کردی تا خزینهٔ سلطان آباد

اوپر سیخ کی ایک وزیر کو سنا میں کہ گھر رعیت کا خراب کرتا اس لیے کہ خزانہ بادشاہ کا آباد

کند بیخبر از قول حکما که گفته اند هر که خدای عز و جل را بیازارد تا دل خلقی بدست آرد خداوند تعالی

کرے بیخبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو کوئی خدای بزرگ اور غالب کو آزردہ کرے اس لیے کہ دل ایک خلق کا ہاتھ لاوے

همان خلق را بر وی گمارد تا دمار از روزگارش بر آرد بیت آتش سوزان نکند با سپند آنچه کند

اوسی بندے کو اوپر اسکے مقرر کرتا ہے تو ہلاکی زمانے اوسکی سے بر لاوے آگ جلانے والی نہ کرے اوپر سپند کے وہ کام کرتا

دود دل مستمند + سر جملهٔ حیوانات گویند که شیر است و اذل جانوران خر و باتفاق خر باربر به که

دھوان دل محتاج کا سردار سب جانوروں کا کہتے ہیں شیر ہی اور ذلیل جانوروں کا گدہا اور ساتھ اتفاق کے گدہا بوجھ اٹھانے والا

شیر مردم در مثنوی مسکین خر اگرچه بی تمیز است چون بار همی برد عزیز است گاوان و خران

شیر آدمی کا پہاڑ نیولا — غریب گدہا اگرچہ بی شعور ہے — جو بوجھ لیجاتا ہی عزیز ہے — بیل اور گدہے

باربردار به ز آدمیان مردم آزار + باز آمدیم بحکایت وزیر غافل گویند ملک را

بوجھ کی ڈہونیوالے بہتر آدمیون ستانیوالی سے — پہر آیا ہیں اوپر ذکر وزیر غافل کے — کہتے ہیں بادشاہ کو

طرفی از ذمائم اخلاق او بقرائن معلوم گشت در شکنجه کشید و بانواع عقوبت بکشت قطعه

ایک تہوڑا سا برائیون خلق اوس کے سے ساتھہ قرینون کے معلوم ہوا بیچ شکنجے کے کھینچا اور ساتھہ قسم قسم عذاب کے مار ڈالا

حاصل نشود رضای سلطان تا خاطر بندگان نجوئی + خواهی که خدای بر تو بخشد + با خلق

حاصل نہوگی خوشنودی بادشاہ کی جبتک خاطر بندون کی نہ ڈہونڈیگا تو چاہتا ہی تو کہ خدا اوپر تیرے بخشے ساتھہ خلق

خدای کن نکوئی + آورده اند که یکی از ستمدیدگان بر سر او گذشت در حال تباه وی تامل کرد و گفت

خدا کے کر نیکی — کہتے ہیں کہ ایک ظلم دیکہے ہوئی سی اوپر سر اوسکی کی گذرا بیچ حال تباہ اوسکی کی فکر کی اور کہا

قطعه نه هر که قوت بازوی منصبی دارد + بسلطنت بخورد مال مردمان بگزاف + توان بحلق

نہیں جو کوئی قوت بازو کی ایک مرتبہ کی رکھتا ہے ساتھہ سلطنت کے کھاتا ہی مال لوگونکا ساتھہ دہمکانے کے سکتے بیچ حلق کے

فرو بردن استخوان درشت ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف بیت نماند ستمکار بدروزگار

لیجانا ہڈی سخت کا — ولیکن پیٹ پہاڑے جو پکڑے بیچ ناف کے — نہ رہے ظالم بدزمانہ

بماند برو لعنت پایدار حکایت مردم آزاری را حکایت کنند که سنگی بر سر صالحی زد درویش

رہی اوپر اوسکی لعنت ہمیشہ — ایک آدمی ستانیوالی کو نقل کرتے ہیں کہ ایک پتہر اوپر سر ایک نیکبخت کے مارا فقیر

را مجال انتقام نبود سنگ را نگاه میداشت تا زمانیکه ملک ایران لشکری خشم آمد و در چاه

کو قدرت بدلا لینی کی نہتی پتہر کو نگاہ رکھتا تہا یہان تک کہ بادشاہ کو اوپر سپاہی کی غصہ آیا اور بیچ کنوئیں کے

کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من

قید کیا فقیر آیا — اور پتہر اوپر سر اوسکی تہوکا کہا تو کون ہی اور یہ پتہر کسواسطے مارا تونے کہا مین

فلانم و این همان سنگست که در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین روزگار کجا بودی گفت

فلانا ہون اور یہ وہی پتہر ہے کہ فلانی تاریخ اوپر سر میرے مارا تونے کہا اتنی مدت کہان تہا تو کہا

از جاهت اندیشه میکردم اکنون که در چاهت دیدم فرصت غنیمت دانستم مثنوی ناسزائی را

میں تیری بھی اندیشہ کرتا تھا میں اب کہ کنویں میں تجکو دیکھا میں نے فرصت کو غنیمت جانا میں نے ایک نالائق کو

که بینی بختیار عاقلان تسلیم کردند اختیار چون نداری ناخن درنده تیز با ددان آن به

کہ دیکھی تو صاحب نصیب دانا لوگوں نے صبر کیا بے اختیار جو نہیں رکھتا ہے تو ناخن پھاڑنے والی تیز ساتھ بدوں کی وہ بہتر کہ

که کم گیری ستیز هر که با پولاد بازو پنجه کرد ساعد مسکین خود را رنجه کرد باش تا دستش ببندد روزگار

کم پکڑے تو لڑائی جس کسی نے ساتھ سخت بازو کی پنجہ کیا پنجہ غریب اپنی کو رنجیدہ کیا رہ صبر کر تو ہاتھ اوسکا باندھے زمانہ

پس بکام دوستان مغزش برآر حکایت یکی از ملوک مرضی هائل بود که اعادت ذکر آن

پس ساتھ مقصد دوستوں کے مغز اوسکا نکال ایک کو بادشاہوں سے ایک مرض ہلاک کرنیوالا تہا کہ تکرار ذکر اوسکی کی

ناکردن اولی طائفه از حکمای یونان متفق شدند که مر درد را دوائی نیست مگر زهره

نہ کرنا بہتر ایک گروہ حکیموں یونان کی نے اتفاق کرنیوالی ہوئی کہ تحقیق اس درد کی کوئی دوا نہیں مگر پتا

آدمی که بچندین صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دهقان پسری یافتند

آدمی کا کہ ساتھ اتنی صفت کے صفت کیا گیا ہو فرمایا طلب کرنا ایک گانووالی لڑکے کو پایا

بران صورت که حکیمان گفته بودند پدر و مادرش را بخواندند و بنعمت بیکران خشنود گردانیدند

اوپر اوس صورت کے کہ حکیموں نے کہا تھا باپ اور ماں اوسکی کو بلایا اور ساتھ نعمت بہت کے خوش کیا

و قاضی فتوی داد که خون یکی از رعیت ریختن سلامت نفس پادشه را روا باشد جلاد قصد

اور قاضی نے حکم دیا کہ خون ایک کا رعیت سے گرانا تندرستی ذات بادشاہ کیواسطے روا ہو جلاد نے ارادہ

کرد پسر سوی آسمان بر آورد و تبسم کرد ملک پرسید که درین حالت چه جای خندیدن است

کیا لڑکا طرف آسمان کے سر لایا اور مسکرایا بادشاہ نے پوچھا کہ بیچ اس حالت کے کیا جگہ ہنسنے کی ہے کہا

ناز فرزندان بر پدر و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاه خواهند اکنون پدر و مادر

لاڈ لڑکوں کا اوپر باپ اور ماں کی ہوتا ہے اور دعوی آگے قاضی کی لیجاتے ہیں اور انصاف بادشاہ سے چاہتے اب باپ اور ماں نے

بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتنم فتوی داد و سلطان مصالح خویش اندر

بسبب تہوڑی مال دنیا کی میرے تئیں بیچ خون کے سونپا اور قاضی نے واسطے مارنے میری کے حکم دیا اور بادشاہ مصلحت اپنی بیچ

هلاک من می بیند بجز خدای عز و جل پناهی نمی بینم بیت پیش که برآورم ز دستت

ہلاک ہونے کے دیکھتا ہی سوای خدای عز و جل کی پناہ نہیں دیکھتا ہوں میں آگے کس شخص کی لاؤں میں ہاتھ ظلم تیری سی

فریاد هم پیش تو از دست تو میخواهم داد سلطان را دل ازین سخن بهم برآمد آب دیده

فریاد بھی آگی تیری ہی ہاتھ تیری سی چاہتا ہوں میں داد بادشاہ کی تئیں دل اس سخن سی گھبرایا اور پانی آنکھ میں

بگردانید و گفت هلاک من اولیتر که خون چنین طفلی ریختن بیگناه سر و چشمش بوسید در کنار گرفت

پھر آیا اور کہا ہلاک ہونا میرا بہتر زیادہ ہی کہ خون ایسی لڑکی کا گرانا بی گناہ سر اور آنکھیں اوسکی چومیں اور گود میں لیا

و آزاد کرد و نعمت بی اندازه بخشید و گویند هم دران هفته صحت یافت قطعه همچنان در فکر

اور چھوڑ دیا اور دولت بہت بخشی اور نقل کرتے ہیں اوسی ہفتی میں تندرست ہو گیا ویسی ہی بیچ اندیشے

آن بیتم که گفت پیلبانی برلب دریای نیل زیر پایت گر بدانی حال مور همچو حال تست

اوس بیت کی ہوں میں کہ کہا ایک مہاوت نی اوپر کنارے دریای نیل کی نیچی پانوں اپنے کی جو جانی تو حال چیونٹی کا ویسی ہی حال

زیر پای پیل حکایت یکی از بندگان عمرو لیث گریخته بود کسان در عقبش برفتند

نیچی پانوں ہاتھی کی — ایک بندوں عمرو لیث کی سے بھاگا تھا — لوگ پیچھے اوسکی گئے

و باز آوردند وزیر را با وی غرضی بود اشارت بکشتن کرد تا دگر بندگان چنین فعل

اور پھیر لائے وزیر کی تئیں ساتھ اوسکی ایک دشمنی تھی اشارہ واسطے مارنے اوسکی کیا اسی لیے تو اور بندے ایسا فعل

نیارند بنده سر پیش عمرو لیث بر زمین نهاد و گفت فرد هرچه رود بر سرم چو تو پسندی رواست

نہ لاویں بندے نے سر آگے عمرو لیث کے رکھا آداب شاہی بجالایا اور کہا جو کچھ جاوے اوپر سر میرے کی جو تو پسند کرے تو روا ہے

بنده چه دعوی کند حکم خداوند راست لیکن بموجب آنکه پرورده نعمت این خاندانم نخواهم که در

غلام کیا دعوی کرے حکم واسطے صاحب کے ہی لیکن بسبب اسکے کہ پالا ہوا نعمت اس خاندان کا ہوں میں نہیں چاہتا ہوں میں کہ بیچ

قیامت بخون من گرفتار آیی اجازت فرمای تا وزیر را بکشم پس آنگه بقصاص او بفرمای خون

قیامت کے سبب خون کرنے میرے کی گرفتار آوے تو حکم فرماوے تو میں وزیر کو مار ڈالوں پس اوس وقت عوض اوسکی حکم دے تو خون

من ریختن تا بحق کشته باشی ملک را خنده گرفت وزیر را گفت چگونه مصلحت می بینی گفت

میرا گرانے کا تو حق پر مارا ہوا ہووے تو بادشاہ تئیں ہنسی آئی اور وزیر کو کہا کیونکر مصلحت دیکھتا ہے وزیر نے کہا

سله یعنی بدستور سابق تا حال پیل که پیلبان گفته بسبب لطافت مضمون و معانی آن از بیت آن از یاد م نرفته و فوائد بوده که توجیه آن چنین باشد ... یعنی در اندیشه آن سخن ... پیلبان آن مضمون ... ۱۲

عمرو لیث با اضافت و فک اضافت ... لفظ این است ... پیش صاحبی ... غلامان از ... سرقت ... خدای تعالی ...

ای خداوند جهان مصلحت آن می بینم که از بهر خدا و صدقهٔ گور پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در
ای صاحب جہان کی مصلحت وہ دیکھتا ہوں میں کہ واسطے خدا کے اور صدقے قبر باپ کے اوسکی تئیں چھوڑ دے تو میری تئیں بھی
بلایی نیفگند و گناه از منست که قول حکیمان معتبر نگفته اند قطعه چو کردی با کلوخ انداز پیکار
بلا میں نہ ڈالی اور گناہ مجھ ہی سے ہی اور قول حکیموں کا اعتبار نکیا کہ کہا ہی جو کی تو نے ساتھ ڈھیلا مارنے والے کے لڑائی
سر خود را بنادانی شکستی چو تیر انداختی بر روی دشمن چنان دان کاندر آماجش نشستی حکایت
سر اپنے کی تئیں ساتھ نادانی کے توڑا تو نے جو تیر پھینکا تو نے مقابل دشمن کے ایسا جان کہ بیچ نشانے اوسکی کے بیٹھا ہی تو
ملک زوزن را خواجه بود کریم النفس نیک محضر که همگنان را در مواجهه حرمت داشتی و در غیبت
بادشاہ زوزن کی تئیں ایک وزیر تھا بزرگ ذات اور صاحب دل کہ سبھوں کی تئیں روبرو حرمت رکھتا اور پیچھاڑی
نکو گفتی اتفاقا ازو حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرهنگان
نیک کہتا اتفاقاً اوس سے ایک حرکت بیچ نظر بادشاہ کی ناپسند آئی ڈانڈ فرمایا اور عذاب کیا اور پیادے
بادشاه بسوابق نعمت او معترف بودند و بشکر آن مرتهن در مدت توکیل او رفق و ملاطفت کردندی
بادشاہ کی بسبب اگلی نعمت اوسکی کی اقرار کرنیوالی تھی اور ساتھ شکر اوسکی کے احسان کیے گئی بیچ مدت موکلی اوسکی کی نرمی اور
و زجر و معاقبت روا نداشتندی قطعه صلح با دشمن اگر خواهی هر گه که ترا در قفا عیب
اور جھڑکنا اور عذاب کرنا جائز نہ رکھتے تھے صلح ساتھ دشمن کے اگر چاہتا ہی تو جسوقت تیری تئیں پیچھے عیب
کند در نظرش تحسین کن سخن آخر بدهان میگذرد موذی را سخنش تلخ نخواهی دهنش شیرین
کرے بیچ نظر اوسکی کی تعریف کر سخن آخر بیچ منہ کی گذرتا ہی ایذا دینے والی کی تئیں سخن اوسکا کڑوا نچاہی تو منہ اوسکا میٹھا
کن آنچه مضمون خطاب ملک بود از عهدهٔ بعضی بیرون آمد و به بقیتی در زندان بماند آورده اند
کر جو چیز کہ لائق تھی بعضی بادشاہ کی تھی ذمہ داری تھوڑی سی باہر آئی اور ساتھ باقی کی بیچ قیدخانہ کے رہا لائی ہیں یعنی نقل کیا
که یکی از ملوک نواحی در خفیه پیغامش فرستاد که ملوک آن طرف قدر چنان بزرگوار ندانستند
کہ ایک نے بادشاہوں اطراف کے سے بیچ پوشیدگی کے پیغام اوسکو بھیجا کہ بادشاہوں اوس طرف کے نے مرتبہ ایسی بزرگوار کا نجانا اور
و بی عزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن الله خلاصه بجانب ما التفاتی کند در
بے عزتی کی اگر عقل فلانے کی نیک کرے اللہ خلاصی اوسکی کو طرف ہماری توجہ کرے تو بیچ

رعایت خاطر ما بر جمله مساعی کرده آید و اعیان این مملکت بدیدار او مفتقر اند

ہمارا خاطر اوسکی ... کامل تر ہی کوشش کی آوے اور سردار اس بادشاہی کی دیدار اوسکی کی محتاج ہیں

در جواب این حروف منتظر و اجب چون بدین وقت یافت از خصم اندیشید در حال حاجی مختصر کرد اگر

اور جواب ان حرفوں کی انتظار ... جب اس وقت ... آفت سی اندیشہ کیا ... ایک جواب تھوڑا سا کر اگر

بر ملا افتد فتنه نباشد بر قفای ورق نوشت و روان کرد یکی از متعلقان بر این واقف بود

ظاہر ہووے فتنہ نہ ہووے اور پیٹھ ورق کی لکھا اور روانہ کیا ایک نی علاقہ داروں ... اس سے واقف تھا

ملک را اعلام کرد که فلان را که حبس فرموده با ملوک نواحی مراسلت دارد ملک بهم برآمد و کشف

بادشاہ کو خبر کر دیا کہ فلانے کی تئیں کہ قید کیا ہے تو نے ساتھ بادشاہوں اطراف کی کتابت رکھتا ہی بادشاہ خفا ہوا اور دریافت

این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت بر خواندند نبشته بود که حسن ظن بزرگان بیش از

اس خبر کا فرمایا اور قاصد کی تئیں پکڑا اور خط پڑھا لکھا تھا کہ نیکی گمان بزرگوں کی زیادہ

فضیلت ماست و تشریف قبول که فرمودند بنده را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکه پرورده

فضیلت ہماری سی ہی اور خلعت قبول کا کہ فرمایا بندی کی تئیں طاقت قبول کرنی اوسکی نہیں ہے ... اسکی کہ پالا ہوا

نعمت این خاندانست بااندک مایه تغیر خاطری با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد

دولت اس گہرانیکا ہوں اور ساتھ تھوڑی آزردگی خاطر کی ساتھ بادشاہ قدیم کی بیوفائی نہ سکیے کرنا

آنرا که بجای تست هر دم کرمی عذرش بنه ار کند بعمری ستمی ملک را سیرت حق شناسی او

اوس شخص کی تئیں کہ بیچ جگہہ تیری کی نیکی ہر دم ایک ہم معاف اوسکو کر جو کری عمر بھر میں ایک ظلم بادشاہ کی تئیں خصلت حق شناسی اوسکی

خوش آمد خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست که خطا کردم که ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت

خوش آئی اور خلعت اور نعمت بخشی اور عذر چاہا کہ گناہ کیا میں نے کہ تجکو بی قصور اور گناہ کی آزردہ کیا میں نے کہا

ای خداوند بنده درین حالت مر خداوند را خطائی نمی بیند بلی تقدیر خداوند تعالی چنین بود

ای صاحب بندہ بیچ اس حالت کی خاص کر صاحب کی تئیں گناہ نہیں دیکھتا ہی سچ ہی تقدیر اللہ برتر کی ایسی ہی تھی

که مرین بنده را مکروهی رسد پس بدست تو اولیتر که سوابق نعمت برین بنده داری و ایادی منت

کہ خاص اس بندے کو ایک بوائی پہنچے پس تیرے ہاتہ سے بہتر کہ اگلی نعمت اوپر اس بندے کی رکہتا ہی تو اور ہاتہ احسان کی

و حکما گفته اند مثنوی گر گزندت رسد ز خلق مرنج + کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج +
اور داناؤں نے کہا ہی جو آزار تجکو پہنچے خلق سی مت رنج کر کہ نہ راحت پہنچے خلق سی نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست + کہ دل ہر دو در تصرف اوست + گرچہ تیر از کمان
خدا سی جان خلاف دشمن اور دوست کو کہ دل دونون کا بیچ اختیار اوسکی کی ہی اگرچہ تیر کمان سے
ہمی گذرد + از کماندار بیند اہل خرد حکایت یکی از ملوک عرب شنیدم کہ با متعلقان
گذرتا ہی کماندار سی دیکہتا ہی صاحب عقل ایک کو بادشاہون عرب کے سی سنا مین کہ ساتہ علاقہ والون کے
میگفت کہ مرسوم فلان را چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم درگاہ ہست و مترصد
کہتا تہا کہ مہینا فلانی کی تئین جتنا کہ ہی دو چند کرو کہ نوکر درگاہ کا ہی اور نگاہ رکہنی والا
فرمان و دیگر خدمتگاران بلہو و لعب مشغول و در ادای خدمت متہاون صاحبدلی بشنید
حکم کا اور دوسرے خدمتگار ساتہ بازی اور بازی کی مشغول و بیچ ادا کرنی خدمت کے سستی کرنیوالے ایک صاحبدل نی سنا
فریاد و خروش از نہادش برآمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتب بندگان بدرگاہ
فریاد اور شور ذات اوسکی سی بر آیا پوچہا اوسکو کہ کیا دیکہا تو نی کہا مرتبے بندون کے بیچ درگاہ
خدا تعالی ہمین مثال دارد فرد دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاہ + سوم ہر آینہ در وی
خدای بزرگ کی بہی مثال رکہتی ہین دو صبحدم جو کوئی آوے بیچ خدمت بادشاہ کی تیسری صبح کو خواہ مخواہ بیچ اوسکے
کند بلطف نگاہ قطعہ مہتری در قبول فرمانست + ترک فرمان دلیل حرمانست ہر کہ
کرے ساتہ مہربانی کے نگاہ سرداری بیچ قبول کرنی حکم کے ہی چہوڑنا حکم کا راہ دکہلانیوالا بی نصیبی کا ہی جو کوئی
سیمای راستان دارد + سر خدمت بر آستان دارد حکایت ظالمی را حکایت کنند کہ
پیشانی سچون کی رکہتا ہی سر خدمت کا اوپر چوکہٹ کی رکہتا ہی ایک ظالم کی تئین نقل کرتی ہین
ہیزم درویشان بخریدی بحیف و توانگران را دادی بطرح صاحبدلی برو گذر کرد و گفت
لکڑیان فقیرون کی لیتا ساتہ ظلم کی اور دولتمندون کی تئین دیتا ساتہ گران قیمت کے ایک صاحبدل نی اوپر اوسکے گذر کیا اور کہا
بیت ماری تو کہ ہر کرا ببینی بزنی + یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی قطعہ زورت ار پیش میرود با ما
سانپ ہی تو کہ جس کسی کی تئین دیکہی تو مارے تو یا الو کہ جس جگہ بیٹہی تو کہودے زور تیرا جو آگے جاتا ہی ساتہ ہمارے

با خداوند غیب دان زورمندی مکن اهل زمین تا دعائی بر آسمان نرود حاکم از گفتن

ساتھ صاحب غیب جاننی والی کی مت ہوئے زورمند ستمگر اور بر صاحب زمین کی تو ایک دعا اوپر آسمان کی نہ جائے حاکم کہنی

او برنجید و روی از نصیحتش درهم کشید و بدو التفات نکرد تا شبی آتش مطبخ در انبار هیزمش افتاد

اوسکے سے آزردہ ہوا اور نصیحت اوسکی سی منہ پھیرا اور ساتھ اوسکی نظر نہ کی تا ایک رات کو آگ باورچی خانہ کی بیچ ڈھیر لکڑی کی پڑی

و سائر املاکش بسوخت از بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند اتفاقاً همان شخص بر وی بگذشت

اور تمام مال و اسباب اوسکا جلا اور بچھونی نرم سی اوسکو اوپر راکھ گرم کی بٹھلایا اتفاقاً وہی شخص اوپر اوسکے گذرا

و دیدش که با یاران همی گفت ندانم که این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود دل درویشان

دیکھا اوسکو کہ ساتھ رفیقوں کی کہتا تھا نہیں جانتا ہوں میں یہ آگ کہاں سے بیچ گھر میری کی پڑی کہا دھوئیں دل فقیروں کی سی

قطعه حذر کن ز دود درونهای ریش که ریش درون عاقبت سر کند بهم بر مکن تا توانی دلی

پرہیز کر دھوئیں دلوں زخمی کی سے کہ زخم اندر کا آخر کو ابھر آتا ہی رنجیدہ مت کر جہانتک ہو سکی کسی کا

که آهی جهانی بهم بر کند لطیفه بر تاج کیخسرو نوشته بود قطعه چه سالهای فراوان و عمرهای

کہ ایک آہ ایک جہان کو زیر و زبر کرتی ہی ایک لطیفہ اوپر تاج کیخسرو کی لکھا تھا کیا برس بہت اور کیا عمریں

دراز که خلق بر سر ما بر زمین بخواهد رفت چنانکه دست بدست آمدست ملک بما بدستهای دگر

بڑی کہ خلق اوپر سر ہمارے کی اوپر زمین کی جاوے گی جیسا کہ ہاتھوں ہاتھ آیا ہی ملک طرف ہمارے بیچ ہاتھ دوسروں کے

همچنین بخواهد رفت حکایت یکی در صنعت کشتی گرفتن سرآمده بود سیصد و شصت بند فاخر دانستی

اسی طرح جاوے گا ایک بیچ پیشے کشتی کے پکڑنے کے غالب آیا تھا تین سو ساٹھ داؤں بڑے جانتا تھا

و هر روز بنوعی از آن کشتی گرفتی مگر گوشه خاطرش با جمال یکی از شاگردان میلی داشت سیصد و پنجاه

اور ہر روز اوس سے ساتھ ایک طرح کی پکڑتا مگر ایک گوشہ خاطر اوسکی کا ساتھ جمال ایک شاگرد کی میل رکھتا تھا تین سو اور

و نه بندش در آموخت مگر یکی بند که در تعلیم آن دفع انداختی و تاخیر کردی فی الجمله پسر

انسٹھ داؤں اوسکو سکھلائی مگر ایک داؤں کہ بیچ سکھلانی اوسکی کی دور ڈالتا تھا اور ڈھیل کرتا حاصل کلام لڑکا

در قوت و صنعت سرآمد و کسی را در زمان او با او امکان مقاومت نبودی تا بحدی که

بیچ قوت اور پیشہ کی غالب آیا اور کسی کی تئیں بیچ زمانی اوسکی کی ساتھ اوسکی قدرت لڑنی کی نہ تھی یہانتک

پیش ملک آن روزگار گفته بود که استاد را فضیلتی که هست از روی بزرگیست
آگے بادشاہ اوس زمانے کے کہا تھا کہ استاد کی تئین جو بزرگی کہ اوپر میری ہے از روی بزرگی کی ہے
و حق تربیت وگرنه بقوت ازو کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را این سخن دشوار آمد
حق پرورش کی بہ اور نہیں ساتھ قوت کی اوس سے کمتر نہیں ہوں میں اور ساتھ پیچ کی اوس کے برابر ہوں میں بادشاہ کو یہ بات سخت آئی
فرمود تا مصارعت کنند مقامی ترتیب کردند و ارکان دولت و اعیان حضرت و زورآوران
فرمایا کہ کشتی کریں ایک مقام درست کیا اور سردار دولت کی اور سردار درگاہ کی اور زور آور
روی زمین حاضر شدند پسر چون پیل مست درآمد بصدمتی که اگر کوه رویین بودی از جای برکندی
روی زمین کی حاضر ہوئے لڑکا مانند ہاتی مست کے آیا ساتھ اوس دھکے کی کہ اگر پہاڑ لوہے کا ہوتا جگہ سے اکھاڑ ڈالتا
استاد دانست که جوان بقوت ازو برتر است بدان بند غریب که ازوی پنهان داشته بود
استاد نے جانا کہ جوان ساتھ قوت کی اوس سے زیادہ ہے ساتھ اوس داؤن نادر کی کہ اوس سے پوشیدہ رکھا تھا
با وی درآویخت پسر دفع آن ندانست بهم برآمد استاد از زمینش بدو دست بالای
ساتھ اوسکی الجھا لڑکے نے دفع اوسکا نجانا اور گھبرایا استاد نے زمین سے اوسکو ساتھ دونوں ہاتھ کے اوپر
سر برد و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را
سر کے لیگیا اور اوپر زمین کے مارا شور خلق سے اوٹھا بادشاہ نے فرمایا استاد کی تئین خلعت و نعمت دینا اور لڑکے کی
زجر فرمود و ملامت کرد که با پرورنده خویش دعوی مقاومت کردی و بسر نبردی گفت ای پادشاه روی
تئین جھڑکنا فرمایا اور ملامت کی کہ ساتھ تربیت کرنیوالے اپنے کی برابری کی تونے اور غالب نہوا تو کہا ای بادشاہ روی
زمین بزورآوری بر من دست نیافت بلکه مرا از علم کشتی دقیقه مانده بود و همه عمر از من دریغ میداشت
زمین کے ساتھ زور آوری کے اوپر میرے غالب نہوا بلکہ میری تئین علم کشتی سے ایک باریکی رہی تھی اور تمام عمر مجھ سے افسوس کرتا تھا
امروز بدان دقیقه بر من غالب آمد گفت از بهر چنین روزی نگه میداشتم که زیرکان گفته اند
آج کی روز ساتھ اوس باریکی کی اوپر میرے غالب آیا کہا واسطے ایسے روز کی نگاہ رکھتا تھا میں کہ داناؤں نے کہا ہے
دوست را چندان قوت مده که اگر دشمنی کند تواند نشنیده که چه گفت آنکه از پرورده خویش
دوست کی تئین اتنی قوت مت دے کہ جو دشمنی کرے تو کر سکے نہیں سنا ہے تو نے کہ کیا کہا اوس نے کہ پالی ہوئی اپنی سے

جفا و بد **قطعه** یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانه نکرد + کس نیاموخت علم تیر

ظلم دیکھا / یا وفا تحقیق نہ تھی بیچ عالم کی یا شاید کسی نے نہ کی بیچ اس زمانے کی / کسی نے نہ سیکھا علم تیر کا

از من + که مرا عاقبت نشانه نکرد **حکایت** درویشی مجرد بگوشه صحرائی نشسته بود

مجھ سی / کہ میری تئیں آخر کو نشانہ نہ کیا / ایک فقیر تنہا بیچ ایک جنگل کے بیٹھا تھا

پادشاهی برو بگذشت درویش از آنجا که فراغ ملک قناعت است سر بر نیاورد و التفات نکرد سلطان

ایک بادشاہ اوپر اوسکی گذرا فقیر نی اوس جگہہ سی کہ فراغت ملک قناعت میں ہے اور سر اوسکی نہ اٹھایا نہ کی بادشاہ

از آنجا که سطوت سلطنت است برنجید و گفت این طایفه خرقه پوشان امثال بهایمند و اهلیت

اوس جگہہ سی کہ دبدبہ سلطنت کا ہی خفا ہوا اور کہا یہ گروہ گدڑی پہننے والوں کا مانند چارپایوں کی ہی اور لیاقت

و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت ای جوانمرد سلطان روی زمین بر تو گذر کرد چرا خدمتی

اور آدمیت نہیں رکھتے ہیں وزیر نزدیک اوسکی آیا اور کہا ای جوانمرد بادشاہ روی زمین کی اوپر تیری گذر کیا کیوں خدمت

نکردی و شرائط ادب بجا نیاوردی گفت سلطان را بگو تا توقع خدمت از کسی دارد که

نہ کی تو نی اور شرطیں ادب کی بجا نہ لایا تو / کہا بادشاہ کی تئیں کہو توقع رکھ خدمت کی اوس سے کہ رکھی

توقع نعمت از او دارد و دیگر بدانکه ملوک از بهر پاس رعیت اند نه رعیت از بهر طاعت ملوک **قطعه**

امید ساتھ نعمت کی اوسکی سے رکھے اور دوسرے وہ کہ بادشاہ واسطے نگہبانی رعیت کے ہیں نہ رعیت واسطے بندگی بادشاہ کے

پادشه پاسبان درویش است + گرچه رامش بفر دولت اوست + گوسپند از برای چوپان نیست

بادشاہ چوکیدار فقیر کا ہی / اگرچہ آسودگی ساتھ دبدبہ دولت اوسکی کے ہی / دنبی واسطے چرواہی کی نہیں ہی

بلکه چوپان برای خدمت اوست **قطعه** یکی امروز کامران بینی + دیگری را دل از مجاهده ریش

بلکہ چرواہا واسطے خدمت اوسکی کی ہی / ایک کو آج کی روز مقصد ور دیکھی تو دوسرے کی تئیں دل کوشش کرنے سی زخمی

روزکی چند باش تا بخورد + خاک مغز سر خیال اندیش + فرق شاهی و بندگی برخاست

روز تھوڑی صبر کر تو کہا دے / خاک گودا سر خیال اندیشہ کرنے والی کا / فرق بادشاہی اور بندگی کا اوٹھا

چون قضای نبشته آمد پیش + گر کسی خاک مرده باز کند + نشناسد توانگر از درویش

جو قضا لکھی ہوئی آئی آگے / جو کوئی خاک مردے کی کھول ڈالی / نہ پہچانی دولتمند درویش سے

ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من تمنایی بکن گفت آن همی خواهم که
بادشاہ کی تئین کہنا فقیر کا معتبر آیا کہا مجہ سے ایک آرزو کر کہا وہ چاہتا ہون مین کہ
دیگر باره زحمت من ندهی گفت مرا پندی ده گفت بیت دریاب کنون که نعمت
دوسری بار رنج مجہے ندے تو کہا میری تئین ایک نصیحت دی کہا پہچان کہ اب دولت
هست بدست + کاین دولت و ملک میرود دست بدست حکایت یکی از وزرا
ہی تیری بیچ ہاتہ کے کہ یہ ملک اور دولت جاتا ہی ہاتہون ہاتہ ایک وزیر دون سے
پیش ذوالنون مصری رفت و همت خواست که روز و شب بخدمت سلطان مشغولم
آگے ذوالنون مصری کی گیا اور دعا چاہی کہ دن اور رات بیچ خدمت بادشاہ کی مشغول رہتا ہون مین
و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدای
اور ساتہ خیر اوس کے امیدوار اور عذاب اوس کے سی ڈرنیوالا ذوالنون رویا اور کہا اگر مین خدا
عزوجل را چنین پرستیدمی که تو سلطان را از جملهٔ صدیقان بودمی قطعه گر نبودی امید
عزوجل کی تئین ایسی عبادت کرتا مین کہ تو بادشاہ کی تئین گروہ صدیقون سی ہوتا مین جو نہوتی آرزو
راحت و رنج + پای درویش بر فلک بودی + گر وزیر از خدا بترسیدی + همچنان کز ملک
خوشی اور رنج کی تو پانو فقیر کا اوپر آسمان کے ہوتا جو وزیر خدا سی ڈرتا جیسا کہ بادشاہ سے
ملک بودی + حکایت بادشاهی بکشتن بیگناهی اشارت کرد گفت ای ملک
فرشتہ ہوتا ایک بادشاہ نی واسطے مارنی ایک بیگناہ کی اشارہ کیا کہا اے بادشاہ
موجب خشمی که ترا بر منست آزار خود مجوی که این عقوبت بر من بیک نفس سر آید و بزه
سبب اوس غصی کا کہ تجہے ہی تئین اوپر میری ہی آزار اپنا مت ڈہونڈہ کہ یہ عذاب اوپر میرے ایک دم مین گذر جاویگا اور گناہ
آن بر تو جاوید بماند قطعه دوران بقا چو باد صحرا بگذشت + تلخی و خوشی و زشت
اوسکا اوپر تیری ہمیشہ رہیگا زمانہ زندگی کا مانند ہوا جنگل کی گذرا کڑوا اور خوش اور زبون
و زیبا بگذشت + پنداشت ستمگر که جفا بر من کرد + در گردن او بماند و بر ما بگذشت +
اور اچہا گذرا جانا ظالم نی کہ ظلم اوپر ہمارے کیا بیچ گردن اوسکی کی رہا اور اوپر ہمارے گذرا

ملک را نصیحت او سودمند آمد از سر خون او برخاست حکایت وزرای نوشیروان

بادشاہ کی تئین نصیحت اوسکی فائدہ مند آئی اور خیال خون اوسکی سی درگذرا وزیر نوشیروان کے

در مہمی از مصالح مملکت اندیشہ میکردند و ہر یک از ایشان دگرگونہ رای میزدند و ملک ہمچنان

بیچ ایک کام سخت کی مصلحتون بادشاہی کی اندیشہ کرتی تہی اور ہر ایک اونہون دوسری طرح ایک تدبیر بتاتا تہا اور بادشاہ بہی

تدبیری اندیشہ کرد بزرجمہر را رای ملک اختیار آمد وزیران در نہانش گفتند رای ملک را چہ

ایک تدبیر اندیشہ کی بزرجمہر کی تئین تدبیر بادشاہ کی اختیار آئی وزیرون نے بیچ پوشیدگی کی اوسکو کہا تدبیر بادشاہ کی تئین کیا

مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکہ انجام کار معلوم نیست و رای ہمگان در

زیادتی دیکہی تونی اوپر فکر اتنی حکیمون کے کہا موافق اوسکی کہ آخر کار کا معلوم نہین ہے اور تدبیر سبہونکی بیچ

مشیت است کہ صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولیتر است تا اگر خلاف صواب آید

ارادہ الہی کی ہی کہ درست آوی یا چوک جاوی پس موافق ہونا تدبیر بادشاہ کی بہتر زیادہ ہی تا اگر برخلاف درستی کی آوے

بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند مثنوی خلاف رای سلطان رای جستن

بسبب تابعداری کرنیکی غصہ کرنے اوسکی سی بیخطر ہونگا مین کہ کہا ہی برخلاف عقل بادشاہ کی تدبیر ڈہونڈہنا

بخون خویش باشد دست شستن اگر خود روز را گوید شب است این بباید گفت اینک ماہ و پروین

بیچ خون اپنی کے ہووی ہاتہ دہونا اگر جان بوجہہ کی دن کی تئین کہے رات ہی یہ چاہیی کہنا یہ ہی چاند اور تارے

حکایت شیادی گیسوان بافت یعنی علویست با قافلہ حجاز بشہر در آمد کہ از حج ہمی آیم و قصیدہ

ایک مکار نی گیسو بٹی یعنی اولاد علی سی ہی اور ساتہ قافلہ مکہ معظمہ کے بیچ شہر کی آیا ایسا اظہار کیا کہ حج سی آتا ہی اور ایک قصیدہ

پیش ملک برد و دعوی کرد کہ وی گفتہ است نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکران فرمود

اچہا آگے بادشاہ کی لیگیا اور دعوی کیا کہ اوسنی کہا ہی نعمت اوسکو دی اور تعظیم کی اور بخشش بہت فرمائی

یکی از ندمای حضرت پادشاہ کہ دران سال از سفر دریا آمدہ بود گفت من او را عید اضحی در بصرہ

تو ایک ہمنشینون درگاہ بادشاہ کی سے کہ بیچ اوس سال کی سفر دریا سی آیا تہا کہا مین نے اوسکی تئین عید قربان کی دن بیچ بصرہ کی

دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگری گفت من او را شناسم پدرش نصرانی بود در ملطیہ

دیکہا مین نے معلوم ہوا کہ حاجی نہین ہی دوسرے نے کہا مین اوسکی تئین پہچانتا ہون اور باپ اوسکا نصرانی تہا بیچ ملطیہ کے

که شریف نیست و شعرش را در دیوان انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند تا

کہ اولاد علی سے نہیں ہی اور شعر اوسکی کی تئیں بیچ دیوان انوری کے پایا بادشاہ نے کہا مارو اوسکو اور دور کرو تو

چندین دروغ درهم چرا گفت گفت ای خداوند روی زمین سخنی مانده است در خدمت بگویم اگر

اتنا جھوٹ کیوں کہا کہا ای صاحب زمین کی ایک بات رہی ہی بیچ خدمت کے کہوں میں جو

راست نباشد بهر عقوبت که خواهی سزاوارم گفت آن چیست گفت قطعه غریبی گرت

سچ نہو دی بیچ جس عذاب کی کہ چاہی تو لائق اوسکی ہوں میں کہا وہ کیا ہی کہا ایک مسافر اگر تیری

پیش آورد دو پیمانه آبست یک چمچه دوغ اگر راست میخواهی از من شنو جهاندیده بسیار

آگی لاوی دو پیمانی پانی ہی اور ایک چمچہ دہی کا جو سچ چاہتا ہی تو مجھسے سن جہان دیکھا ہوا بہت

گوید دروغ ملک را خنده گرفت گفت ازین راست‌تر سخن تا عمر او باشد نگفته است فرمود

کہتا ہی جھوٹ بادشاہ کی تئیں ہنسی نی پکڑا کہا اس سے سچ زیادہ کوئی بات جبسے عمر اوسکی ہوئی ہی نہی کہی ہے فرمایا

تا آنچه مأمول است مهیا دارند و بدل خوشی روانش کنند حکایت یکی از پسران هارون الرشید

تو جو کچھ امید کیا اوسکا ہی موجود رکھیں اور ساتھ دل خوشی کی اوسکی تئیں رخصت کریں ایک لڑکا ہارون الرشید کا

پیش پدر آمد خشم آلوده که مرا فلان سرهنگ‌زاده دشنام مادر داد هارون الرشید ارکان

آگی باپ کی آیا غصہ بھرا ہوا کہ میری تئیں فلانی سرہنگ زادی نی دشنام ماں کی دی کہا ہارون الرشید نے سرداران

دولت را گفت جزای چنین کسی چه باشد یکی اشارت بکشتن کرد و یکی بزبان بریدن و یکی

دولت کی تئیں کہا بدلا ایسے آدمی کا کیا ہو ایک نے اشارہ واسطے مارنے کیا اور ایک نے واسطے زبان کاٹنی کی اور دوسری نے

بمصادره و نفی هارون گفت ای پسر کرم آنست که عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنام

واسطے ڈانڈ لینے کی اور نکال دینی کی ہارون نے کہا ای بیٹا بخشش وہ ہی کہ معاف کری تو اگر نہو سکی تو بھی اوسکو گالی

مادر ده چندانکه از حد درنگذرد پس آنگه ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل

ماں کی دے یہاں تک کہ حکم شرع سے نہ گذری پس اوس وقت ظلم تیری طرف سے ہووے اور دعوی طرف

خصم قطعه نه مرد است آن بنزدیک خردمند که با پیل دمان پیکار جوید

دشمن کے ہی نہ مرد ہی وہ نزدیک دانا کے کہ ساتھ ہاتھی حملہ کرنیوالی کی لڑائی ڈھونڈے

بلی مرد آن کس ست از روی تحقیق + که چون خشم آیدش باطل نگوید

سچ ہی مرد وہ شخص ہے روی تحقیق سے کہ جو غصہ آوے اوسکو بیہودہ نہ کہے

حکایت

با طائفہ بزرگان کشتی نشستہ بودم زورقی در پی ما غرق شد دو برادر بگردابی

ساتھ ایک گروہ بزرگوں کی بیچ ایک ناؤ کی بیٹھا تھا میں ایک ڈونگی پیچھے ہماری ڈوبی دو بھائی بیچ ایک بھور کی

درافتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را که بگیر این هر دو را که بهر یکی پنجاه دینارت

پڑے ایک نے بزرگوں سے کہا ملاح کی تئیں کہ لے ان دونوں کی تئیں کہ عوض ہر ایک کی پچاس دینار تجھکو

بدهم ملاح در آب رفت تا یکی را برهانید آن دیگر هلاک شد گفتم بقیت عمرش نمانده بود

دونگا میں ملاح بیچ پانی کی گیا تو ایک کی تئیں چھوڑایا وہ دوسرا ہلاک ہوا کہا میں نے باقی عمر اوسکی نہ رہی تھی

ازین سبب در گرفتن او تاخیر کردی و در آن دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت آنچه تو گفتی

اس سبب سے بیچ لینے اوسکے سستی کی تو نے اور بیچ اوس دوسرے کے جلدی ملاح ہنسا اور کہا جو کہا تو نے

یقین ست و سببی دیگر هست گفتم آن چیست گفت میل خاطر من برهانیدن این یکی بیشتر

یقین ہے اور ایک سبب دوسرا ہی کہا میں نے وہ کیا ہی کہا خواہش خاطر میری کی واسطے چھوڑانی اس ایک کی زیادہ

بود که وقتی در بیابانی مانده بودم مرا بر شتری نشانده و از دست آن دیگر تازیانه خورده

تھی کہ ایک وقت بیچ ایک جنگل کی رہ گیا تھا میں میرے تئیں اوپر ایک اونٹ کی بٹھلایا اور ہاتھ اوس دوسرے کی سے کوڑا کھایا

بودم در طفلی گفتم صدق الله تعالی من عمل صالحاً فلنفسه و من اساء فعلیها

تھا میں بیچ لڑکائی کی کہا میں نے سچ کہا اللہ برتر نے کہ جو شخص کرتا ہی کام نیک پس واسطے ذات اپنی کی اور جو شخص کہ برا کیا پس

قطعه

تا توانی درون کس مخراش + کاندرین راه خارها باشد + کار درویش مستمند برآر

جہاں تک سکے تو دل کسی کا مت ستا کہ بیچ اس راہ کی کانٹے ہیں کام فقیر آرزومند کا بر لا

که ترا نیز کارها باشد

حکایت

دو برادر یکی خدمت سلطان کردی و دیگر بسعی

کہ تیری تئیں بھی کام بہت ہوں دو بھائی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا اپنا کوشش

بازو خوردی باری این توانگر گفت درویش را که چرا خدمت نکنی تا از مشقت

بازو کی کھاتا ایک مرتبہ اس دولتمند نے کہا فقیر کے تئیں کہ کیوں خدمت نہیں کرتا ہی تو محنت

مشقت کار کردن بری گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری یابی
محنت کام کرنی کی سی چھوٹی تو کہا تو کیون کام نہین کرتا ہی تو خواری خدمت کی سی خلاصی پاوی تو کہ
خردمندان گفته اند که نان خود خوردن و نشستن به که کمر زرین بخدمت بستن **بیت**
داناؤن نی کہا ہی کہ روٹی اپنی کہانا اور بیٹھنا بہتر کہ پٹکہ زرین بیچ خدمت کے باندہنا
بدست آهک تفته کردن خمیر + به از دست بر سینه پیش امیر **قطعه** عمر گرانمایه درین
بیچ ہاتہ کی چونا بہت گرم کرنا خمیر بہتر ہاتہ سی اوپر سینی کی آگی بڑی دی کی عمر بیش قیمت بیچ اسکے
صرف شد + تا چه خورم صیف و چه پوشم شتا + ای شکم خیره بنانی بساز + تا نکنی پشت بخدمت
خرچ ہوئی تو کیا کہاؤن گرمی مین اور کیا پہنون جاڑی مین ای پیٹ لیر ساتہ ایک روٹی کی موافقت کر اسواسطے کہ نکری
دوتا **حکایت** کسی مژده پیش نوشیروان عادل برد گفت شنیدم که فلان دشمن
کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیروان عادل کی لیگیا اور کہا سنا مین نے کہ فلانا دشمن
تیرا ہی
ترا خدای تعالی برداشت گفت هیچ شنیدی که مرا بگذاشت **فرد** اگر بمرد عدو جای
تیری کی تئین خدا برتر نی اوٹھا لیا کہا کچہ سنا تونی کہ میری تئین چھوڑا جو مرا دشمن جگہ
شادمانی نیست + که زندگانی ما نیز جاودانی نیست **حکایت** گروهی حکما در بارگاه
خوشی کی نہین ہی کہ زندگانی ہماری بھی ہمیشہ نہین ہی ایک گروہ حکیمون کا بیچ بارگاہ
کسری بمصلحتی در سخن همیگفتند و بزرجمهر که مهتر ایشان بود خاموش بود سوال کردند
نوشیروان کے ساتہ ایک مصلحت کی سخن کہتے تہے اور بزرجمہر کہ سردار انکا تہا چپ تہا سوال کیا اوسکو
که با ما درین بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیران بر مثال اطبا اند و طبیب دارو ندهد مگر
کہ ساتہ ہماری بیچ اس گفتگو کی کیون بات نہین کہتا ہی تو کہا وزیر مانند حکیمون کے ہین اور طبیب دوا نہین دیتا ہی مگر
سقیم را پس چون بینم که رای شما بر صوابست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد **مثنوی**
بیمار کو پس جو دیکہتا ہون مین کہ تدبیر تمہاری اوپر راستی کے ہی میری تئین اوپر سر اوسکی کی بات کہنا حکمت نہین ہی
چو کاری بی فضول من بر آید + مرا در وی سخن گفتن نشاید + وگر بینم که نابینا و چاهست
جو ایک کام بغیر بولنی میری کی بر آوے میری تئین بیچ اوسکی بات کہنا نچاہیی اور اگر دیکہون مین کہ اندہا اور کنوان ہی

اگر خاموش بنشینم گناہست **حکایت** ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد

اگر چپ بیٹھون مین گناہ ہی ۔ ہارون الرشید کی تئین جب ملک مصر کا تسلیم کیا گیا ہوا

گفتا بخلاف آن طاغی کہ بغرور ملک مصر دعوی خدائی کرد نبخشم این ملک الا بخسیس‌ترین

کہا اوپر خلاف اوس سرکش کی جس نی گھمنڈ سی ملک مصر کی دعوی خدائی کا کیا نہ بخشونگا مین اس ملک کی تئین مگر سیاہ کمترین

بندگان سیاہی داشت خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت آوردہ اند کہ عقل

بندون کی ایک حبشی رکہتا تہا خصیب نام ملک مصر اوسکو ارزان رکہا یعنی بخشش دیا نقل کرتی ہین کہ عقل

و درایت او تا بجائی بود کہ طائفہ حراث مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم بر کنار

اور دانائی اوسکی اس جگہ تک تہی کہ ایک گروہ کسانون مصر کی نی گلہ لائی اوسکو کہ روئی بوئی تہی ہمنی اوپر کنارے

نیل باران بیوقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن حکیم درویش گفت **مثنوی**

نیل کے اور مینہ بے وقت برسا اور تباہ ہوئی کہا اون چاہیے تہی بونی حکیم درویش نی کہا

اگر دانش بروزی در فزودی ز نادان تنگ روزی تر نبودی بنادانان چنان روزی رساند

اگر علم بیچ روزی کی برکت اور زیادتی دیتا نادان سے کوئی تنگ روزی زیادہ نہوتا بیوقوفون کو ایسی روزی پہونچاتا ہی

کہ دانا اندران حیران بماند **مثنوی** بخت و دولت بکاردانی نیست جز بتائید آسمانی

کہ دانا لوگ بیچ اوسکی حیران رہتی ہین ۔ نصیبا اور دولت سلیقہ کام جاننے کی نہین ہی سوای مدد آسمان کی

نیست کیمیاگر بغصہ مردہ و رنج ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج اوفتادہ است در جہان بسیار

نہین ہی کیمیاگر ساتھ غصی کے مرتا ہی اور رنج کی احمق نی بیچ اوجاڑ کی پایا گنج پڑی ہین بیچ جہان کے بہت

بی تمیز ارجمند و عاقل خوار **حکایت** یکی را از ملوک کنیزک چینی آوردند خواست تا

بی عقل صاحب درجہ اور عقلمند ذلیل ۔ ایک کی تئین بادشاہون سے لونڈی چین کی لائے چاہا تو

در حالت مستی باوی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم رفت مر او را بسیاہی

بیچ حالت مستی کی ساتھ اوسکی جمع آوے لونڈی نی منع کیا بادشاہ بیچ غصے کی گیا اور خاص کر اوسکی تئین ساتھ ایک غلام حبشی

بخشید فراش کہ لب زبرینش از پرہ بینی درگذشتہ بود و زیرینش بگریبان فروہشتہ

بخش دیا حبشی کہ ہونٹھ اوپر کا اوسکا نتھنے ناک سی درگذرا تہا اور نیچے کا اوسکا گریبان سے نیچے لٹکا

هیکلی که صخرهٔ جنی از طلعت او برمیدی و عین القطر از بغلش بگندیدی **فرد** تو گویی
ایسی شکل تھی کہ صخرہ جنی دیکھنے اوسکی سی ہو جاتا تھا اور چشمہ گندھک کا بغل اوسکی سی بدبو کرتا تھا کہے تو
تا قیامت زشت رویی + بر وختمست بر یوسف نکویی **قطعه** شخصی نه چنان کریه منظر
قیامت تک بدشکل منہ ہونا اوپر اوسکے ختم ہی اوپر یوسف کے خوبصورتی ایک شخص کہ ایسا نہیں بدشکل
کز زشتی او خبر توان داد + وانگه بغلی نعوذ بالله + مردار بآفتاب مرداد
کہ زبونی اوسکے سی خبر سکیے دینا اور اوسوقت ایک بغل بیا بیجا تھا ہم پناہ لیتے ہین طرف اللہ کی جیسا مردار ہوتا ہی بیچ دہوپ بہادون کے
آورده اند که دران مدت سیاه را نفس طالب بود و شهوت غالب مهرش
نقل کرتی ہین کہ بیچ اوس مدت کے حبشی کی تئین نفس خواہش کرنیوالا اور شہوت غالب تھی محبت اوسکی نے
بجنبید مهرش برداشت تا بامدادان که ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت
جوش کیا بکارت اوسکی اوٹھائی تو صبح کیوقت کہ بادشاہ نے لونڈی کی تئین ڈہونڈہا اور نپایا لوگون نے
بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاه را با کنیزک استوار ببندند و از بام جوسق
اوس سے کہا غصہ پکڑا اور فرمایا تو حبشی کی تئین ساتھ لونڈی کی محکم باندہین اور کوٹھی بلند سے
بقعر خندق در اندازند یکی از وزرای نیک محضر آنجا بود روی شفاعت بر زمین نهاد
بیچ گہری خندق کی ڈالین ایک وزیرون نیک ذات سی اوس جگہ تہا منہ بخشائی کا اوپر زمین کی رکہا
و گفت سیاه بیچاره را درین خطائی نیست که سائر بندگان بنوازش خداوندی معهود
اور کہا حبشی بیچارہ کی تئین بیچ اسکے خطا نہیں ہے کہ تمام بندی ساتھ سرفرازی صاحبی کی عادت کیئی گئی ہین
گفت اگر در مفاوضت او شبی تاخیر کردی چه شدی که من او را افزون از بهای کنیزک
کہا اگر بیچ مجامعت اوسکی ایک رات ڈہیل کرتا کیا ہوتا کہ مین اوسکی تئین افزون تر قیمت لونڈی کا
بدادمی گفت ای خداوند آنچه فرمودی معلومست لیکن نشنیدی که حکما گفته اند
دیتا مین کہا ای صاحب جو کچھ فرمایا تو نے معلوم ہی پر نہین سنا ہی تو نے کہ حکیمون نے کہا ہی
درین معنی **قطعه** تشنهٔ سوخته در چشمهٔ روشن چو رسید + تو مپندار که از پیل دمان
بیچ اس معنی کی پیاسا جلا ہوا بیچ چشمہ روشن کے جب پہونچا تو مت جان کہ ہاتی مست سے

اندیشه ملحد گرسنه در خانهٔ خالی بر خوان + عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

اندیشہ کرے کافر بھوکا بیچ گھر خالی کی بھرا ہوا خوان عقل اعتبار نکرے کہ رمضان سے اندیشہ کرے

ملک را این لطیفه پسند آمد و گفت اکنون سیاه را بتو بخشیدم کنیزک را چکنم گفت

بادشاہ کی تئیں یہ بات پسند آئی اور کہا اب حبشی کی تئیں واسطے تیرے بخشا میں نے لونڈی کی تئیں کیا کروں کہا

کنیزک را هم بسیاه بخش که نیم خوردهٔ او هم او را شاید قطعه هرگز او را بدوستی

لونڈی کی تئیں بھی ساتھ حبشی کی بخش کہ جھوٹا اوسکا بھی اوسکی تئیں چاہیے ہرگز اوسکی تئیں بیچ دوستی کے

مپسند + که رود جای ناپسندیده + تشنه را دل نخواهد آب زلال + نیم خورده دهان

مت پسند کر کہ جاوے جگہ ناپسندیدہ پیاسے کی تئیں دل نچاہے آب شیریں جھوٹا منہ

گندیده حکایت اسکندر رومی را پرسیدند دیار مشرق و مغرب را بچه

گندہ دہن کا سکندر رومی کے تئیں پوچھا شہروں مشرق اور مغرب کی تئیں کس طرح

گرفتی که ملوک پیشین را خزاین و عمر و لشکر و ملک بیش ازین بود چنین فتحی

لیا تونے کہ بادشاہوں اگلوں کی تئیں خزانہ اور عمر اور لشکر اور ملک زیادہ اس سے تھا اور ایسی فتح ایک

میسر نشد گفت بعون خدای عز و جل هر مملکتی را که بگرفتم رعیتش را نیازردم

میسر نہوئی کہا ساتھ مدد خدای غالب بزرگ کی جس ملک کی تئیں کہ لیا میں نے رعیت اوسکی کو نہ آزردہ کیا میں نے

و رسوم خیرات گذشتگان باطل نکردم و نام پادشاهان جز به نیکوئی نبردم

اور رسموں اچھیوں گذری ہوئیوں کی برباد نہ کیں میں نے اور نام بادشاہوں کا سوا نیکی کے نہ لیا میں نے

بیت بزرگش نخوانند اهل خرد + که نام بزرگان بزشتی برد قطعه این همه

بزرگ اوسکو نہ پڑھیں صاحب عقل کہ نام بزرگوں کا ساتھ زبونی کی لیجاوے یہ سب

هیچست چون می بگذرد + بخت و تخت و امر و نهی و گیر و دار + نام نیک رفتگان

ہیچ ہے جو گذرتا ہے نصیبہ تخت کا اور حکم باز رکھنے کا اور پکڑنی اور دہرنیکا نام نیک گئے ہوؤں کا

ضایع مکن + تا بماند نام نیکت پایدار + باب دوم در اخلاق درویشان

تباہ مت کر تا رہے نام نیک تیرا قائم باب دوسرا بیچ خلق فقیروں کے

بیگمان عیب تو پیش دیگران خواهد برد حکایت تنی چند از روندگان متفق در سیاحت

بیشک عیب تیرا آگی اوروں کے لیجاویگا   تن کئی سالکوں سے اتفاق کرنیوالے بیچ سیر زمین کے

بودند و شریک رنج و راحت خواستم که مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم اخلاق

تھے اور شریک رنج اور راحت کے چاہا مین نے کہ رفاقت کرتا کرونمیں موافقت نہ کی کہا مین نے کہ یہ بخشش اور خلق

بزرگان بعید است روی از مصاحبت درویشان بگردانیدن و فایده دریغ داشتن که من

بزرگوں سے نادر ہے منہ صحبت داری فقیروں کے سے پھیرنا   اور فائدہ افسوس رکھنا کس واسطے کہ میں بیچ

نفس خویش این قدر قوت و سرعت همی شناسم که در خدمت مردان یار شاطر باشم نه بار خاطر

ذات اپنی کے اسقدر قوت اور چالاکی پہچانتا ہوں میں کہ بیچ خدمت مردوں کی یار شوخ اور چالاک ہونگا نہ بوجھ خاطر کا

شعر ان لم اکن راکب المواشی   اسعی لکم حامل الغواشی   یکی از ایشان

اگرچہ نہیں ہوں میں سوار ہونیوالا چارپایوں کا دوڑونگا میں واسطے تمہارے درحالیکہ اوٹھانیوالا ہوں پوشش کا   ایک نے

گفت از این سخن که شنیدی دل تنگ مدار که درین روزها دزدی بصورت درویشان

کہا اس سخن سے کہ سنا تو نے دل تنگ مت رکھ کہ بیچ ان دونوں کے ایک چور صورت فقیروں کی

برآمده بود خود را در سلک صحبت ما منتظم کرد شعر چه دانند مردم که در جامه کیست نویسنده

بنا تھا اور اپنی تئیں بیچ لڑی صحبت ہماری کی پرو لیا   کیا جانتے ہیں آدمی کہ بیچ کپڑے کے کون ہے لکھنے والا

داند که در نامه چیست از آنجا که سلامت حال درویشان است گمان فضولش نبردند و بیاری

جانتا ہے کہ بیچ نامے کے کیا ہے بحکم اسباب کی کہ سلامت حال فقیروں کا ہے گمان زیادہ گوئی اوسکی کا نہ لیگئے اور ساتھ یاری کے

قبولش کردند مثنوی صورت حال عارفان دلق است   این قدر بس چو روی در خلق است

قبول اوسکو کیا   ظاہر حال عارفوں کا گدڑی ہے   اتنا ہی کافی ہے جو منہ بیچ خلق کی ہے

در عمل کوش و هر چه خواهی پوش   تاج بر سر نه و علم بر دوش   ترک دنیا و شهوتست

بیچ عمل نیک کی کوشش کر جو کچھ چاہے تو پہن تاج اوپر سر کے رکھ اور علم اوپر کاندھے کی چھوڑنا دنیا کا اور شہوت کا ہی

و هوس   پارسائی نه ترک جامه و بس   در کژاگند مرد باید بود   بر مخنث سلاح جنگ چه سود

اور حرص کا   پارسائی نہ چھوڑنا جامہ کا ہی اور فقط بیچ جلتی کی مرد چاہئی ہونا اوپر مخنث کی ہتیار لڑائی کیا فائدہ

روزی تا شب رفته بودیم و شبانگه بپای حصاری خفته که دزدی بی توفیق ابریق

ایک روز رات تک چلے گئے تھے ہم اور رات کے وقت نیچے ایک قلعے کی سو رہے کہ چور بے توفیق نے چھاگل

رفیق برداشت که بطهارت میرود و بغارت میرفت فرد پارسا بین که خرقه در بر کرد

یار کی اوٹھائی کہ واسطے طہارت کے جاتا ہے اور واسطے لوٹنے کے جاتا تھا فقیر کو دیکھ کہ گدڑی بیچ بغل کی

جامهٔ کعبه را جل خر کرد چندانکه از نظر درویشان غایب شد ببرجی برفت درجی بدزدید

جامہ کعبے کی تئین جھول گدھے کی کی جب تک نظر فقیروں کی سے غائب ہوا بیچ ایک کوٹھی کے گیا اور ایک ڈبا چرایا

تا روز روشن شد آن تاریک مبلغی راه رفته بود و رفیقان بیگناه خفته بامدادان همه را

تو روز روشن ہوا وہ اندھیارا یعنی اندھیارا دل کا ایک تھوڑی راہ گیا تھا اور یار بیگناہ سوتے صبحدم سب کی تئین

بقلعه درآوردند و بزدند و در زندان کردند ازان تاریخ ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت

بیچ قلعے کے لائے اور مارا اور بیچ قید خانے کی کیا اوس تاریخ سے چھوڑنا صحبت کا کیا ہم نے اور راہ گوشہ نشینی کی

گرفتیم قطعه چو از قومی یکی بیدانشی کرد نه که را منزلت ماند نه مه را نبینی که گاوی

پکڑی ہم نے جو ایک قوم سے ایک بے نادانی کی نہ چھوٹے کی تئین مرتبہ نہ بڑے کی تئین نہیں دیکھتا ہے تو کہ ایک بیل

در علفزار بیالاید همه گاوان ده را گفتم سپاس و منت خدای را عز و جل

بیچ سبزہ زار کے آلودہ کرتی تمام بیلوں گاؤں کی تئین کہا میں نے شکر اور احسان خدا کی تئین کہ غالب اور بزرگ ہے

که از فواید درویشان محروم نماندم اگرچه بصورت از صحبت وحید افتادم بدین حکایت

کہ فائدوں فقیروں کے سے بے نصیب نرہا میں اگرچہ بیچ ظاہر کے صحبت سے جدا پڑا اوس ساتھ حکایت کی

که گفتی مستفید گشتم و امثال مرا همه عمر این نصیحت بکار آید مثنوی بیک ناتراشیده

کہ کہا تو نے فائدہ مند ہوا میں اور مجھ جیسے لوگوں کی تئین تمام عمر یہ نصیحت بیچ کام کی آوے ساتھ ایک ناتراشیدہ کے

در مجلسی برنجد دل هوشمندان بسی اگر برکه پر کنند از گلاب سگی

بیچ ایک مجلس کے رنجیدہ ہووے دل ہوشمندوں کا بہت جو ایک حوض بھریں گلاب سے ایک کتا

در وی افتد شود منجلاب حکایت زاهدی مهمان پادشاهی بود چون بطعام

بیچ اوسکے پڑے ہووے ناپاک ایک زاہد مہمان بادشاہ کا تھا جو واسطے کھانے کے

افتی قطعه نبیند مدعی جز خویشتن را + که دارد پرده پندار در پیش گرت چشم خدا بینی

نہین دیکھتا ہی مدعی سوای اپنی کی تئین کہ رکھتا ہی پردہ گمان و غرور کا آگے اگر تجکو آنکہ خدا دیکھنے کی

ببخشند + نبینی هیچکس عاجزتر از خویش حکایت یکی را از بزرگان بمحفلی اندر همی ستودند

بخشین نہ دیکھی تو عاجز زیادہ اپنے سے کسیکو ایک کی تئین بزرگون میں سی بیچ ایک مجلس کے تعریف کرتے

و در اوصاف جمیلش مبالغت همی کردند سر برآورد و گفت من آنم که من دانم شعر

اور بیچ صفتون خوبی اوسکی کے مبالغہ کرتے تھے سر اوٹھایا اور کہا میں وہ ہوں کہ میں جانتا ہوں

کفیت اذی یا من یعد محاسنی علانیتی هذا و لم تدر باطنی

کفایت کیا گیا ہی تو ایذا کی تئین ای وہ شخص کہ شمار کرتا ہی تو نیکیوں میری کی تئین ظاہر میرا یہہ ہی اور نہ دریافت کیا تو نی باطن

قطعه شخصم بچشم عالمیان خوب منظرست + وز خبث باطنم سر خجلت نهاده پیش

ذات میری بیچ آنکھ خلق کی خوب جای نظر ہے اور بدی باطن کے سبب ہوں میں سر شرمندگی رکھی ہوی آگے

طاوس را بنقش و نگاری که هست خلق + تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش

طاوس کی تئین کہ ساتھ نقش اور نقش کے سبب پیدایش لوگ تعریف کرتے ہیں اور وہ شرمندہ ہے پاؤں اپنی سے

حکایت یکی از صلحای لبنان که مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات

ایک صالحون کو لبنان سی کہ بزرگی اوسکی بیچ شہر عرب کے ذکر کی گئی تھی اور کرامات

او مشهور بجانب دمشق درآمد بر کنار برکه کلاسه طهارت همی ساخت پایش بلغزید

اوسکی مشہور طرف دمشق کے آیا اوپر کناری حوض کلاسہ کی وضو کرتا تھا پاؤں اوسکا کانپا

و بحوض در افتاد و بمشقت بسیار از آنجایگه خلاص یافت چون از نماز بپرداختند

اور بیچ حوض کے گرا اور ساتھ محنت بہت کی اوس جگہ سے خلاص ہونا پایا جو نماز سے فارغ ہوئے

یکی از جمله اصحاب گفت مرا مشکلی هست اگر اجازت پرسیدنست گفت آن چیست گفت

ایک نے سب یاروں میں سی کہا میری تئین ایک مشکل ہی جو حکم پوچھنے کا ہے کہا وہ کیا ہے کہا

یاد دارم که شیخ بروی دریای مغرب رفت و قدمش تر نشد امروز چه حالت بود که درین

یاد رکھتا ہوں میں کہ شیخ اوپر کناری دریای مغرب کی گیا اور قدم اوسکا تر نہ ہوا آجکی دن کیا حالت تھی کہ بیچ اس

ماهی آب از هلاک چیزی نماند شیخ درین فکرت تا ماهی فرو رفت پس از تأمل بسیار سر

تو پانی کے مرنے سے کچھ نہ رہا شیخ بیچ اس فکر رہنے کے ایک ساعت نیچے گیا پیچھے فکر بہت سے سر

برآورد و گفت نشنیده که سید عالم صلی الله علیه وسلم گفت لی مع الله وقت

اوٹھایا اور کہا نہیں سنا ہی تونے کہ سید عالم نے درود اللہ کا اوپر اونکے اور سلام کہا واسطے میرے ساتھ خدا کی ایک وقت

لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل و نگفت علی الدوام وقتی چنین

کہ گنجایش نہیں کرتا ہی میری بیچ اوس وقت کی فرشتہ مقرب اور نہیں نبی بھیجا گیا اور نہ کہا اوپر ہمیشگی کے ایک وقت جسے

بودے که بجبرئیل و میکائیل نپرداختی و دیگر وقت با حفصه و زینب درساختی

ایسا ہوتا کہ ساتھ جبرئیل اور میکائیل کی نہ مشغول ہوتی اور دوسری وقت ساتھ حفصہ اور زینب کے موافقت کرتے

مشاهدة الابرار بین التجلی والاستتار می‌نمایند و می‌ربایند فرد دیدار می‌نمائی

دیکھنا بزرگوں کا اور نیکوں کا درمیان روشنی اور پوشیدگی کی ہی دکھلاتی ہیں اور لیجاتی ہیں دیدار دکھلاتا ہی تو

و پرهیز میکنی + بازار خویش و آتش ما تیز میکنی قطعه اشاهد من اهوی بغیر وسیلة

اور پرہیز کرتا ہی تو بازار اپنا اور آگ ہماری تیز کرتا ہی تو دیکھتا ہوں میں اوس شخص کی جسکو دوست کہتا

فیلحقنی شان اضل طریقا + یؤجج نارا ثم یطفی برشة + لذاک ترانی

پس لاحق ہوتا ہی میری بیچ ایک حال کہ گم کرتا ہوں میں راہ کی بیچ روشن کرتا ہی ایک بجلی کو پس پھر بجھلاتا ہی ساتھ چھینٹ کی اس واسطے دیکھے تو مجھکو

محرقا وغریقا مثنوی یکی پرسید ازان گم کرده فرزند + که ای روشن گهر پیر خردمند

سوختہ اور غرق ہوا ایک نے پوچھا اوس گم کیے ہوئی فرزند سی کہ اے روشن ذات بڑے عقلمند

ز مصرش بوی پیراهن شنیدی + چرا در چاه کنعانش ندیدی + بگفت احوال ما

مصر سے اوسکی بوی پیراہن کی سونگھی تونے کیوں بیچ کنوئیں کنعان کی اوسکو نہ دیکھا تونے کہا احوال ہمارا

برق جهانست دمی پیدا و دیگر دم نهانست + گهی بر طارم اعلی نشینیم + گهی بر پشت پای

بجلی چمکنے والی ہے ایک دم ظاہر اور دوسری دم چھپا ہی کبھی اوپر بلند کی بیٹھتا ہوں کبھی اوپر پیٹھ پاؤں

خود نبینیم + اگر درویش بر حالی بماندی + سر دست از دو عالم برفشاندی حکایت

اپنی کی نہیں دیکھتا ہوں اگر فقیر اوپر ایک حال کی رہتا سر ہاتھ دونوں عالم سے جھاڑتا

پیاده چند رود کز تحمل ستوه شد تا شود جسم فربهی لاغر لاغری مرده باشد از سختی

پیادے کا کتنا چلے کہ باربرداری سے عاجز ہوا اونٹ جب تک ہووے جسم ایک فربہ کا دبلا ایک دبلا مرا ہووے سختی سے

گفت ای برادر حرم در پیش است و حرامی در پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی

کہا اے بھائی کعبہ آگے ہے اور چور پیچھے ہے اگر گیا تو لے گیا تو اور جو سویا تو مرا تو اور

نشنیده که گفته اند بیت خوش است زیر مغیلان براه بادیه خفت شب رحیل

نہیں سنا ہے تو نے کہ کہا ہے خوش ہے نیچے ببولوں کے بیچ راہ جنگل کی سونا رات کوچ کی

ولی ترک جان بباید گفت حکایت پارسائی را دیدم برکنار دریا که زخم پلنگ

لیکن چھوڑنا جان کا سکیے کہنا ایک فقیر کو دیکھا میں نے اوپر کنارے دریا کی کہ زخم چیتے کا

داشت و به هیچ دارو به نمیشد مدتها دران رنجور بود و شکر خدای عز و جل علی الدوام گفتی

رکھتا تھا اور کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا مدتوں بیچ اوسکے رنجور تھا اور شکر خدائے غالب اور بزرگ کا ہمیشہ کہتا

پرسیدندش که شکر چه میگوئی گفت شکر آنکه بمصیبتی گرفتارم نه بمعصیتی قطعه

پوچھا اوسکو کہ شکر کس چیز کا کہتا ہے تو کہا شکر اوسکا کہ بیچ مصیبت کے گرفتار ہوں نہیں بیچ گناہ کے

اگر مرا زار بکشتن دهد آن یار عزیز تا نگوئی که در آن دم غم جانم باشد گویم از بنده مسکین

اگر مجھ لاغر کو واسطے مارنے کے حکم دیوے وہ یار عزیز ہرگز نہیں کہیو تو کہ بیچ اوس دم کی غم جان کا مجھکو ہووے کہوں میں بندہ مسکین سے

چه گنه صادر شد که دل آزرده شد از من غم آنم باشد بلی مردان خدا مصیبت

کیا گناہ ظاہر ہوا کہ دل آزردہ ہوا مجھسے غم اوسکا مجھکو ہووے بیچ ہے مردان خدا مصیبت کی تکلیف

بمعصیت اختیار کنند نبینی که یوسف صدیق دران حالت چه گفت قال رب السجن

اور پر گناہ کی اختیار کرتے ہیں نہیں دیکھتا ہے تو کہ یوسف صدیق نے بیچ اوس حالت کے کیا کہا کہا اے رب قید

احب الی مما یدعوننی الیه حکایت درویشی را ضرورتی پیش آمد گلیمی از

دوست تر ہے طرف میری اوس چیز سے کہ خواہش کرتی ہیں وہ عورتیں ایک فقیر کو ضرورت آئی ایک کملی

خانه یاری بدزدید و نفقه کرد حاکم فرمود که دستش ابرید صاحب گلیم شفاعت

گھر دوست کے سے چرائی اور خرچ کیا حاکم نے فرمایا کہ ہاتھ اوسکا کاٹو صاحب کملی نے بخشانا کیا

کرد که من او را بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت آنچه فرمودی

کہا کہ مین نے اوسکی تئین چھوڑ دیا کہا ساتھ شفاعت تیری کی تعذیر شرع کی نچھوڑونگا مین کہا جو کچھ فرمایا تو نے

راست است ولیکن هر که از مال وقف چیزی بدزدد قطعش لازم نیاید که الفقیر لا یملک

سچ ہے ولیکن جو کوئی مال خیرات سے ایک چیز چراوی کاٹنا اوسکا لازم نہ آوی فقیر نہین مالک رکہتا ہی

هر چه درویشان است وقف محتاجانست حاکم از وی دست بداشت و ملامت

جو کچھ فقیرونکی تئین ہے معاف محتاجون کا ہے حاکم نے ہاتھ اوس سے اوٹہایا اور ملامت

کردن گرفت که جهان بر تو تنگ آمده بود که دزدی نکردی الا از خانهٔ چنین یاری

کرنا پکڑی کہ جہان اوپر تیرے تنگ آیا تہا کہ چوری نہ کی تو نے مگر گہر ایسے یار کے سے

گفت ای خداوند نشنیده که گفته اند خانهٔ دوستان بروب و در دشمنان مکوب

کہا ای صاحب نہین سنا تو نے کہ کہا ہے گہر دوستون کا جہاڑ اور دروازہ دشمنون کا مت ٹہونک

شعر چون بسختی در بمانی تن بعجز اندر مده دشمنان را پوست برکن دوستان را پوستین

جو بیچ سختی کے رہے تو تن ساتھ عاجزی کے مت دے دشمنونکی تئین بیچ خاک کی مت لا اور دوستونکی پوستین

حکایت یکی از پادشاهان پارسائی را دید گفت هیچت از ما یاد می آید گفت

ایک نے پادشاہون سے ایک فقیر کی تئین دیکہا کہا کبھی تجکو ہمسے یاد آتا ہے کہا

بلی وقتی که خدای را فراموش میکنم فرد هر سو دود آنکش ز در خویش براند

ہان جسوقت کہ خدا کی تئین بہلاتا ہون مین ہر طرف دوڑتا ہی وہ کہ اوسکو دروازے سی نکال دیتا ہی

وانکه بخواند بدر کس ندواند حکایت یکی از صالحان بخواب دید پادشاه

اور اوسکی تئین کہ بلاتا ہی طرف دروازے کسی کی نہین دوڑتا ہی ایک نے نیکبختون سی بیچ خواب کے دیکہا ایک پادشاہ

را در بهشت و پارسائی را در دوزخ پرسید که موجب درجات این چیست و سبب درکات

کی تئین بیچ بہشت کی اور پرہیزگار کی تئین بیچ دوزخ کی پوچہا کہ سبب درجون اسکے کا کیا ہے اور سبب فروتنی

آن چه که مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد که این پادشاه بارادت درویشان در بهشت

اوسکی کا کیا کہ آدمی برخلاف اوسکی پہچانتی ہین آواز آئی غیب سی کہ یہ پادشاہ ساتھ خواہش کرنی فقیرونکے بیچ بہشت کے ہی

وین پارسا بتقرب پادشاهان ز دوزخ **قطعه** دلق بچه کار آید و تسبیح و مرقع

اور یہہ فقیر بسبب قربت کرنے پادشاہوں کے بیچ دوزخ کی گدڑی پیری بیچ کس کام کے آوی اور تسبیح اور

خود را ز عملهای نکوهیده بری دار ٭ حاجت بکلاه برکی داشتنت نیست ٭ درویش

اپنی تئین کاموں برے سے پاک رکہہ حاجت ساتہ ٹوپی بیگی کی رکہنا تجکو نہین ہے فقیر کی

صفت باش و کلاه تتری دار **حکایت** پیاده سر و پا برهنه با کاروان حجاز از

مانند رہ ٹوپی تاتار کے رکہہ ایک پیادہ سر اور پیر ننگا ساتہ قافلہ حجاز کے

کوفه بدر آمد و همراه ما شد نظر کردم و معلومی نداشت خرامان همیرفت و میگفت

کوفے سے باہر آیا اور ساتہ ہمارے ہوا نظر کی مین نے اور زرا د راہ نہ رکہتا تہا خوش رفتار جاتا تہا اور کہتا تہا

قطعه نه باشتر بر سوارم نه چو اشتر زیر بارم ٭ نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم

نہ اوپر اونٹ کی سوار ہوں میں نہ مانند اونٹ کی نیچے بوجہ کی ہوں میں نہ صاحب رعیت کا نہ غلام بادشاہ کا ہوں میں

غم موجود و پریشانی معدوم ندارم ٭ نفسی میزنم آسوده و عمری بسر گذارم ٭ شتر سوار

غم ہستی کا اور پریشانی نیستی کی نہین رکہتا ہوں میں ایک دم مارتا ہوں میں آسودہ اور ایک عمر ادا کرتا ہوں میں ایک شتر سوار نے

گفتش ای درویش کجا میروی برگرد که بسختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نهاد

اوسکو کہا ای فقیر کہاں جاتا ہے تو پہر کہ ساتہ سختی کے مری تو نہ سنا اور قدم بیچ جنگل کے رکہا

و برفت چون بنخلهٔ محمود برسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فراز آمد و گفت

اور گیا جو بیچ گانو کہجور کے پہنچے ہم دولتمند کی تئین موت آگی پہونچی فقیر اوپر سرہانی اوسکی کے نیچے آیا اور کہا

ما بسختی نه مردیم و تو بر بختی بمردی **بیت** شخصی همه شب بر سر بیمار گریست

ہم ساتہ سختی کے نہ مری ہم اور تو اوپر اونٹنی کی مرا تو ایک شخص تمام رات اوپر سر بیمار کے رویا

چون روز آمد او بمرد و بیمار بزیست **قطعه** ای بسا اسپ تیزرو که بماند ٭ که خر لنگ

جو دن آیا وہ مرا اور بیمار جیا بہت گہوڑی تیز چلنے والی کہ رہے کہ گدہا لنگڑا

جان بمنزل برد ٭ بسکه در خاک تندرستان را ٭ دفن کردیم و زخم خورده نمرد

جان بیچ منزل کی لیگیا بہت اتفاق ہوا کہ تندرستوں کی تئین دفن کیا ہمنے اور زخم کہایا ہوا نہ مرا

بیمن قدم درویشان و صدق نفس ایشان ذمائم اخلاقش بحمائد مبدل گشته است

ساتھ برکت قدم فقیروں کے اور سچائی ذات انکی کی برائیاں خواہش کی کے ساتھ بھلائیوں کی بدلا گئی کھینچ ہاتھ

از هوا و هوس کوتاه کرده و زبان طاعنان در حق وی همچنان که از قاعده اول است

حرص اور حرص سے کوتاہ کیا اور زبان طعنہ کرنیوالوں کی بیچ حق اوسکی کے اوسی طرح جو ازکار اوپر قاعدے پہلی کے ہی

و زهد و صلاحش نامعمول **فرد** بعذر و توبه توان رستن از عذاب خدای * ولیکن نمی‌توان

اور زہد اور نیکی اوسکی سے بے اعتماد — ساتھ عذر اور توبہ کے سکتے ہیں چھوٹنا عذاب خدا کی سے لیکن نہیں سکتے

از زبان مردم رست طاقت جور زبانها نیاورد و شکایت پیش پیر طریقت برد و گفت

زبان آدمیوں سے خلاص ہونا طاقت جور زبانوں کی نہ لایا اور شکایت آگے پیر طریقت کے لے گیا اور کہا

از زبان مردم برنجم جوابش داد که شکر این نعمت چگونه گزاری که بهتر از آنی که پندارندت

زبان آدمیوں کے سے بیچ رنج کے ہوں میں جواب دیا کہ شکر اس نعمت کا کیونکر ادا کریگا تو کہ بہتر اوس سے ہی تو کہ جانتے ہیں تجھ

قطعه چند گویی که بداندیش و حسود * عیب‌جویان من مسکینند * گه بخون ریختنم

کب تک کہیگا تو کہ بد سوچنے والی اور حسد کرنیوالی عیب ڈھونڈنے والی مجھ غریب کی ہیں کبھی واسطے خون گرانے میرے کے

برخیزند * گه بدخواستنم بنشینند * نیک باشی و بدت گوید خلق * به که بد باشی و نیکت بینند

اور اٹھتے ہیں کبھی واسطے بد چاہنے میرے کے بیٹھتے ہیں — نیک ہو تو اور بد کہیں تجھکو خلق — بہتر کہ بد ہووے تو اور نیک تجھکو دیکھیں

لیکن مرا بین که حسن ظن خلائق در حق من بکمالست و من در عین نقصان روا باشد اندیشه

لیکن میری تئیں دیکھ کہ خوبی گمان خلق کا بیچ حق میرے کے بہت ہے اور میں بیچ نہایت نقصان کی روا ہووے اندیشہ

کردن و تیمار خوردن **شعر** انی لمستتر من عین جیرانی * والله یعلم اسراری

کرنا اور غم کھانا — تحقیق کہ میں البتہ چھپا ہوں آنکھ ہمسائیوں کی سے — اور اللہ جانتا ہے پوشیدہ میرا

واعلانی **قطعه** در بسته بروی خود ز مردم * تا عیب نگسترند ما را * در بسته چه سود و

اور ظاہر میرا — دروازہ بند کیا اوپر منہ کی آدمیوں سے — اسواسطے کہ عیب ہمارا نہ پھیلاویں — دروازہ بند کیا گیا

عالم الغیب * دانای نهان و آشکارا **حکایت** پیش یکی از مشایخ گله کردم

اور جاننے والا غیب کا جاننے والا چھپے اور ظاہر کا ہی — آگے ایک کی بزرگوں سے گلہ کیا میں نے

که فلان درحق من بفساد گواهی داده است گفت بصلاحش خجل کن باجی

کہ فلانے نے بیچ حق میرے کے ساتھ فساد کے گواہی دی ہے کہا ساتھ نیکی کے اوسکو شرمندہ کر

تو نیکو روش باش تا بدسگال ۔ بنقص تو گفتن نیابد مجال ۔ چو آهنگ بربط بود مستقیم

تو نیک چال رہ تو کہ اندیشہ کرنیوالا ساتھ نقص تیری کی کہنا نپاوے قدرت جو آواز بربط کے ہو درست

کی از دست مطرب خورد گوشمال ۔ حکایت یکی را از مشایخ پرسیدند که حقیقت

کب ہاتھ گویّے سے کہاوے گوشمال ۔ ایک کو تئین شیخوں سے پوچھا کہ اصل بات

تصوف چیست گفت ازین پیش طایفه بودند در جهان بصورت پراگنده و بمعنی

تصوف کی کیا ہے کہا اس سے آگے ایک گروہ تھے بیچ جہان کے بیچ ظاہر کے پریشان اور معنی میں

جمع و اکنون خلقی اند بظاهر جمع و بباطن پراگنده ۔ قطعه ۔ چو هر ساعت از تو بجایی

جمع اور اب ایک خلق ہے بیچ ظاہر کے جمع اور ساتھ باطن کے پریشان ۔ جو ہر ساعت تجھسے بیچ ایک جگہ کے

رود دل ۔ بتنهایی اندر صفایی نبینی ۔ ورت مال و جاهست و زرع و تجارت ۔

جاوے دل بیچ تنہائی کے صفائی نہ دیکھے تو ۔ اگر تجھکو مال اور مرتبہ ہے اور کھیت اور سوداگری ہے

چو دل با خدایست خلوت نشینی ۔ حکایت یاد دارم که شبی در کاروانی همه شب

جو دل ساتھ خدا کی ہی خلوت کا بیٹھنے والا ہے تو ۔ یاد رکھتا ہوں میں کہ ایک رات کو بیچ ایک قافلے کے

رفته بودم و سحر بر کنار بیشه خفته شوریده که دران سفر همراه ما بود سحرگاهان نعره برآورد و

چلا تھا میں ۔ اور صبح کو اوپر کنارے ایک جنگل کے سویا ایک دیوانہ کہ بیچ اوس سفر کے ساتھ ہمارے تھا صبح کے وقت نعرہ

راه بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت چون روز شد گفتمش آن چه حالت بود گفت

راہ جنگل کی پکڑ لے اور ایک دم بھر آرام نہ پاوے جب دن ہوا کہا میں نے اوسکو وہ کیا حالت تھی کہا

بلبلان را دیدم که بنالش درآمده بودند از درخت و کبکان از کوه و غوکان از آب و بهایم

بلبلوں کی تئین دیکھا میں نے کہ بیچ نالہ کے آئی تھیں درخت سے اور چکوریں پہاڑ سے اور مینڈک پانی سے اور جانور

از بیشه اندیشه کردم که مروت نباشد همه در تسبیح و من بغفلت کجا روا باشد ۔ قطعه

جنگل سے اندیشہ کیا میں نے کہ مروت نہووے سب بیچ تسبیح کی اور میں بیچ غفلت کی کہاں جائز ہووے

دوش مرغی بصبح می‌نالید + عقل و صبرم ببرد و طاقت و هوش + یکی از دوستان

کل کی رات ایک چڑیا صبح کو نالہ کرتی تھی عقل اور صبر میرا لے گئی اور طاقت اور ہوش ایک دوستوں سے

مخلص را + مگر آواز من رسید بگوش + گفت باور نداشتم که ترا + بانگ مرغی چنین

خالص کی تئین شاید آواز میری پہنچی بیچ کان کی کہا اعتبار نہ کرتا تھا میں سے کہ تیری تئین آواز ایک چڑیا کی ایسے

کند مدهوش + گفتم این شرط آدمیت نیست مرغ تسبیح خوان و من خاموش

کرے بیہوش کہا میں نے یہ شرط آدمیت کی نہیں ہے چڑیا تسبیح پڑھنے والی اور ہم چپ

وقتی در سفر حجاز طایفه جوانان صاحبدل همراه ما بودند همدم و همقدم وقتها زمزمه

ایک وقت بیچ سفر حجاز کے گروہ جوانوں صاحبدل کا ہمراہ ہمارے تھا اور ساتھ سفر کی اکثر وقت خوش آوازی

بکردندی و بیتی محققانه بگفتندی و عابدی در سبیل منکر حال درویشان بود و

کرتے اور بیت حقیقت والی گاتے تھے اور ایک عارف بیچ راہ منکر حال فقیروں سے تھا اور

بیخبر از درد ایشان تا برسیدیم بخیل بنی هلال کودکی سیاه از حی عرب بدر آمد و

بیخبر درد انکے سے تا پہنچے ہم بیچ گروہ بنی ہلال کے ایک لڑکا سیاہ قبیلہ عرب سے باہر آیا اور

آوازی برآورد که مرغ از هوا درآورد و اشتر عابد را دیدم که برقص اندر آمد و عابد را

ایک آواز بلند کی کہ چڑیا بلندی سے گرائی اور اونٹ عابد کی تئین دیکھا میں نے کہ بیچ ناچنے کے آیا اور عابد کی تئین

بینداخت و راه بیابان گرفت و برفت گفتم ای شیخ در حیوانی اثر کرد و ترا همچنان

گرایا اور راہ جنگل کی لے گیا کہا میں نے ای شیخ بیچ حیوان کی اثر کیا اور تیری تئین ویسا ہی

تفاوت نمیکند + دانی چه گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چه آدمیی

تفاوت نہیں کرتا ہی جانتا ہی کیا کہا میری تئین اوس بلبل صبح کی نے تو تحقیق کیا آدمی ہی تو

کز عشق بیخبری + اشتر بشعر عرب در حالتست و طرب + گر ذوق نیست ترا کژطبع جانوری

کہ عشق سے بیخبر ہے تو اونٹ بسبب شعر عرب کی بیچ حال کی ہی اور خوشی کی جو مزا نہیں ہی تیری تئین تو ٹیڑھی طبیعت کا جانور

وعند هبوب الناشرات علی الحمی + تمیل غصون البان لا الحجر الصلد

اور نزدیک بہنے ہواؤں کی اوپر سبزے کے میل کرتی ہیں شاخیں درخت کی نہ پتھر سخت کی

هر روز بتوانش دید مگر در زمستان که محجوبست و محبوب **شعر** بر در مردم شدن عیب نیست

ہر روز سکتے اوسکو دیکھنا مگر بیچ جاڑے کے کہ حجاب کیا گیا ہے اور دوست واسطے دیکھنے آدمیوں کے عیب نہیں ہے

ولیکن نه چندانکه گویند بس + اگر خویشتن را ملامت کنی + ملامت نباید شنیدن ز کس

ولیکن نہ اتنا کہ کہیں بس X اگر اپنے تئیں ملامت کرے تو ملامت نہ چاہیے سننا کسو سے

حکایت یکی را از بزرگان بادی مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت

ایک کی تئین بزرگوں سے ہوا مخالف بیچ پیٹ کی پیچ پکڑا اور طاقت

ضبط آن نداشت بی اختیار ازوی صادر شد گفت ای درویشان مرا

سنبھالنے اوسکی کی نہ رکھتا تھا بے اختیار اوس سے ظاہر ہوا اور خوالی ہوئی کہا ای فقیروں میرے تئین

در آنچه کردم اختیاری نبود و بزه وی بر من ننوشتند و راحتی بدرون من رسید اگر

بیچ اسکے کہ کیا میں نے اختیار نہ تھا اور گناہ اوسکا اوپر میرے نہ لکھا اور ایک خوشی بیچ شکم میرے کے پہونچی تم ساتھ

معذور دارید **شعر** شکم زندان بادست ای خردمند + ندارد هیچ عاقل باد در بند

معاف رکھو پیٹ قیدخانہ ہوا کا ہی اے عقلمند نہیں رکھتا ہے کوئی عقلمند ہوا بیچ قید کے

چو باد اندر شکم پیچد فرو هل + که باد اندر شکم باریست بر دل + حریف گران جان ناسازگار

جو ہوا بیچ شکم کے پیچے پیچے چھوڑ کہ ہوا بیچ پیٹ کی ایک بوجہ ہی اوپر دل کے یار سخت جان ناموافق سے

چو خواهد شدن دست پیشش مدار + **حکایت** از صحبت یاران دمشقم ملالتی پدید آمده

جو چاہے جانا ہاتھ آگے اوسکے مت رکھ صحبت یاروں دمشق سے مجکو ایک خفگی ظاہر آئی

بود سر در بیابان قدس نهادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکه اسیر فرنگ شدم

تھی سر بیچ جنگل قدس کے رکھا میں نے اور ساتھ حیوانوں کے دوستی پکڑی میں یہاں تک کہ بند ہوا فرنگ کا ہوا میں

در خندق طرابلس با جهودانم بکار گل بداشتند یکی از روسای حلب که سابقه در میان ما بود

اور بیچ خندق طرابلس کے ساتھ جہودوں کے مجکو بیچ کام مٹی کی رکھا ایک سرداروں حلب سے کہ اگلی پہچان درمیان ہمارے تھی

گذر کرد و بشناخت گفت اینچه حالتست که موجب ملالتست گفتم چگویم **شعر**

گذر کیا اور پہچانا کہا یہ کیا حالت ہے کہ سبب آزردگی کا ہے کہا میں نے کیا کہوں میں

همی گریختم از مردمان بکوه و دشت + که از خدای نبودم بدیگری پرداخت + قیاس

بھاگتا تھا مین آدمیون سے بیچ پہاڑ اور جنگل کے کہ خدا سے نہ تھی مجکو دوسرے کی موافقت اندازہ

کن که چه حالم بود درین ساعت + که در طویلهٔ نامردمم بباید ساخت فرد پای در زنجیر

کر کہ کیا حال ہوویگا میرا بیچ اس ساعت کے کہ بیچ طویلہ ناجنسون کی مجکو چاہیے سازش کرنا پاؤن بیچ زنجیر کے

پیش دوستان + به که با بیگانگان در بوستان بر حالت من رحمت آورد و بده دینار

آگے دوستون کے بہتر کہ ساتھ بیگانون کے بیچ باغ کے اوپر حالت میرے کے مہربانی لایا اور ساتھ دس دینار کے

از قید فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب برد و دختری داشت بنکاح من در آورد

قید فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتھ اپنے بیچ حلب کے لیگیا اور ایک لڑکی رکھتا تھا بیچ نکاح میرے کے لایا

چون مدتی برآمد بدخوئی و ستیزه روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت

جو ایک مدت برآئی بدخوئی اور لڑائی کا منہ بنانا شروع کیا اور زبان درازی کرنا پکڑا

و عیش مرا منغص همی کرد شعر زن بد در سرای مرد نکو + هم درین عالم است دوزخ او

اور خوشی زندگی میری کی تھین مکدر کرتی تھی عورت بد بیچ گھر مرد نیک کی بھی بیچ اسی عالم کے ہی دوزخ اوسکو

زینهار از قرین بد زنهار + وقنا ربنا عذاب النار + باری زبان تعنت دراز

پناہ نزدیکی بد سے پناہ نگاہ رکھ ہمکو اے پروردگار ہمارے عذاب آگ سے ایک باری زبان تحسین بدگوئی کے دراز

کرده همی گفت تو آن نیستی که پدرم ترا از فرنگ باز خرید گفتم بلی من آنم که بده دینار از قید

کر کے کہتے تھے تو وہ نہیں ہی کہ باپ میرے نے تجکو فرنگ سے مول لیا کہا مین نے ہان مین وہی ہون کہ ساتھ دس دینار

فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد شعر شنیدم گوسفندی را بزرگی +

فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتھ سو دینار کے بیچ ہاتھ تیرے کے گرفتار کیا سنا مین نے کہ ایک بکری کو ایک بزرگ نے

رهانید از دهان و دست گرگی + شبانگه کارد بر حلقش بمالید + روان گوسفند ازوی

چھوڑایا موہنہ اور ہاتھ ایک بھیڑیے سے رات کے وقت چھری اوپر حلق اوسکی کے ملی روح دنبے کی اوس سے

بنالید + که از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

روئی کہ جنگل بھیڑیے سے مجکو لیگیا تو جو دیکھا مین نے آخر آپ بھیڑیا تھا تو

حکایت یکی از پادشاهان عابدی را پرسید که عیالان تو هشت اوقات عزیز

ایک نے پادشاہوں سے ایک عابد کی تئین پوچھا کہ لڑکی بالی اور جو رو رکھتا تھا وقت عزیز

چون میگذرد گفت همه شب در مناجات و سحر در دعا و حاجات و همه روز در بند

کیونکر گذرتا ہی کہا تمام رات بیچ مناجات کے اور صبحکو بیچ دعا اور حاجتون کے اور تمام دن بیچ فکر

اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجه کفاف او معین

خرچون دنیا کے پادشاہ کی تئین مضمون اشارۂ عابد کا معلوم ہوا فرمایا تو وجہ روزینی اوسکے کے مقرر

دارند و بار عیال از دل او برخیزد **مثنوی** ای گرفتار پای بند عیال دگر

رکہیں اور بوجہ لڑکون کا دل وسکی سے اوٹھے ای گرفتار پای بند لڑکون کے پہر

آزادگی مبند خیال + غم فرزند و نان و جامه و قوت + بازت آرد ز سیر در ملکوت

آزادگی کا مت باندہ خیال غم لڑکون اور روٹی اور کپڑی اور خوراک کا پہیر تجکو لاوی سیر سے بیچ ملکوت کے

همه روز اتفاق میسازم + که بشب با خدای پردازم + شب چو عقد نماز میبندم

تمام روز اتفاق کرتا ہون مین کہ رات کو ساتہ خدا کی موافقت کرونمین رات کو جو نیت نماز کی باندہتا ہون

چه خورد بامداد فرزندم **حکایت** یکی از متعبدان در بیشه زندگانی کردی

خیال آتا ہی کہ کیا کہاویگا صبحکو فرزند میرا ایک عبادت کرنیوالا بیچ جنگل کے زندگانی کرتا تہا

و برگ درختان خوردی پادشاهی بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت اگر

اور پتی درختون کے کہاتا تہا ایک پادشاہ ساتہ حکم زیارت کے نزدیک اوسکی گیا کہا اگر

مصلحت بینی بشهر برای تو مقامی بسازم که فراغ عبادت ازین به دست

مصلحت دیکہتا ہی تو بیچ شہر کی واسطی تیری ایک مقام بناؤ نمین کہ فراغت عبادت کی بہتر اس سے میسر

دهد و دیگران هم برکات انفاس شما مستفید گردند و بصالح اعمال شما اقتدا

ہووی اور دوسری بہی ساتہ برکت دمون تمہارے کے فائدہ مند ہوویں اور ساتہ نیک عمل تمہارے کے پیروی

کنند زاهد را این سخن قبول نیامد روی برتافت یکی از وزیران گفتش پاس خاطر

کریں زاہد کی تئین یہہ بات قبول نہ آئی منہ پہیرا ایک نے وزیروں میں سے کہا اوسکو نگہبانی خاطر

ملک را روا باشد که دو سه روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر

بادشاہ کی روا ہو کہ ایک دو تین دن بیچ شہر کے آوی تو اور کیفیت مکان کی معلوم کرے تو بس اگر

صفای وقت عزیزان را از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست آورده

صفائی وقت عزیزونکی بیچ صحبت غیرون کے سے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتی ہین

که عابد بشهر در آمد و بستانسرای ملک بدو پرداختند مقامی دلکشای و روان آسای

کہ عابد بیچ شہر کی آیا اور خانہ باغ بادشاہ کا واسطے اوسکے خالی کیا ایک مقام دل کھولنے والا جان کا آرام دینے والا

چون بهشت مثنوی گل سرخش چو عارض خوبان + سنبلش همچو زلف محبوبان +

مانند بہشت کے — گل سرخ اوسکا مانند رخسار معشوقون کے — سنبل اوسکا مانند زلف معشوقون کے

همچنان از نهیب برد عجوز + شیر نا خورده طفل دایه هنوز + شعر وافانین علیها

اوسی طرح دہشت سے بجلی جاڑی کی — دودھ نہ پیا دائی کے لڑکے نے ابتک — اور شاخین اوپر اوسکے

جلنار + علقت بالشجر الاخضر نار + ملک در حال کنیزک ماهروی پیش او

گل انار معلق کیے ہین اوپر درخت سبز کے آگ — بادشاہ نے جلدی سے ایک لونڈی چاند سی آگے عابد کی

فرستاد که صنعتش اینست شعر از این مه پاره عابد فریبی + ملایک صورتی طاوس زیبی

بھیجی کہ تعریف اوسکی یہہ ہے — ایسی چاند کا ٹکڑا عابد کی فریب دینے والی فرشتوں کی سی صورت طاوس کے سی زیب

که بعد از دیدنش صورت نه بندد + وجود پارسایان را شکیبی + همچنان در عقبش غلا

کہ پیچھے دیکھنے اوسکے سے صورت نہ بندھی — وجود پارساؤں کی بیچ صبر — ویسی ہی پیچھے اوسکی ایک غلام

بدیع الجمال لطیف الاعتدال قطعه هلک الناس حوله عطشا

نادر جمال — پاکیزہ تناسب — ہلاک ہوئے آدمی گرد اوسکے از روئی تشنگی کے

وهو ساق یری ولا یسقی + دیده از دیدنش نگشتی سیر + همچنان کز فرات

اور وہ ساقی ہی دکھلاتا ہی اور نہیں پلاتا ہی — دیدہ دیکھنے اوسکے سے نہ آسودہ جیسے کہ فرات سے

مستسقی + عابد طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف

جلندر والا — عابد نے کھانے اچھے — کھانا پکڑا اور پوشاک پاکیزہ

پوشیدن و از فواکه و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر
پہننا کپڑی اور میوجات اور خوشبویات اور مٹھائیون سے برخورداری پانا اور بیچ جمال غلام اور لونڈی کی نظر
کردن و خردمندان گفته‌اند زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک
کرنا اور دانایون نے کہا ہے زلف خوبصورتون کی زنجیر پاؤن عقل کی ہے اور جال پرندہ عقلمند کا
در سر و کار تو کردم دل و دین با همه دانش + مرغ زیرک بحقیقت منم امروز تو دامی +
بیچ سر اور کام تیری کی کیا مین نے دل اور دین ساتھ تمام عقل کے مرغ دانا حقیقت مین آجکے روز مین ہون تو پھنسانیوالا جال ہے
فی الجمله دولت وقت مجموع بزوال آمد چنانچه گویند **قطعه** هر که هست از فقیه و پیر و مرید
حاصل کلام کا دولت وقت خاطر جمع کی اوپر زوال کی آئی جیساکہ کہتے ہین جو کوئی کہ ہی عالم اور پیر اور مرید
و زبان‌آوران پاک نفس + چون بدنیای دون فرود آمد + بعسل در بماند پای مگس +
اور زبان آوران پاک دم سے جس وقت بیچ دنیا کمینی کے وارد ہوا بیچ شہد کے رہا پاؤن مانند مکھی کے
باری ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از هیئت نخستین بگردیده و سرخ و سپید
ایکدفعہ بادشاہ نے واسطے دیکھنے اوسکی کی رغبت کی عابد کی تئین دیکھا صورت پہلی سے پھرا اور سرخ اور سپید
برآمده و فربه شده و بر بالش دیبا تکیه زده و غلام پری پیکر بروحه طاوسی بر بالای سر
آیا اور موٹا ہوا اور اوپر تکیہ ریشمی کے تکیہ لگا ہے اور ایک غلام پری کی صورت ساتھ پنکھی طاؤسی کی اوپر سر کے
ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از هر دری سخن گفتند تا ملک بانجام
کھڑا اوپر سلامت حال اوسکی کے خوشی کی اور ہر ایک مقدمہ سے بات کہی تو پادشاہ نی ساتہ آخر
سخن گفت چنین که من این هر دو طایفه را دوست میدارم کس ندارد یکی
سخن کے کہا جیساکہ مین ان دونون گروہون کی تئین دوست رکھتا ہون کوئی نہین رکھتا ہے ایک
علما و دیگر زهاد وزیر فیلسوف جهاندیده حاذق که با او بود گفت ای خداوند
عالمون کی تئین اور دوسرے زاہدون کو وزیر جہان کا دیکھا ہوا دانا ہنرکار کہ ساتہ اوسکی تھا کہا ای صاحب
زمین شرط دوستی آنست که با هر دو طایفه نکویی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند
زمین کے شرط دوستی کی وہ ہے کہ ساتہ ہر دونون گروہ کی نیکی کری تو عالمون کی تئین زر دی تا دوسرے پڑہین

ملک را روا باشد که دو سه روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر

بادشاہ کی روا ہو کہ ایک دو تین دن بیچ شہر کے آوی تو اور کیفیت مکان کی معلوم کریا تو پس اگر

صفای وقت عزیزان را از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست و رد

صفائی وقت عزیزونکی تحقیق صحبت بغیرون کے سے کوئی رنج ہو وے اختیار باقی ہے نقل کرتی ہیں

که عابد بشهر درآمد و بستانسرای ملک بدو پرداختند مقامی دلکشای و ان آسای

کہ عابد بیچ شہر کی آیا اور خانہ باغ بادشاہ کا واسطے اوسکے خالی کیا ایک مقام دل کھولنے والا جان کا آرام دینے والا

چون بهشت **مثنوی** گل سرخش چو عارض خوبان + سنبلش همچو زلف محبوبان +

مانند بہشت کے گل سرخ اوسکا مانند رخسار معشوقوں کے سنبل اوسکا مانند زلف معشوقوں کے

همچنان از نهیب برد عجوز + شیر ناخورده طفل دایه هنوز + **شعر** و افانین علیها

اوس طرح دہشت سے بھیلی جاڑے کی دو دہ نہ پیا دائی کے لڑکے نے ابتک اور شاخین اوپر اونکے

جلنار + علقت بالشجر الاخضر نار + ملک در حال کنیزک ماهروی پیش او

گل انار معلق کیے ہیں اوپر درخت سبز کے آگ بادشاہ نے جلد سے ایک لونڈی چاند سا منہ والی اوسکے نزدیک

فرستاد که وصفش اینست **شعر** از این مه پاره عابد فریبی + ملائک صورتی طاوس زیبی

بھیجی کہ تعریف اوسکی یہہ ہے ایسی چاند کا ٹکڑا عابد کی فریب دینے والی فرشتونکی سی صورت طاوس کی سی زیب

که بعد از دیدنش صورت نه بندد + وجود پارسایان را شکیبی + همچنان در عقبش غلا

کہ بعد دیکھنے اوسکے سے صورت نہ بندھی وجود پارساؤں کی تحقیق صبر ویسی ہی پیچھے اوسکی ایک غلام

بدیع الجمال لطیف الاعتدال **قطعه** هلک الناس حوله عطشا

نادر جمال پاکیزہ تناسب ہلاک ہوئے آدمی گرد اوسکے از روئے تشنگی کے

وهو ساق یری ولا یسقی + دیده از دیدنش نگشتی سیر همچنان کز فرا

اور وہ ساقی ہی دیکھتا ہی اور نہیں پلاتا ہی دیدہ دیکھنے اوسکے سے نہ آسودہ جیسے کہ فرات سے

مستسقی + عابد طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف

جلندر والا عابد نے کھانے اچھے سے کھانا پکڑا اور پوشاک پاکیزہ

پوشیدن و از فواکه و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر

پوشنا کپڑی اور میوجات اور خوشبویات اور مٹھائیوں سے برخورداری پانا اور بیچ جمال غلام اور لونڈی کی نظر

کردن و خردمندان گفته اند زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک بیت

کرنا اور داناؤں نے کہا ہے زلف خوبصورتوں کی زنجیر پاؤں عقل کی ہے اور جال اچھا عقلمند کا

در سر و کار تو کردم دل و دین با همه دانش + مرغ زیرک بحقیقت منم امروز و تو دامی +

بیچ سر اور کام تیری کی کیا میں نے دل اور دین ساتھ تمام عقل کے مرغ دانا حقیقت میں آجکل ہوں میں ہوں اور تو جال ہے

فی الجمله دولت وقت مجموع بزوال آمد چنانچه گویند قطعه هر که هست از فقیه و پیر و مرید

حاصل کلام کا دولت وقت خاطر جمع کی اوپر زوال کی آئی جیسا کہتے ہیں جو کوئی کہ ہے عالم اور پیر اور مرید

وز زبان آوران پاک نفس + چون بدنیای دون فرود آمد + بعسل در بماند پای مگس +

اور پر شاعروں پاک دم سے جس وقت بیچ دنیا کمینی کے وارد ہوا بیچ شہد کے رہا پاؤں مانند مکھی کے

باری ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از هیئت نخستین بگردیده و سرخ و سپید

ایک دفعہ بادشاہ نے واسطے دیکھنے اوسکی کی رغبت کی عابد کی تئیں دیکھا صورت پہلی سے پھرا اور سرخ اور سپید

برآمده و فربه شده و بر بالش دیبا تکیه زده و غلام پری پیکر و مروحه طاوسی بر بالای سر

آیا اور موٹا ہوا اور اوپر مسند کے تکیہ مارے ہے اور ایک غلام پری کی صورت ساتھ پنکھی طاؤسی کی اوپر سر کے

ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از هر دری سخن گفتند تا ملک بانجام

کھڑا اوپر سلامت حال اوسکی کے خوشی کی اور ہر ایک مقدمے سے بات کہی تو بادشاہ نے ساتھ آخر

سخن گفت چنین که من این هر دو طایفه را دوست میدارم کس ندارد یکی

سخن کے کہا جیسا کہ میں ان دونوں گروہوں کی تئیں دوست رکھتا ہوں نہیں کوئی نہیں کہتا ہے ایک

علما و دیگر زاهدان وزیر فیلسوف جهاندیده حاذق که با او بود گفت ای خداوند رو

عالموں کی تئیں اور دوسرے زاہدوں کو وزیر جہان کا دیکھا ہوا دانا ہر کار کہ ساتھ اوسکی تھا کہا ای صاحب مسند

زمین شرط دوستی آنست که با هر دو طایفه نکوئی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند

زمین پر شرط دوستی کی وہ ہے کہ ساتھ ہر دونوں گروہ کی نیکی کری تو عالموں کی تئیں زر دی تا دوسرے پڑہیں

وزاهدان را چیزی مده تا زاهد بمانند **قطعه** خاتون خوبصورت پاکیزه روی

اور زاهدوں کی تئین کچھ نہ دے تو زاهد رہیں بی بی خوبصورت پاکیزہ منہ کی تئین

نقش و نگار خاتم فیروزه گو مباش + درویش نیک سیرت و فرخنده روی

نقش اور زینت اور انگوٹھی فیروزہ کی کہ مت ہو فقیر نیک خصلت اور مبارک خو ہی کی تئین

نان رباط و لقمه دریوزه گو مباش **فرد** تا مرا هست و دیگرم باید + گر نخوانند

روٹی بھنڈارے کی اور لقمہ گدائی کا کہ مت ہو جب تک میری تئین ہی ہے بات اور دوسرے مجھکو چاہیے

زاهدم شاید **حکایت** مطابق این سخن همچنین پادشاهی را مهمی

زاهد مجھکو لائق ہی مطابق اسی بات کے اسیطرح ایک بادشاہ کی تئین

پیش آمد گفت اگر انجام این حالت بر مراد من برآید چندین درم دهم زاهدان را

پیش آیا کہا اگر آخر ہونا اس حالت کا موافق مراد میرے کے بر آوے اتنے درم دونگا میں زاہدوں کی تئین

چون حاجتش برآمد و تشویش خاطرش برفت وفای نذر بوجود

جسوقت حاجت اوسکی بر آئی اور فکر خاطر اوسکی سے گئے پورا کرنا نذر کا اوسکو ساتھ وجود

شرط لازم آمد یکی را از بندگان خاص کیسه هزار درم داد تا بزاهدان صرف کند

شرط کے لازم آیا ایک کی تئین غلاموں خاص سے تھیلی ہزار درم کی دی تو زاہدوں کو بانٹ دے

گویند غلامی عاقل هشیار بود همه روز بگردید و شبانگه باز آمد و درمها بوسه داد و پیش ملک

کہتے ہیں غلام دانا اور ہوشیار تھا تمام دن پھرا اور رات کی وقت پھیر آیا اور درموں کی تئین بوسہ دیا اور آگے

بنهاد و گفت زاهدان را چندانکه طلب کردم نیافتم گفت این چه حکایتست آنچه من

کے رکھا اور کہا زاہدوں کی تئین جتنا کہ طلب کیا میں نے نہ پایا میں نے کہا یہ کیا بات ہے جو کچھ میں

دانم درین ملک چهارصد زاهدست گفت ای خداوند جهان آنکه زاهدست نمی‌ستاند

جانتا ہوں بیچ اس ملک کی چار سو زاہد ہیں کہا اے صاحب جہان کے وہ کہ زاہد ہے نہیں لیتا ہے

وآنکه میستاند زاهد نیست ملک بخندید و ندیمان را گفت چندانکه مرا در حق

اور وہ کہ لیتا ہے زاہد نہیں ہے بادشاہ ہنسا اور ہمنشینوں کی تئین کہا جتنا کہ میری تئین بیچ حق

درویشان و خدای پرستان از دوست و اقرار این شوخ دیده را عداوت

فقیروں اور خداپرستوں سے خواہش ہے اور اقرار اس شوخ دیدہ کی تئیں دشمنی ہے

و انکار و حق بجانب او دست شعر زاهد که درم گرفت و دینار زاهدتر از و

اور انکار اور حق طرف اوسکے ہے زاہد جس نے درم لیے اور اشرفی زاہد زیادہ اوس سے

یی بدست آر حکایت یکی از علما را پرسیدند چه گویی در نان

بیچ ہاتھ کے لا ایک کو عالموں سے پوچھا کیا کہتا ہے تو بیچ روٹی

وقف گفت اگر نان از بهر جمعیت خاطر می‌ستانند حلالست و اگر جمع از بهر

خیرات کے کہا اگر روٹی واسطے جمعیت خاطر کے لیتا ہے حلال ہے اور جو جمعی سے واسطے

نان می‌نشینند حرام است نان از برای کنج عبادت گرفته‌اند صاحبدلان

روٹی کی بیٹھتا ہے حرام ہے روٹی واسطے گوشہ عبادت کی اختیار کی ہیں صاحب دلوں نے

نه کنج عبادت برای نان حکایت درویشی بمقامی درآمد که صاحب آن

نہیں گوشہ عبادت کا واسطے روٹی کے ایک فقیر بیچ ایک مقام کی آیا کہ صاحب اوس

بقعه کریم النفس بود و طایفه اهل فضل و صحبت و هر یک بذله و لطیفه همی گفتند

جگہ کا نیک ذات تھا ایک گروہ صاحب بزرگی کا بیچ صحبت اوسکے کی ہر ایک ادرایہ اور نادر بات کہتے تھے

و درویش راه بیابان قطع کرده بود و مانده و چیزی نخورده یکی از آن میان بطریق

فقیر نے راہ جنگل کی کاٹی تھی اور ماندہ ہوا اور کچھ نہ کھایا ایک نے اوس میان سے ساتھ راہ

ظرافت گفت ترا هم چیزی بباید گفت گفت مرا چون دیگران فضل و ادبی نیست

خوش طبعی کے کہا تیری بھی ایک چیز چاہیے کہنا کہا میری تئیں مانند دوسروں کے بزرگی اور ادب نہیں ہے

و چیزی نخوانده‌ام به یک بیت از من قناعت کنید همگنان برغبت گفتند بگو گفت شعر

اور کچھ نہیں پڑھا ہوں ساتھ ایک بیت کی مجھ سے قناعت کرو سبھوں نے ساتھ رغبت کی کہا کہ کہو کہا

من گرسنه در برابر سفره نان همچو عزبم بدر حمام زنان یاران نهایت عجز او بدانستند

میں بھوکا بیچ برابر کے دسترخوان روٹی کا مانند مرد کنوارے کی ہوں بیچ دروازے حمام عورتوں کی یاروں نے نہایت عاجزی

کند او خویشتن گم است کرا رهبری کند ✦ پدر گفت ای پسر همین خیال باطل

کرے وہ آپ گم ہی کسکی تئیں راہ لیجا کرے   باپ نے کہا ای بیٹے برفور اس خیال بیہودہ

نشاید روی از تربیت ناصحان بگردانیدن و علما را بضلالت منسوب

کے نچاہیے منہ نصیحت کرنیوالون سے پھیرنا   اور عالمونکی تئیں ساتھ گمراہی کے نسبت کرنا

کردن و در طلب عالم معصوم از فواید علم محروم ماندن همچو نابینایی که شبی در

کرنا اور بیچ طلب کرنے عالم پاک کے فائدون علم سے بے نصیب رہنا مانند ایک اندھے کی کہ ایکرات بیچ

وحل افتاده بود و میگفت آخر یکی از مسلمانان چراغی فرا راه من دارید ✦ زنی

کیچڑ کے پڑا تھا اور کہتا تھا آخر ایک مسلمانون سے ایک چراغ آگے راہ میرے کے رکھو اور ایک عورت

فاجره بشنید و گفت تو که چراغ نبینی بچراغ چه بینی همچنین مجلس وعظ چون کلبهٔ بزاز

بدکار سے سنا اور کہا تو کہ چراغ نہیں دیکھتا ہے تو ساتھ چراغ کے کیا دیکھیگا تو ویسے ہی مجلس نصیحت کرنیوالونکی

آنجا تا نقدی ندهی بضاعتی نستانی و اینجا تا ارادتی نیاوری سعادتی نبری

ویسی جگہ جبتک نقد نہ دی تو اسباب نہ لی تو اور یہاں جبتک خواہش نہ لاوے تو ایک نیکبختی نہ لیجاوے گی تو

قطعه گفت عالم بگوش جان بشنو ✦ ور نماند بگفتنش کردار ✦ باطل است آنچه مدعی گوید

کہنا عالم کا ساتھ کان جان کے سن جو نہیں ہے موافق کہنے اوسکی کی عمل بیہودہ ہی جو کچھ مدعی کہتا ہی

خفته را خفته کی کند بیدار ✦ مرد باید که گیرد اندر گوش ✦ ور نوشته است پند بر دیوار

سوئی ہوئی کی تئیں سویا ہوا کب بیدار کریگا   مرد چاہیے کہ رکھے بیچ کان کے جو لکھی ہی نصیحت اوپر دیوار کے

قطعه صاحبدلی بمدرسه آمد ز خانقاه ✦ بشکست عهد صحبت اهل طریق را ✦

ایک صاحبدل بیچ مدرسے کی آیا گوشہ عبادت سے توڑا قول اور صحبت اہل طریق کی تئیں

گفتم میان عالم و عابد چه فرق بود ✦ تا کردی اختیار ازان این فریق را ✦

کہا میں نے درمیان عالم اور عابد کے کیا فرق تھا تو کیا تونے اختیار اوس سے اس فرقہ کی تئیں

گفت او گلیم خویش بدر میبرد ز موج ✦ وین جهد میکند که بگیرد غریق را **حکایت**

کہا وہ کملی اپنی باہر لیجاتا ہی لہر سے   اور یہ کوشش کرتا ہی کہ پکڑے ڈوبتے والی کی تئیں

حکایت شنو که در بغداد
یہ بات سن کہ بیچ شہر بغداد کے

رایت و پرده را خلاف افتاد
جھنڈی اور پردہ کی بیچ خلاف پڑا

رایت از گرد راه و رنج رکاب
جھنڈی نے گرد راہ اور رنج سواری کی

گفت با پرده از طریق عتاب
کہا ساتھ پردہ کی از راہ غصہ کے

من و تو هر دو خواجه تاشانیم
میں اور تو دونوں غلام ایک خداوند کی ہیں ہم

بنده بارگاه سلطانیم
خادم درگاہ بادشاہ کے ہیں ہم

من ز خدمت دمی نیاسودم
میں خدمت سے ایک دم نہیں آسودہ ہوا

گاه و بیگاه در سفر بودم
وقت بیوقت بیچ سفر کی رہتا ہوں میں

تو نه رنج آزموده نه حصار
تو نے رنج اٹھایا ہے نہ قلعہ

نه بیابان و باد و گرد و غبار
نہ جنگل اور ہوا اور گرد اور غبار

قدم من بسعی پیشترست
قدم میرا بیچ کوشش کے آگے ہے

پس چرا عزت تو بیشترست
پس کسو واسطے آرام تیرا زیادہ ہے

تو بر بندگان مه روئی
تو پاس غلاموں خوبصورت کے ہے تو

با غلامان یاسمن بوئی
ساتھ غلاموں چنبیلی کی بو کی ہے تو

من فتاده بدست شاگردان
میں پڑا ہوں بیچ ہاتھ سپاہیوں کے

بسفر پای بند و سرگردان
بیچ سفر کی مقید اور سرگردان

گفت من سر بر آستان دارم
پردہ نے کہا میں سر اوپر چوکھٹ کے رکھتی ہوں

نه چو تو سر بر آسمان دارم
نہ مانند تیری اوپر آسمان کی رکھتا ہوں میں

هر که بیهوده گردن افرازد
جو کوئی کہ بیہودہ گردن بلند کرے

خویشتن را بگردن اندازد
اپنی تئیں گردن کی بل گرا دے

حکایت یکی از صاحبدلان
ایک نے صاحبدلوں سے

زورآزمائی را دید بهم برآمده و کف بر دهان انداخته گفت این را چه حالت است گفتند
ایک پہلوان کو تئیں دیکھا غصہ میں آیا ہوا اور کف اوپر منہ کی ڈالے ہوئے کہا اسکے کیا حالت ہے

فلان دشنامش داد گفت این فرومایه هزار من سنگ برمیدارد و طاقت سخنی نمی آرد
فلانے نے گالی دی ہے اوسکو کہا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اوٹھاتا ہے اور طاقت ایک بات کی نہیں لاتا ہے

قطعه
لاف سرپنجگی و دعوی مردی بگذار
عاجز نفس فرومایه چه مردی چه زنی
زیادہ گوئی زبردستی کی اور دعوی مردانگی کا چھوڑ
عاجز نفس کمینہ کیا مرد ہے کیا عورت

گرت از دست برآید دهنی شیرین کن
مردی آن نیست که مشتی بزنی بر دهنی
جو تیرے ہاتھ سے ہوسکے کوئی منہ میٹھا کر
مردی نہیں ہے کہ ایک گھونسا مارے تو اوپر منہ کسیکے

قطعه

اگر خود بردر پیشانی پیل ✽ نه مردست آنکه دروی مردمی نیست

اگر تحقیق کر سہاوے پیشانی ہاتھی کی ✽ نامرد ہی وہ کہ بیچ اوسکے مروت نہیں ہے

بنی آدم سرشت از خاک دارند ✽ اگر خاکی نباشد آدمی نیست

اولاد آدم کی خمیر خاک سے رکھتی ہین ✽ جو خاکساری نکرے آدمی نہیں ہے

حکایت

بزرگی را پرسیدم از سیرت اخوان صفا گفت کمینه آنکه مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم دارد و حکما گفته اند برادر که در بند خویشست نه برادرست و نه خویشست

ایک بزرگ سے مین نے پوچھا خصلت بھائیون صفا کی سے کہا کمترین وہ بات ہی کہ مقصد خاطر یارونکا اوپر مصلحتون اپنی کی مقدم رکھے حکیمون نے کہا ہی بھائی کہ بیچ فکر اپنی کے ہے نہ بھائی ہے اور نہ اپنا ہے

فرد

همره اگر شتاب کند همره تو نیست ✽ دل در کسی مبند که دلبسته تو نیست

ساتھی جو شتاب کرے ہمراہ تیرا نہیں ہے ✽ دل بیچ اوس کسے کے مت باندہ کہ دل باندہا تیرا نہیں ہے

فرد

چون نبود خویش را دیانت و تقوی ✽ قطع رحم بهتر از مودت قربی

جو نہو رشتہ دار اپنے کے تئین دینداری اور پرہیزگاری ✽ قطع کرنا قرابت کا بہتر ہے دوستی سے نزدیکی کی

یاد دارم که مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کرده بود و گفته که حق تعالی در کتاب مجید از قطع رحم نهی کرده است و بمودت ذوی القربی فرموده و این چه تو گفتی مناقض آنست گفتم وان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما

یاد رکھتا ہون مین کہ ایک مدعی نے بیچ اس بیت کے اوپر قول میرے کی طعنہ کیا تہا اور کہا کہ حق تعالی نے بیچ کتاب پاک کے قطع کرنے قرابت کی سے منع کیا ہی اور ساتھ دوستی صاحب قرابت کے فرمایا ہے اور یہ جو کچھ تو نے کہا خلاف اوسکے ہے کہا مین نے اور اگر کوشش کرین تیری بیچ اوپر اس بات کی کہ شریک کرے تو ساتھ میرے جسکی تجکو خبر نہیں ہی ایشان کہنا اونکا

بیت

هزار خویش که بیگانه از خدا باشد ✽ فدای یک تن بیگانه کآشنا باشد

ہزار رشتہ دار کہ بیگانہ خدا سے ہو ✽ تصدق ایک تن بیگانہ کے کہ آشنا ہو

حکایت منظوم

پیرمردی لطیف در بغداد ✽ دخترک را بکفشدوزی داد

ایک پیرمرد خوش طبع نے بیچ بغداد کی ✽ چہوٹی لڑکی کی تئین ایک جوتی والی کو دیا

مردک سنگدل چنین نگوید
اوس مرد کیل نی کہ سنگدل تہا ایسا کہا

لب دختر که خون ازو بچکید
ہونٹہ لڑکی کا کہ خون اوس سی ٹپکتا

بامدادان همچنان پدر دیدش
صبح کو باپ نی ایسا دیکھا اوسکو

پیش داماد رفت و پرسیدش
آگی داماد کی گیا اور پوچھا اوسکو

کای فرومایه این چه دندانست
کہ ای کمینی یہ کیا دانت ہین

خنده جایی لبش انبانست
کتنا ہنسنے کی جگہ ہی لب اوسکی نہین چمڑا

بمزاحت نگفتم این گفتار
ساتہ خوش طبعی کی نہی کہی مینے یہ بات

هزل بگذار و جد ازو بردار
بیہودہ چھوڑ اور کام کی بات اوس سی اوٹھا

خوی بد در طبیعتی که نشست
خوی بد بیچ جس طبیعت کی کہ بیٹھے

نرود جز بوقت مرگ از دست
نہیں جاتی سوای وقت موت کی ہاتہ سی

حکایت آورده اند که فقیهی دختری داشت
کہتے ہیں کہ ایک دانا ایک لڑکی رکہتا تہا

بغایت زشت بجای زنان رسیده با وجود نعمت کسی در مناکحت او رغبت
نہایت بدشکل بیچ جگہ رنڈیون کی پہنچی باوجود دولت کی کوئی نکاح بیچ لانی اوسکی کی رغبت

نمیکرد
نہیں کرتا تہا

زشت باشد دبیقی و دیبا ✦ که بود بر عروس نازیبا ✦ فی الجمله بحکم
زبون ہووی دبیقی اور دیبا کہ ہووی اوپر دولہن نازک کی حاصل کلام کا ساتہ حکم

ضرورت با ضریری عقد نکاحش ببستند آورده اند که حکیمی در آن تاریخ از سرندیب
ضرورت کی ساتہ ایک اندہی کی نکاح بیچ اوسکا باندہا کہتی ہین کہ ایک حکیم بیچ اوس تاریخ کی سراندیب سی

آمده بود که دیده نابینا روشن همیکرد فقیه را گفتند داماد را خود در اعلاج نکنی گفت
آیا تہا کہ آنکھہ اندہی کی روشن کرتا تہا دانشمند کی تئین کہا کہ داماد اپنی کی تئین علاج نہیں کرتا ہی تو کہا

ترسم که بینا شود و دخترم را طلاق دهد شوی زن زشت روی نابینا به **حکایت**
ڈرتا ہون مین کہ دیکھنی والا ہوو اور بیٹی میری کو طلاق دیوی خاوند عورت بدشکل کا اندہا بہتر

پادشاهی بدیده استحقار در طائفه درویشان نظر کردی یکی ازان میان بفراست
ایک پادشاہ ساتہ دیدہ حقارت کی بیچ گروہ فقیرونکی نظر کرتا ایک بیچ اوس درمیان سی ساتہ دانائی کی

بجای آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا بعیش از تو خوشتریم و بجیش از تو کمتریم
دریافت کیا اور کہا ای پادشاہ ہم بیچ اس دنیا کی ساتہ زندگانی کی تجہسی خوشتر ہین ہم اور ساتہ فوج کی تجہسی کمتر ہین ہم

پرده هفت رنگ در گلزار
پر دو سات رنگ کا دروازی پرست چہو

دیدم گل تازه چند دسته
دیکھا مین نی کئی پہول تازی کی دستے

تا در صف گل نشیند او نیز
تو بیچ نقطہ پہولونکی بیٹہی وه بہی

گر نیست جمال و رنگ و بویم
جو نہین ہی صورت اور رنگ اور بو مجکو

پرورده نعمت قدیمم
پالی ہوئی نعمت قدیم کی ہون مین

با آنکه بضاعتی ندارم
باوجود اوسکے کچہ اسباب نہین رکہتی ہون

چون هیچ وسیلتش نماند
جو کچہ وسیلہ اوسکو نرہے

ای بار خدای عالم آرای
ای بار خدای عالم کی آراستہ کرنیوالے

ای مرد خدا ره خدا گیر
ای مرد خدا کی راه خدا کی لے

تو که در خانه بوریا داری
تو کہ بیچ گہر کی چٹائی رکہتا ہی تو

بر گنبدی از گیاه بسته
اور پر ایک گنبد کی گہاس سی بندہی ہوئی

بگریست گیاه و گفت خاموش
رو پڑی گہاس اور کہا چپ ره

آخر نه گیاه باغ اویم
آخر نہ گہاس باغ اوسکی کی ہون مین

گر بی هنرم و گر هنرمند
جو بی ہنر ہون مین اور جو عقلمند

سرمایه طاعتی ندارم
پونجی عبادت کی نہین رکہتی ہون مین

رسم است که مالکان تحریر
رسم ہی کہ مالک آزادی لکہنے یعنی صاحبان قدرت

بر بنده پیر خود ببخشای
اوپر بندی بڈہی اپنی کی بخشش کر

بدبخت کسی که سر بتابد
بدبخت وه شخص ہے کہ سر پہیرے

مثنوی

گفتم چه بود گیاه ناچیز
کہا مین نی کیا ہوگی گہاس بیحقیقت

صحبت نکند کرم فراموش
صحبت نہین کرے کرم بہلانا

من بنده حضرت کریمم
مین بنده درگاه خدا کا ہون مین

لطف است امیدم از خداوند
مہربانی کی ہی امید مجکو صاحب سے

او چاره کار بنده داند
وه تدبیر کام بندی کی جانتا ہے

آزاد کنند بنده پیر
آزاد کرین بندی بڈہے کو

سعدی ره کعبه رضا گیر
اے سعدی راه کعبہ رضا مندی کی لے

زین در که دری دگر نیابد
اس دروازی سی کہ دروازه دوسرا نپاوی

حکایت حکیمی را پرسیدند از سخاوت و شجاعت که کدام بهتر است گفت
ایک حکیم سے تئین پوچہا سخاوت اور شجاعت ہی کہ کون بہتر ہے کہا

آنکس که سخاوت است شجاعت حاجت نیست **فرد** نبشته است بر گور بهرام گور
اوس شخص کی تئین کہ سخاوت ہی شجاعت کی احتیاج نہین ہے لکہا ہی اوپر قبر بہرام گور کے

که دست کرم به که بازوی تن ور + قطعه نماند حاتم طائی ولیک تا بابد + بماند نام

اگر بازو قوت دار ... نہ رہا حاتم طائی ولیکن ہمیشہ تک رہا نام

بلندش بنیکوئی مشهور + زکوة مال بدر کن که فضلهٔ رز را + چو باغبان بزند بیشتر دهد انگور

بلند اوسکا ساتھ نیکی کے مشہور زکات مال کی باہر کر کہ بڑھی شاخ انگور کی تئین جو باغبان چھانٹے زیادہ دیتی انگور

باب سوم در فضیلت قناعت

دروازہ تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے

حکایت خواهندهٔ مغربی در صف بزازان حلب میگفت ای خداوندان

ایک سوال کرنیوالا مغرب کا بیچ بازار کپڑا بیچنے والوں حلب کے کہتا تھا ای صاحبو

نعمت اگر شما را انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال از جهان برخاستی

مال کے اگر تمہاری تئین انصاف ہوتا اور ہماری تئین قناعت رسم سوال کی جہان سے اٹھتی

قطعه ای قناعت توانگرم گردان + که ورای تو هیچ نعمت نیست + کنج صبر

اے قناعت دولتمند مجھکو کر کہ سوای تیرے کوئی دولت نہیں ہے گوشہ صبر کا

اختیار لقمانست + هر کرا صبر نیست حکمت نیست + حکایت دو امیرزاده

اختیار لقمان کا ہے جس شخص کی تئین صبر نہیں حکمت نہیں ہے دو امیرزادے

در مصر بودند یکی علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبة الامر یکی علامهٔ عصر گشت

بیچ مصر کے تھے ایک نے علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار کو ایک بڑا عالم ہوا اور وہ

دیگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم حقارت در فقیه نظر کردی و گفتی من بسلطنت

دوسرا وزیر مصر کا ہوا پس یہ دولتمند ساتھ آنکھ حقیر جاننے کی بیچ عالم کی نظر کرتا اور کہتا میں بیچ سلطنت کے

رسیدم و این همچنان در مسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت باری عز اسمه همچنان

پہنچا میں اور یہ ویسا ہی بیچ مفلسی کے رہا کہا اے بھائی شکر نعمت خدا کا بزرگ ہے نام اوسکا ایسا

بر من افزونترست که میراث پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و هامان رسید یعنی

اوپر میری زیادہ ہے کہ میراث پیغمبروں کی پائی میں نے یعنی علم اور تیری تئین میراث فرعون و ہامان کی پہنچی

یعنی ملک مصر **مثنوی** من آن مورم که در پایم بمالند + نه زنبورم که از نیشم

یعنی ملک مصر کا مین وہ چیونٹی ہون کہ بیچ پاؤن کے کچلتی ہین نہ بھڑ ہون کہ ڈنک سے میرے

بنالند + کجا خود شکر این نعمت گزارم + که زور مردم آزاری ندارم **حکایت**

روتی ہین کہان تحقیق شکر اس نعمت کا ادا کرون مین کہ زور آدمی کی آزردگی کا نہین رکھتا ہون مین

درویشی را شنیدم که در آتش فاقه میسوخت خرقه بخرقه میدوخت و تسکین خاطر

ایک فقیر کی مین نے سنا ہے کہ بیچ آگ فاقے کے جلتا تھا اور ٹکڑا اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا اور تسلی خاطر

خود را میگفت **شعر** بنان خشک قناعت کنیم و جامهٔ دلق + که رنج محنت خود به که

اپنی کی یہی کہتا تھا ساتھ خشک روٹی کی قناعت کرتے ہین ہم اور جامہ اور گدڑی کی کہ بیچ محنت اپنی کا بہتر کہ

بار منت خلق + کسی گفتش چه نشینی که فلان درین شهر طبعی کریم دارد و کرمی عمیم

بوجہ احسان خلق کی کسی نے کہا اوسکو کیا بیٹھا ہے تو کہ فلانا بیچ اس شہر کی طبیعت سخی رکھتا ہے اور کرم عام

میان بخدمت آزادگان بسته و بر در دلها نشسته اگر بر صورت حالت

کمر بیچ خدمت آزادون کے باندھے ہوئے اور اوپر دروازہ دلونکے بیٹھا اگر اوپر صورت حال تیری کے

چنانکه هست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و غنیمت شمارد

جیسا کہ ہے خبر پاوے نگہبانی خاطر عزیزونکی رکھنا منت رکھے اور غنیمت گنے گا

گفت خاموش که در پسی مردن به که حاجت پیش کسی بردن **قطعه** هم رقعه

کہا چپ کہ بیچ پیچھے کے مرنا بہتر حاجت کسی کے آگے لیجانے سے پیوند ٹکڑی

دوختن به و الزام کنج صبر + کز بهر جامه رقعه بر خواجگان نبشت + حقا که با عقوبت دوزخ

سینا بہتر اور لازم کرنا گوشہ صبر کا کہ واسطے کپڑے کے رقعہ آگے بڑی آدمی کی لکھنا قسم خدا کی ساتھ عذاب دوزخ کے

برابرست رفتن بپایمردی همسایه در بهشت **حکایت** یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق را

برابر ہے جانا ساتھ پایمردی ہمسایہ کے بیچ بہشت کے ایک نے بادشاہون عجم سے ایک طبیب دانا کو

بخدمت مصطفی صلی الله علیه و سلم فرستاد سالی در دیار عرب بود و کسی تجربه پیش وی

بیچ خدمت مصطفی کی درود الله کا اوپر اوسکی اور سلام بھیجا ایک سال بیچ ملک عرب کے تھا کوئی آزمایش آپکی اوسکے

گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند + ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود + **حکایت**

جو گلقند بہت تکلف کی کھاوے تو نقصان کرے اور جو روٹی خشک دیر کو کھاوے تو گلقند ہووے

رنجوری را گفتند دلت چه میخواهد گفت آنکه دلم چیزی نخواهد **شعر** معده چو کژ گشت و شکم

ایک بیمار کو پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا کہ دل میرا کچھ نہیں چاہتا ہے معدہ جو ٹیڑھا ہوا اور درد شکم

درد خاست + سود ندارد همه اسباب راست **حکایت** بقالی را درمی چند بر صوفیان

اوٹھا فائدہ نہ کرے تمام اسباب درست ایک کنجڑے کی کئی درم فقیروں پر

گرد آمده بود در واسط هر روز مطالبت کردی و سخنهای با خشونت گفتی و اصحاب از تعنت

قرض آئی تھی بیچ شہر واسط کے ہر روز مانگتا تھا اور باتیں ساتھ سختی کے کہتا اور یار بیچ

او خسته خاطر همی بودند و از تحمل چاره نبود صاحبدلی در آن میان گفت نفس را وعده دادن

اوسکے سے رنجیدہ خاطر ہوتی تھی اور برداشت کرنی سے علاج نہ تھا ایک صاحبدل نے بیچ اوس میان کی کہا نفس کو تسکین دینے

بطعام آسانترست که بقال را بدرم **قطعه** ترک احسان خواجه اولی تر + کاحتمال جفای

ساتھ کھانے کی آسان زیادہ ہی کہ کنجڑے کی تئیں ساتھ پیسوں کی چھوڑنا احسان صاحب کا بہتر زیادہ اوٹھانا ظلم

بوابان + بتمنای گوشت مردن به + که تقاضای زشت قصابان **حکایت** جوانمرد

دربانوں سے بیچ آرزو گوشت کے مرنا بہتر تقاضے زبون قصابوں کے سے ایک جوانمرد

را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواهی باشد

کو بیچ لڑائی تاتار کی ایک زخم پہونچا کسی نے کہا فلانا سوداگر نوشدارو رکھتا ہے اگر مانگے تو یقین

که دریغ ندارد و گویند بازرگان به بخل معروف بود **شعر** گر بجای نانش اندر سفره بودی

کہ افسوس نہ کرے کہتے ہیں کہ سوداگر ساتھ بخل کے ایسا مشہور تھا جو بیچ جگہ روٹی کے اوسکو دسترخوان کے ہوتا

آفتاب + تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جهان + جوانمرد گفت اگر دارو خواهم

آفتاب قیامت تک روز روشن کوئی نہ دیکھتا بیچ جہان کے جوانمرد نے کہا اگر دوا چاہوں

او دهد یا ندهد و اگر دهد منفعت کند یا نکند باری خواستن از او زهر کشنده است **شعر**

اوس سے وہ دے یا نہ دے اور اگر دیوے فائدہ کرے یا نہ کرے بہر صورت مانگنا اوس سے زہر قاتل ہے

هرچه از دونان بمنّت خواستی ۔ در تن افزودی و از جان کاستی ۔ و حکیمان گفته

جو کچھ کہ کمینوں سے ساتھ منت کی مانگا تو نے بیچ تن کے بڑھایا تو اور جان سے گھٹا تو اور حکیموں نے کہا

اند اگر حیات فروشند فی المثل بآبروی نخرد که مردن بعلّت به از زندگانی بذلّت

ہے جو زندگانی بیچیں کہاوت میں ساتھ آبرو کی دانا نہ خریدے کہ مرنا ساتھ بیماری کے بہتر زندگانی ساتھ خواری

شعر اگر حنظل خوری از دست خوشخوی ۔ به از شیرینی از دست ترشروی ۔ **حکایت**

جو اندراین کھاوے تو ہاتھ خوشخو کی سے بہتر مٹھائی ہاتھ کھٹے منہ کی سے

یکی از علما خورنده بسیار داشت و کفاف اندک یکی از بزرگان که معتقد او بود بگفت

ایک عالموں سے کہا نیوالے بہت رکھتا تھا اور روزینہ تھوڑا ایک کی تئیں بڑے آدمیوں سے کہ اعتقاد

روی از توقع او درهم کشید و تعریض سوال از اهل ادب در نظرش قبیح آمد

منہ امید اوسکی سے سمیٹے میں کھینچا اور آنی لانا سوال کا اہل ادب سے بیچ نظر اوسکی کے برا آیا

قطعه ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز ۔ مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی

نصیبے منہ کھٹے کیے ہوئے سے آگے یار عزیز کے مت جا کہ زندگی اوپر اوسکے بھی تلخ کرے تو

بحاجتی که روی تازه روی و خندان رو ۔ فرو نبندد کار گشاده پیشانی ۔ آورده اند

واسطے جس حاجت کی کہ جاوے تو تازہ منہ اور ہنستا جا بند نہیں ہوتا ہے کام کشادہ پیشانی کا کہتے ہیں

که اندکی در وظیفه او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند چون پس از چند روز

کہ تھوڑا ساتھ روزینے اوسکے کے زیادہ کیا اور بہت خواہش سے کم عالم نے جو بعد چند روز کے

مودّت معهود بر قرار ندید گفت **شعر** بئس المطاعم حین الذّل تکسبها

دوستی قول کی ہوئی برقرار نہ دیکھی کہا برے ہیں کھانے وقت ذلت کی حاصل کرے تو اوسکو

القدر منتصب والقدر مخفوض ۔ **فرد** نانم افزود و آبرویم کاست

ہانڈی برپا ہوئی ہے اور مرتبہ پست روٹی میری زیادہ کی آبرو میری گھٹائی

بینوائی به از مذلّت خواست ۔ **حکایت** درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفت

مفلسی بہتر ہی خواری سوال کے سے ایک فقیر کی تئیں ایک ضرورت آگے آئی کسی نے کہا

تری را گر نباید گفت چندان بندد چو جسر بغداد وش آب فرو زیر و آدمی بر پشت
تماشہ کی بینی والی کی تئیں بہنچا ہی مارنا کہ بنک ہووی مانند پل بغداد کی وہ پانی نیچے اور آدمی اوپر پیٹھ کے

چنین شخصی یک طرف از نعت او شنیدی درین سال نعمت بیکران است تنگدستان را
ایک ایسا شخص کہ ایک تھوڑا تعریف اوسکے سے سنا تو نے بیچ اس سال کی نعمت بہت. کہتا تھا تنگدستونکی تئیں

سیم و زر دادی و مسافران را سفره نهادی گروهی درویشان از جور فاقه بطاقت
چاندی اور سونا دیتا اور مسافرونکی تئیں دسترخوان رکہتا ایک گروہ فقیرونکا ظلم فاقہ سے بیچ طاقت کے

رسیده بودند آهنگ دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم
پہنچا تھا قصد دعوت اوسکے کا کیا اور مشورت طرف میری لائی سر موافقت سے پہیر لیا میں نے اور

گفتم قطعه نخورد شیر نیم خورده سگ ور بسختی بمیرد اندر غار تن به بیچارگی و گرسنگی
کہا میں نے نہیں کہاتا ہی شیر جہوٹہا کتے کا جو سختی سے مری بیچ غار کے تن ساتھ بیچارگی اور بہوک کی

بنه و دست پیش سفله مدار گر فریدون شود بنعمت و ملک بی هنر را بهیچ کس مشمار
رکہہ اور ہاتھ آگے کمینے کے مت رکہہ جو فریدون ہووی ساتھ نعمت اور ملک کے بی ہنر کی تئیں ساتھ بیچ آدمی کے

پرنیان و نسیج بر نااهل لاجورد و طلاست بر دیوار حکایت حاتم
پرنیان اور نسیج اوپر نالائق کے لاجورد اور طلا ہی اوپر دیوار کے

طائی را گفتند از خود بزرگ همت تر در جهان دیده یا شنیده گفت بلی
طائی کی تئیں کہا آپ سی بزرگ ہمت زیادہ بیچ جہان کے دیکہا ہی تو نے یا سنا ہی تو نے کہا ہاں

روزی چهل شتر قربان کرده بودم امرای عرب را پس بگوشه صحرائی بحاجتی
ایک دن چالیس اونٹ ذبح کیے تھے میں نے واسطے امیرون عرب کے پس بیچ ایک گوشہ جنگل کی واسطے

برون رفته بودم خارکشی را دیدم پشته خار فراهم آورده گفتمش
باہر گیا تھا میں ایک لکڑی کہینچنے والی کی تئیں دیکہا میں نے گٹھا لکڑیون کا جمع لایا کہا میں نے اوسکو

بمهمانی حاتم چرا نروی که خلقی بر سماط او گرد آمده اند گفت فرد
بیچ مہمانخانہ حاتم کی کیون نہیں جاتا ہی تو کہ ایک خلق اوپر دسترخوان اوسکی کی جمع آئی ہین کہا

درم ها دیدمش پیش روی نهاده و بر خاک نبشته **قطعه** گر بهمه زر جعفری دارد

درم دیکھے اوسکے آگے منہ کے رکھے اور اوپر خاک کے لکھا ہوا اگر تمام زر جعفری رکھے

مرد بی توشه بر نگیرد کام + در بیابان فقیر سوخته را + شلغم پخته به که نقره خام

مرد بغیر توشہ نہیں اوٹھاتا کام بیچ جنگل کے فقیر بھوکے کی تئین شلغم پکا بہتر ہے نقرہ خام سے

حکایت هرگز از دور زمان ننالیده ام و روی از گردش ایام در هم نکشیده

ہرگز گردش زمانہ سے نہیں شکوہ کیا ہے میں نی اور منہ گردش زمانہ سے درہم نہیں کھینچا

مگر وقتی که پایم برهنه بود و استطاعت پای پوشی نداشتم بجامع کوفه در آمدم

مگر اوس وقت کہ پانوں میرے ننگے تھے اور طاقت جوتا پہننے کی نہ رکھتا تھا میں بیچ مسجد کوفہ کی آیا میں

دلتنگ یکی را دیدم که پای نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بی کفشی

دلتنگ ایک کی تئین دیکھا میں نے کہ پانوں نہ رکھتا تھا شکر نعمت خدا کا بجا لایا میں اور اوپر بے جوتی کے

صبر کردم **قطعه** مرغ بریان بچشم مردم سیر + کمتر از برگ تره بر خوانست

صبر کیا میں نے مرغ بھونا ہوا بیچ آنکھ مرد آسودہ کے کمتر ہے ساگ کی پتے سے اوپر خوان کے

وانکه را دستگاه و قدرت نیست + شلغم پخته مرغ بریانست **حکایت**

اور جس کسی کی تئین مقدور اور قدرت نہیں ہے شلغم پکا ہوا مرغ بھونا ہوا ہے

یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاهی بزمستان از عمارت دور افتاد

ایک بادشاہوں سے ساتھ تن کتنے کے خاصوں کے بیچ ایک شکارگاہ کی جاڑے میں عمارت سے دور پڑا

تا شب در آمد خانه دهقانی را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما

تو رات ہوئی گھر ایک زمیندار کی تئین دیکھا بادشاہ نے کہا رات کو اس جگہ جاویں ہم تو شدت جاڑے کے

نباشد یکی از وزرا گفت لائق قدر بلند پادشاهان نباشد بخانه دهقانی

نہووے ایک نے وزیروں سے کہا لائق مرتبہ بلند بادشاہوں کے نہووے بیچ گھر ایک زمیندار گنوار کے

التجا کردن هم اینجا خیمه زنیم و آتش کنیم دهقان را خبر شد ما حضری که داشت

التجا لیجانا بہیے اس جگہ خیمہ ماریں ہم اور آگ روشن کریں گے گنوار کی تئین خبر ہوئی جو چیز کہ موجود رکھتا تھا

ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بدین قدر نازل

درست کیا اور آگے لایا اور زمین چومی اور کہا مرتبہ بلند بادشاہ کا اس قدر کمی سے نیچا نہ ہوتا

نشدی لیکن نخواستند که قدر دهقان بلند شود و سلطانرا سخن گفتن او مطبوع آمد شبانرا

نہ ہوتا ولیکن منظور نہ تھا کہ مرتبہ گاؤں والے کا بلند ہو بادشاہ کی تئیں بات کہنا اوسکا پسند آیا شام کو

نزل و نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود شنیدمش که قدمی چند در رکاب

بیچ گھر اوسکی کے کوچ کیا صبح کو اوسکو خلعت اور نعمت دیا سنا اوسکو کہ قدم کتنے ایک بیچ سواری کے

سلطان بود و میگفت قطعه ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم + از التفات

بادشاہ کی تھا اور کہتا تھا مرتبے اور دبدبے بادشاہ کے سے نہوا کچھ کم مہربانی سے

بمهمانسرای دهقانی + کلاه گوشهٔ دهقان بآفتاب رسید + که سایه بر سرش انداخت

بیچ مہمانسرائے ایک زمیندار کے بلکہ ٹوپی کا گوشہ زمیندار کا پہونچا اوپر آفتاب کے کہ سایہ اوپر سر اوسکے کے ڈالا

چون تو سلطانی حکایت گدائی هول را حکایت کنند که نعمتی وافر اندوخته

تجھ ایسے بادشاہ نے ایک فقیر خوفناک کی تئیں نقل کرتے ہیں کہ دولت بہت جمع کی

بود یکی از پادشاهان گفتش همی نمایند که مال بیکران داری و مارا مهمیست اگر بجزوی

تھی ایک نے بادشاہوں سے کہا اوسکو کہ لوگ ظاہر کرتے ہیں کہ مال بہت رکھتا ہے تو اور ہمارا ہی ایک کام

از آن دستگیری کنی چون ارتفاع رسد وفا کرده شود و شکر گفته آید گفت ای خداوند

اوس مال سے مدد کرے تو جو فائدہ پہونچے گا دیا کیا جاویگا اور شکر کہا جاویگا کہا اے صاحب

روی زمین لایق قدر بزرگوار پادشاه نباشد دست همت بمال چون من گدائی

روئے زمین کے لائق مرتبے بزرگی بادشاہ کے نہو وے ہاتھ ارادے کا بیچ مال جو ایسے فقیر کے

آلوده کردن که جو جو بگدائی فراهم آورده ام گفت غم نیست که بکافر میدهم الخبیثات

آلودہ کرنا کہ ذرہ ذرہ ساتھ بھیک مانگنے کے جمع کیا ہے کہا غم نہیں ہے کہ کافر کو دیتا ہوں ناپاک چیزیں

للخبیثین شعر گر آب چاه نصرانی نه پاکست + جهود مرده میشوئی چه باکست

واسطے پلیدوں کے لائق ہیں جو پانی کنوئیں نصرانی کا نہیں پاک ہے جہود مردے کو دھوتا ہے کیا ڈر ہے

شعر قالوا عجبت من الکلس لیس بطاهر ٭ قلنا نسد به شقوق المبرز

کہا اونہون نے عجب ہے چونہ سے کہ نہین ہے پاک ٭ کہا ہمنے بند کرینگے ہم ساتھ اوسکے شگافون پاخانہ کو

شنیدم که سر از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی

سنا مین نے کہ سر فرمانبرداری بادشاہ سے پھیرا اور حجت لانا ٭ کرنے لگا اور بیحیائی

کردن بفرمود تا مضمون خطاب را از وی بزجر و توبیخ مخلص کردند مثنوی

کرنا ٭ فرمایا تو مضمون خطاب کی تئین اوس سے ساتھ جھڑکی کے چھڑا کرین

بلطافت چو بر نیاید کار ٭ سر به بی حرمتی کشد ناچار ٭ هر که بر خویشتن نبخشاید

ساتھ خوبی کے جو نہ نکلے کام ٭ ہر ساتھ رسوائی کے کھینچتا پڑی لاچار ٭ جو کوئی اوپر اپنے نہ بخشش کرے

گر نبخشد بر او کسی شاید **حکایت** بازرگانی را دیدم که صد و پنجاه شتر بار

اگر نہ بخشش کرے اوپر اوسکے اور کوئی لائق ہے ٭ ایک سوداگر کی تئین دیکھا مین نے کہ ایک سو پچاس اونٹ بوجھ

داشت و چهل بنده و خدمتگار در جزیرهٔ کیش مرا بحجرهٔ خویش برد همه شب

رکھتا تھا اور چالیس تابعدار اور خدمتگار بیچ ٹاپو کیش کے میری تئین بیچ کوٹھری اپنی کی لیگیا تمام رات

نیارمید از سخنهای پریشان گفتن که فلان انبارم بترکستانست و فلان

نہ آرام کیا باتین پریشان کہنے سے ٭ کہ فلانا انبار میرا بیچ ترکستان کے ہے اور فلانے

بضاعت بهندوستان و این قباله فلان زمین ست و فلان چیز را

پونجی بیچ ہندوستان کے ٭ اور یہ قبالہ فلانی زمین کا ہے ٭ اور فلانی چیز کی تئین

فلان کس ضمین ست گاه گفتی که خاطر اسکندریه دارم که هوای خوش ست

فلانا شخص ضامن ہے کبھی کہتا کہ خاطر اسکندریہ کی رکھتا ہون کہ ہوا اوسکی خوش ہے

باز گفتی نه که دریای مغرب مشوش ست سعدیا سفری دیگر در پیش ست اگر

پھر کہتا نہین کہ دریای مغرب کا مشوش ہے ٭ ای سعدی ایک سفر اور درپیش ہے اگر

آن کرده شود بقیت عمر بگوشه بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفر ست

وہ کیا جاوے ٭ باقی عمر اپنی بیچ گوشہ کی بیٹھون مین اور قناعت کرون مین کہا مینے وہ کون سفر ہے

گفت گوگرد پارسی خواهم بردن بچین که شنیدم قیمتی عظیم دارد و کاسهٔ چینی
کہا گندھک فارس کی چاہتا ہوں میں لیجانا بیچ چین کے کہ سنا میں نے کہ قیمت بڑی رکھتی ہے اور برتن چینی کے
بروم آرم و دیبای رومی بهند و پولاد هندی بحلب و آبگینهٔ حلبی بیمن و برد
بیچ روم کے لاؤں اور کپڑا رومی کا روم کے بیچ ہند کے اور فولاد ہند کا بیچ شہر حلب کی اور شیشہ حلب کا بیچ یمن کے اور چادر
یمانی بپارس و ازان پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم انصاف ازین ماخولیا
یمن کی بیچ فارس کے اور اسکے پیچھے چھوڑونگا سفر کرنا میں اور بیچ ایک دکان کے بیٹھونگا میں انصاف اس بیہودگی سے
چندان فرو گفت که بیش طاقت گفتنش نماند گفت ای سعدی تو هم سخنی
اتنا کہا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اوسکو نہ رہی کہا ای سعدی تو بھی ایک بات
بگوی ازانها که دیده و شنیده گفتم قطعه آن شنیدستی که در صحرای غور
کہہ اون باتوں سے کہ دیکھا ہی تو نے یا سنی ہی تو نے کہا میں نے وہ سنا ہی تو نے کہ بیچ جنگل غور کے
بار سالاری بیفتاد از ستور + گفت چشم تنگ دنیادار را + یا قناعت
اسباب ایک سردار کا گر پڑا گدھے سے کہا آنکھ حریص دنیادار کے تئیں یا قناعت
پر کند یا خاک گور حکایت مالداری را شنیدم که بخیل اندر چنان
بھرتی ہی یا خاک قبر کی ایک مالدار کی تئیں سنا میں نے کہ بیچ بخیلی کے ایسا
معروف بود که حاتم طائی در کرم ظاهر حالش بنعمت دنیا آراسته و خست
معروف تھا کہ حاتم طائی بیچ بخشش کے ظاہر حال اوسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور کنجوسی
نفس جبلی همچنان در وی متمکن تا بجائی رسید که نانی از دست بجانی ندادی
ذات کی ایسی بیچ اوسکے قرار پکڑے ہوئی تو اس حد تک پہنچی کہ ایک روٹی کو ہاتھ سے کسی جان کو نہ دیتا
و گربهٔ ابوهریره را بلقمهٔ ننواختی و سگ اصحاب کهف را استخوانی نینداختی
اور بلی ابوہریرہ کی تئیں ساتھ ایک لقمہ کی سرفراز نہ کرتا اور کتے اصحاب کہف کی تئیں ایک ہڈی نہ ڈالتا
فی الجمله خانهٔ او را کس ندیدی در گشاده و سفرهٔ او را سر گشاده درویش بجز بوی
حاصل کلام گھر اوسکے کی تئیں کوئی نہ دیکھتا دروازہ کھولا اور دسترخوان اوسکی کی تئیں کھولا ہوا فقیر سوای بو

طعامش نشنیدی ، مرغ از پس نان خوردن و ریزه برچیدی . شنیدم که

کھانے اوسکے کی خوشبو نہ سونگھتا تھا چڑیا پیچھے کھانا کھانے اوسکے کے ریزہ نہ چنتے سنا میں نے کہ

پادشاهی مغرب اندر راه مصر پیش گرفته بود و خیال فرعونی در سر ، حتی اذا

بیچ دریای مغرب کے راہ مصر کی آگے پکڑی تھی اور خیال فرعونیت سر میں تھا یہاں تک کہ جب

ادرکه الغرق بادی مخالف کشتی برآمد چنانکه گویند قطعه با طبع

لیا اوسکو غرق ہونے نے ایک ہوا مخالف بیچ کشتی کے سامنے آئی جیسا کہ کہتے ہیں ساتھ طبیعت

ملولت چه کند دل که نسازد + شرطه همه وقت نبود لایق کشتی + دست بدعا

ملول تیری کی کیا کرے دل کہ موافقت نہ کرے ہوا موافق سب وقت نہو وے لائق کشتی کے ہاتھ واسطے دعا کے

برآورد و فریاد بیفایده خواندن گرفت فاذا رکبوا فی الفلک دعوا الله

اوٹھایا اور فریاد بیفائدہ پڑھنے پکڑے جسوقت سوار ہوئے بیچ کشتی کے پکارا خدا کو

مخلصین له الدین شعر دست تضرع چه سود بنده محتاج را + وقت دعا

خالص کرتے ہوئے واسطے اوسکے دین ہاتھ زاری کرنے کا کیا فائدہ بندہ محتاج کو وقت دعا کے

بر خدا وقت کرم در بغل قطعه از زر و سیم راحتی برسان + خویشتن هم تمتعی

خدا پر اور وقت بخشش کے بیچ بغل کے زر اور چاندی سے خوشی پہونچاو آپ بھی ایک بہرہ

برگیر + وانگه این خانه کز تو خواهد ماند + خشتی از سیم و خشتی از زر گیر + آورده اند

لے اور اسوقت کہ یہ گھر تجھسے چھوٹنے کا ایک اینٹ چاندی سے اور ایک سونے کی فرض کر کہتے ہیں

که در مصر اقاربی درویش داشت بعد از هلاک وی به بقیت مال وی توانگر شدند جامهای

کہ بیچ مصر کی رشتہ دار کنگال رکھتا تھا پیچھے مرنے اوسکے ساتھ باقی مال اوسکی کی دولتمند ہوئے کپڑے

کهن بمرگ او دریدند و خز و دمیاطی بعوض آن بریدند همدران هفته یکی را دیدم

پورانے سبب مرنے اوسکے کے پھاڑے اور خز اور دمیاطی بعوض اوسکے کے قطع کیے بیچ اوسی ہفتے کی ایک کو دیکھا میں نے

از ایشان بر بادپائی سوار و غلامی دوان در پی قطعه وه که گر مرده

ان میں سے اوپر ایک گھوڑے کے سوار چلنے والا اور غلام دوڑتے پیچھے دوڑنے والے کیا خوب ہے اگر مردہ

گریختن نتوانست مثنوی چو آید بکوشیدن دشمن جانستان + ببندد اجل پای مرد دوان

بھاگ نہ سکا جو آوے پہنچنے کو دشمن جان لینے والا باندھ دیتی ہے موت پانوں مرد دوڑنے والے کا

در آن دم که دشمن پیاپی رسید + کمان کیانی نباید کشید حکایت ابلهی دیدم

بیچ اوس دم کی کہ دشمن جلد پہنچا کمان کیانی کو نہ چاہیے کھینچنا ایک احمق کو میں نے دیکھا

سمین خلعتی ثمین دربر و مرکب تازی در زیر و قصبی مصری بر سر کسی گفت سعدی چگونه

موٹا ایک خلعت قیمتی بیچ بدن کے اور گھوڑا تازی نیچے اور ایک چادر مصری اوپر سر کے کسی نے کہا اے سعدی کیونکر

همی بینی این دیبای معلم برین حیوان لا یعلم گفتم شعر قد شابه بالوری حمار

دیکھتا ہے تو یہ کپڑا بوٹہ دار اوپر اس حیوان جاہل کے کہا میں نے تحقیق کہ مانند ہے ساتھ خلقت گدھی کے

عجلا جسدا له خوار گفته اند یک طلعت زیبا به از هزار خلعت دیبا قطعه

گائے کا بچہ ہے اور جسم ہے بغیر روح واسطے اوسکی ہے آواز کہا ہے ایک شکل اچھی بہتر ہزار خلعت دیبا کے سے

شریف گر متضعف شود خیال مبند + که پایگاه بلندش ضعیف خواهد بود +

بزرگ اگر ناتوان ہووے خیال مت باندھ کہ مرتبہ بلند اوسکا ضعیف ہووے گا

ور آستانه سیمین بمیخ زر بندد + گمان مبر که یهودی شریف خواهد بود قطعه

اور جو چوکھٹ چاندی کی ساتھ میخ زر کی مارے گمان مت لیجا کہ یہودی شریف ہووے گا

بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان + مگر دراعه و دستار و نقش بیرونش + بگرد در همه

ساتھ آدمی کی نہ سکیے کہنا مانند ہے یہ حیوان سکے مگر کرتہ اور پگڑی اور نقش باہر اوسکے کا پھیر تمام

اسباب ملک و هستی او + که هیچ چیز نبینی حلال جز خونش حکایت دزدی

اسباب اور املاک اور وجود اوسکی کے کہ کچھ چیز نہ دیکھیگا تو حلال سوای خون اوسکے ایک چور نے

گدائی را گفت شرم نمیداری از برای جوی سیم دست پیش هر لئیم دراز کردن گفت

ایک فقیر کو کہا شرم نہیں رکھتا ہے تو واسطے ایک جو چاندی کی ہاتھ آگے ہر کنجوس کے دراز کرنا فقیر نے کہا

بیت دست دراز از پی یک حبه سیم + به که ببرند بدانگی و نیم حکایت مشت زنی

ہاتھ پھیلانا واسطے ایک جو چاندی کی بہتر کہ کاٹیں واسطے دمڑی اور آدھی کی ایک مکا مارنے والے کی

را حکایت کنند که از دهر مخالف بفغان آمده بود و حلق فراخ از دست تنگ بجان
تهین نقل کرتے هین که زمانه مخالف سے بیچ فریاد کے آیا تها اور حلق فراخ مفلسی سے عاجز
رسیده شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست که عزم سفر دارم مگر بقوت بازو
هوا گلا آگے باپ کے لیگیا اور اجازت چاهی که اراده سفر کرنیکا رکهتا هون مگر ساته قوت بازو کے
دامن کامی فراچنگ آرم که بزرگان گفته اند بیت فضل و هنر ضایعست تا ننمایند
دامن مقصد کا بیچ چنگل کے لاؤن که بزرگون نے کہا ہے بزرگی اور هنر ضائع ہے جبتک نه دکهلاوین
عود بر آتش نهند و مشک بسایند پدر گفت ای پسر خیال محال از سر بدر کن و پای
عود اوپر آگ کے رکهین مشک گهسین باپ نے کہا اے لڑکے خیال مشکل سر سے باهر کر اور پیر
قناعت در دامن سلامت کش که خردمندان گفته اند دولت نه بکوشیدنست
صبر کا بیچ دامن سلامتی کے کهینچ که عقلمندون نے کہا ہے دولت نه ساته کوشش کرنیکے ہے
چاره کم جوشیدنست شعر کس نتواند گرفت دامن دولت بزور کوشش بیفایده است
علاج کم جوش کرنا ہے کوئی نه سکے پکڑنا دامن دولت کا ساته زور کے کوشش بیفائده ہے
وسمه بر ابروی کور فرد اگر بهر سر مویت دو صد خرد باشد خرد بکار نیاید چو بخت
خضاب اوپر بهون اندهے کے اگر بیچ هر بال تیرے کے دو سو عقل هووین عقل بیچ کام کی نه آوے جو نصیب
بد باشد پسر گفت ای پدر فواید سفر بسیار است از نزهت خاطر و جر منافع و دیدن عجا
بد هووے لڑکے نے کہا اے باپ فائدے سفر کے بہت هین تازگی خاطر کی اور کهینچنا فائدون اور دیکهنا عجائبات
یب و شنیدن غرایب و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاه و ادب و مزید مال و مکتسب
اور سننا نادرات اور سیر شهرون کی اور همنشینی دوستون کی اور حاصل کرنا مرتبه اور ادب اور زیاده کرنا مال اور سیکهنا
و معرفت یاران و تجربت روزگار چنانکه سالکان طریقت گفته اند رباعی تا بدکان
اور معرفت یارون کے اور آزمائی زمانے کی جیسا که چلنے والون راه طریقت نے کہا ہے جبتک بیچ دکان
خانه در گروی هرگز ای خام آدمی نشوی برو اندر جهان تفرج کن پیش از آن روز کز جهان
گهر کی گروی هی تو هرگز ای کچی آدمی نهووے تو جا بیچ جهان کے خوشی کر آگے اس دن کے که جهان سے

ور برانندش بقهر پدر و مادر خویش + پر طاوس در اوراق مصاحف دیدم + گفتم این

اور جو نکال دین غصے سے اوسکو باپ اور ماں اور رشتہ دار   پر مور کا بیچ ورقوں مصحفوں کے دیکھا مین نے کہا مینے یہہ

منزلت از قدر تو می بینم بیش + گفت خاموش که هر کس که جمالی دارد + هر کجا پای

مرتبہ اپنا تیری قدر سے دیکھتا ہوں مین زیادہ   کہا چپ رہ کہ جو کوئی کہ ایک صورت رکھتا ہی   جہان اپنا کہین پانون

نهد دست بدارندش پیش قطعه چون در پسر موافقت و دلبری بود + اندیشه نیست

رکھی ہاتھ رکھین اوسکے آگے   جو لڑکے مین اتفاق کرنا اور دل لیجانا ہووے   اندیشہ نہین ہے

گر پدر از وی بری بود + او جوهرست گو صدفش در میان مباش + در یتیم را همه کس مشتری

کہ باپ اوس سے بیزار ہووے   وہ جوہر ہے کہ اندر سیپ کے مت رہ   موتی بیباپ کی سبکوئی خریدار

بود + چهارم خوش آوازیکه بحنجره داودی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس

ہووی   چوتھے خوش آواز کہ ساتھ حلق داود علیہ السلام کی کہ پانی چلنے سی اور چڑیان اڑنے سی باز رکھے پس

بوسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند

ساتھ وسیلے اوس ہنر کی کے دل مشتاقونکا شکار کرے اور صاحب معنی واسطے ہمنشینی اوسکے کی رغبت کرین

و بانواع خدمت کنند شعر سَمعِی اِلی حُسنِ الاَغانی + مَن ذَا الّذِی

اور ساتھ طرح طرح کے خدمت کرین   کان میرا طرف خوبی راگ گانیوالونکی   وہ شخص کہ

جَسَّ المَثانی قطعه چه خوش باشد آواز نرم حزین + بگوش حریفان مست صبوح

بجاتا ہی دو تاری کی تنین   کیا خوب ہووی آواز نرم دردناک   بیچ کانون یاروں مست صبح کے

به از روی زیباست آواز خوش + که این حظ نفس است و آن قوت روح + یا کمینه پیشه

بہتر منہ اچھی سی ہی   آواز اچھے   کہ یہہ خوشی نفس کی ہی اور وہ غذا روح کی   یا کمترین پیشہ ور

وری که بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبروی از بهر لقمه ریخته نگردد چنانکه بزرگان گفته اند

کہ ساتھ کوشش بازو کی روزینہ حاصل کرے تا آبرو واسطے لقمے کے ضائع نہووے جیسا کہ بزرگون نے کہا ہے

قطعه گر بغریبی رود از شهر خویش + سختی و محنت نبرد پینه دوز + ور بخرابی فتد از ملک

جو ساتھ غریبی کے جاوے شہر اپنے سے سختی اور محنت نہ لیجاوے جوتی گانٹھنے والا اور جو ساتھ خرابی کے پڑے ملک

این بگفت و پدر را وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن همیگفت

یہ کہا اور باپ کی تئیں رخصت کیا اور ہمت چاہی اور روانہ ہوا اور دل اپنے سے کہتا تھا

شعر هنرور چو بختش نباشد بکام • بجائی رود کش ندانند نام • تا برسید بر کنار

ہنرمند جو نصیب اوسکا نہو دی بیچ کام آئی جہان کہین جاوے کوئی اوسکا نام نہ جانے تو پہنچا اوپر کنارے

آبی که سنگ از صلابت او بر سنگ همی آمد و خروشش بفرسنگ میرفت بیت

پانی کے کہ پتھر صدمی اوسکے سے اوپر پتھر کے آتا تھا اور شور اوسکا کوسون تک جاتا تھا

سهمگین آبی که مرغابی درو ایمن نبودی • کمترین موج آسیا سنگ از کنارش

دہشت ناک وہ دریا کہ مرغابی بیچ اوسکے بیدھڑک نہیں ہوتی تھی چھوٹی سی لہر چکی کا پتھر کنارے اوسکے سے

در ربودی گروهی مردمان را دید هر یک بقراضه در معبر نشسته و رخت سفر بسته

لیجاتی تھی ایک گروہ آدمی کی تئیں دیکھا ہر ایک ساتھ ریزہ زر کے بیچ کشتی کے بیٹھے ہوے اور اسباب سفر کا باندھے

جوان را دست عطا بسته بود زبان ثنا بر گشود چندانکه زاری کرد یاری نکردند

جوان کی تئیں ہاتھ بخشش کا بند رہا تھا زبان تعریف کی کہولے جتنا گڑگڑا رہے کے دوستداری نکے

ملاح بیمروت از و بخنده بر گردید و گفت شعر بی زر نتوانی که کنی بر کس زور • ور زور

ملاح بیمروت اوس سے ساتھ ہنسنے کے پھرا اور کہا بی زر نہیں سکتا ہی کری تو اوپر کسیکے زور اور جو زر

داری بزور محتاج نه شعر زر نداری نتوان رفت بزور از دریا • زور ده مرد

رکھتا ہے تو ساتھ زور کے محتاج نہیں ہے تو زر نہیں رکھتا ہی تو نہ سکیگے جانا ساتھ زور کے دریا سی زور دس مردون کا

چه باشد زر یک مرد بیار • جوان را دل از طعنه ملاح بهم بر آمد خواست که ازو انتقامی کشد

کیس کام آوی زر ایک مرد کا لاو جوان کی تئیں دل طعنہ ملاح سے رنجیدہ ہوا چاہا کہ اوس سے ایک بدلا کھینچے

کشتی رفته بود آواز داد و گفت اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ

کشتی گئے تھے آواز دی اور کہا جو ساتھ اس ایک جامی کے کہ پہنے ہوں تئیں قناعت کرے تو افسوس

نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید بیت بدوزد شره دیده هوشمند • در آرد

نہیں ہے ملاح نے طمع کی اور کشتی پھیر سے سیوے حرص دیدہ ہوشمند کے لاتی ہے

از دزدان پرخطر بود کاروانیان را دید لرزه بر اندام افتاد و دل بر هلاک نهاده گفت

چوروں سے خطرناک تھا قافلے والوں نے جب دیکھا کانپنا اوس کے بدن کو پڑا اور دل اوپر ہلاک کی رکھ کہا

اندیشه مدارید که درین میان یکی منم که به تنها پنجاه مرد را جواب گویم و دیگر جوانان

اندیشہ نہ رکھو کہ بیچ اس درمیان کے ایک میں ہوں کہ اکیلے پچاس آدمی کو جواب کہوں اور دوسرے جوان بھی

یاری کنند این بگفت و مردم کاروان بلاف او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی

مدد کرینگے یہ کہا اور آدمی قافلے کی ساتھ لاف زنی اوسکے کے قوی دل ہوئے اور ساتھ صحبت اوسکی کی خوشی

کردند و نیز زاد و آب دستگیری واجب دانستند جوان را آتش معده بالا گرفته بود

کی اور کھانے اور پینے کی مدد واجب جانتے جوان کی آتش پیٹ کی نے بلندی پکڑی تھی

و عنان طاقت از دست رفته لقمه چند از سر اشتها تناول کرد و دمی چند آب در سر آن

اور باگ طاقت کی ہاتھ سے گئے تھے کتنے سر بھوک سے کھانا کھایا اور ایک دم کتنے پانی بیچ اوسکے

آشامید تا دیو درونش بیارامید و بخفت پیرمردی جهاندیده در آن کاروان

پیا تو دیو درون اوسکے نے آرام کیا اور سو رہا ایک پیر مرد جہاندیدہ بیچ اوس قافلے کے

بود گفت ای جماعت من ازین بدرقه شما اندیشناکم بیش از آنکه از دزدان چنانکه

تھا کہا اے گروہ میں اس راہبر تمہارے سے اندیشہ کرنیوالا ہوں زیادہ اوس سے کہ چوروں سے جیسا

حکایت کنند عربی را درمی چند گرد آمده بود و شب از تشویش لوریان در خانه

نقل کرتے ہیں ایک عرب کی کتنے درم جمع ہوئے تھے اور رات کو فکر اور پریشانی لوریوں کی سے بیچ گھر کے

تنها خفتی یکی را از دوستان بخود خواند تا وحشت تنهائی بدیدار وی منصرف

نہیں سوتا تھا اکیلا ایک کو دوستوں سے نزدیک اپنے بلایا تو وحشت تنہائی کی بسبب دیدار اوسکے کے پھیرنا

کند شبی چند در صحبت او بود چندانکه بر درمهاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد

کرے رات کتنی بیچ صحبت اوسکے کی تھا یہاں تک کہ اوپر درموں اوسکے کے وقوف پایا لیگیا اور کھایا اور سفر کیا

بامدادان دیدند عرب را گریان و عریان کسی گفت حال چیست مگر آن درمهای ترا

صبح کو دیکھا عرب کو روتے ہوئے اور ننگا کسو نے کہا حال کیا ہے شاید اون درموں تیری کو

حالش پریشان پرسید از کجائی و بدین جایگه چون افتادی گفت برخی زانچه بسر او رفته

حال اوسکی پریشان پوچھا کہاں کا رہنے والا ہی تو اور بیچ اس جگہ کے کیونکر پڑا تو ایک تھوڑا سا جو کچھہ اوپر سر اوسکی گذرا تہا

بود اعادت کرد ملکزاده را بر حال تباه او رحمت آمد و خلعت و نعمت فرمود و معتمدی را

تہا پھر کہنا شروع کیا بادشاہزادی کی تئین اوپر حال تباہ اوسکے کی مہربانی آئی اور خلعت اور نعمت دی اور ایک صاحب اعتبار

با وی بفرستاد تا بشهر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت

ساتہہ اوسکے بھیجا تک بیچ شہر اپنے کے پھر آیا باپ نی دیکھنے اوسکے سے خوشی کی اور اوپر سلامت

حالش شکر گفت شبانگه از آنچه بر سر او رفته بود از حالت کشتی و جور ملاح و جفای

حال اوسکے کے شکر کہا رات کے وقت جو کچھہ اوپر سر اوسکے کی گیا تہا حالت کشتی اور ظلم ملاح اور سختی

روستائیان بر سر چاه و غدر کاروانیان در راه با پدر همی گفت پدر گفت ای پسر

دیہقانیوں کے سے اوپر سر کنوئیں کے اور بیوفائی اہل قافلہ کی بیچ راہ کی ساتہ باپ کے کہتا تہا باپ نے کہا ای بیٹے

نگفتمت هنگام رفتن که تهیدستان را دست دلیری بسته است و پنجه شیری شکسته

نہ کہا تہا میں نے تجکو وقت جانیکے کہ مفلسوں کی تئین ہاتہ دلیری کا بندھا ہے اور پنجہ شیری کا ٹوٹا

شعر چه خوش گفت آن تهیدست سلحشور * جوی زر بهتر از پنجاه من زور *

کیا خوب کہا اوس مفلس سپاہی نے ایک جو زر کا بہتر ہے پچاس من زور سے

پسر گفت ای پدر تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر ننهی بر دشمن ظفر نیابی

بیٹے نے کہا تحقیق ای باپ جبتک رنج نہ کہینچے تو گنج نہ اوٹہاوے تو اور جبتک جان بیچ خطر کی نہ رکہے تو اوپر دشمن کی فتح

و تا دانه پریشان نکنی خرمن بر نگیری نبینی باندک مایه رنجی که بردم چه تحصیل راحت

اور جبتک دانہ پریشان نکرے خرمن نہ اوٹہاوے تو نہ دیکہا تونی کہ ساتہہ تہوڑی ایک رنج کی کہ کہینچا میں نے کیا حاصل کیا

کردم و بنیشی که خوردم چه مایه عسل آوردم بیت گرچه بیرون ز رزق نتوان خورد

کیا میں نے اور ساتہ ایک ڈنک کے کہ کہایا میں نی کیا پونچی شہد کی لایا میں گرچہ باہر رزق سی نہیں سکتے کہانا

در طلب کاهلی نباید کرد فرد غواص گر اندیشه کند کام نهنگ هرگز نکند در

بیچ طلب کے سستی نچاہیے کرنا غوطہ لگانیوالا جو کرے اندیشہ تالو نہنگ کے کا ہرگز نکری گا موتی

نخستین بر جای بماند قطعه گه بود کز حکیم روشن رای بر نیاید درست تدبیری

پہلے اوپر جگہ کے رہے کبھی ہو کہ حکیم روشن عقل سے بر نہیں آتی ہی درست ایک تدبیر

گاه باشد که کودک نادان بغلط بر هدف زند تیری حکایت درویشی شنیدم

کبھی ہوتا ہے کہ ایک لڑکا بے شعور غلطے سے اوپر نشانی کی مارے ایک تیر ایک فقیر کی تحقیق سنا میں نے

که بغاری در نشسته بود و در بروی از جهان بسته و ملوک و اغنیا را در چشم همت او

کہ بیچ ایک غار کے بیٹھا تھا اور دروازہ اوپر منہ کے جہان سے بند کیا اور بادشاہوں اور تونگروں کی تحقیق آنکھ ہمت

شوکت و هیبت نمانده قطعه هر که بر خود در سؤال گشاد تا بمیرد نیازمند بود

دبدبہ اور ہیبت نہ رہے جس شخص نے اوپر اپنے دروازہ سوال کا کھولا تا مرگ محتاج ہوگا

آز بگذار و پادشاهی کن گردن بی طمع بلند بود یکی از ملوک آن طرف اشارت کرد

حرص چھوڑ اور بادشاہی کر گردن بے طمع کی بلند ہووے ایک نے بادشاہوں اوس طرف کے سے اشارہ کیا

که توقع بکرم و اخلاق مردان چنین است که یکی با ما بنان و نمک موافقت کند شیخ

کہ امید ساتھ کرم اور خلق مردوں کی ایسے ہے کہ ایک مرتبہ ساتھ ہمارے ساتھ روٹی اور نمک کے موافقت کرے شیخ

رضا داد بحکم آنکه اجابت دعوت سنت است دیگر روز ملک بعذر قدومش رفت عابد برجست

راضی ہوا بحکم اسبات کے کہ قبول کرنا دعوت کا حکم پیغمبر ہے دوسرے روز بادشاہ واسطے عذر آنے اوسکے کی گیا عابد کود ا

و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون غایب شد یکی از جماعت پرسید

اور بادشاہ کو گود میں لیا اور مہربانی کی اور تعریف کہی جو غائب ہوا ایک نے جماعت سے پوچھا

شیخ را که چندین ملاطفت امروز که با پادشه کردی خلاف عادت بود و دیگر ندیدیم گفت

شیخ کو کہ اتنے مہربانی آج کے روز کہ ساتھ بادشاہ کی کی تو نے خلاف عادت تھی اور دوسرے کبھی نہ دیکھا کہا

نشنیدی که یکی از صاحبدلان گفته است فرد هرکه را بر سماط بنشستی واجب آمد

نہ سنا تو نے وہ کہ ایک نے صاحبدلوں سے کہا ہے جس کسی کی تحقیق اوپر فرش خوان اوسکی بیٹھے تو واجب آیا

بخدمتش برخاست مثنوی گوش تواند که همه عمر وی نشنود آواز دف و چنگ و نی

بیچ خدمت اوسکی کے اوٹھنا کان سکتے ہیں کہ تمام عمر نہ سنیں آواز دف اور چنگ اور نے کے

گر نبود بالش آگنده پر جو نہووی تکیہ بھرا ہوا پر سے	بی گل و نسرین بسر آرد دماغ بغیر گل اور نسرین کے گذرا تا ہی دماغ	دیدهٔ شکیبد ز تماشای باغ دیدے صبر کرتی ہیں تماشے باغ کی سی
دست توان کرد در آغوش خویش ہاتھ سکتے کرنا بیچ بغل اپنی کے	ور نبود دلبر همخوابه پیش اور جو نہ ہووی دلبر ہمخوابہ آگے	خواب توان کرد حجر زیر سر خواب سکتے کرنا پتھر نیچے سر کے
	صبر ندارد که بسازد بهیچ صبر نہ کرے کہ موافقت کرے ساتھ نہ ہونے کے	وین شکم بی هنر پیچ پیچ یہ پیٹ بی ہنر اور پیچ در پیچ

باب چهارم در فوائد خاموشی

باب چوتھا بیچ فائدوں چپ رہنے کے

حکایت یکی از دوستان را گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن اختیار آمده

ایک کی تئین دوستوں سے کہا میں نے روکنا بات کہنی کا بسبب اسکے اختیار آیا

است که غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدهٔ دشمنان جز بر بدی

ہے کہ اکثر وقتوں بیچ بات نیک اور بد اتفاق پڑتا ہے اور دیدہ دشمنوں کا سوای برائی کے

نمی آید گفت دشمن آن به که نیکی نبیند **شعر** واخو العداوة لا یمر بصالح

نہیں آتا ہے کہا دشمن وہ بہتر کہ نیکی نہ دیکھے اور بہائی دشمنی کا نہیں گذرتا ہی طرف صالح کے

الا و یلمزه بکذاب اشر **شعر** هنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است گل است

مگر در حالیکہ عیب کرتا ہی اسکی تئین ساتھ دروغ بہت بد ہنر بیچ آنکھ دشمنی کے زیادہ عیب ہے گل ہے

سعدی و در چشم دشمنان خارست **بیت** نور گیتی فروز چشمهٔ هور

سعدی بیچ آنکھ دشمنوں کے کانٹا ہے نور دنیا کا روشن کرنیوالا چشمہ آفتاب کا

زشت باشد بچشم موشک کور **حکایت** بازرگانی را هزار دینار خسارت

زبون ہوتا بیچ آنکھ چمگادر کے ایک سوداگر کی تئین ہزار دینار ٹوٹا

افتاد پسر را گفت نباید که با کسی این سخن در میان نهی گفت ای پدر فرمان ا

پڑا بیٹے کو تئین کہا نچاہیے کہ ساتھ کسی کے اس بات کو درمیان میں رکھے تو کہا اے باپ حکم تیری ...

نگویم ولیکن مرا بر فائده این مطلع گردانی که مصلحت در نهان داشتن آن چیست گفت

کہونگا نہیں ولیکن چاہیے کہ میری تئین اوپر فائدے اسکے کی خبردار کرو کہ مصلحت بیچ پوشیدہ رکہنے کے کیا ہے کہا

تا مصیبت دو نشود یکی نقصان مایه و دوم شماتت همسایه شعر مگو اندُه خویش

تو مصیبت دو نہوں ایک نقصان مال کا اور دوسرے طعنہ زنی ہمسایوں کی مت کہہ غم اپنا

با دشمنان که لاحول گویند شادی کنان حکایت جوانی خردمند از فنون

ساتھ دشمنوں کے کہ لاحول کہیں خوشی کرتے ہوئے ایک جوان دانشمند فنون

فضائل حظی وافر داشت و طبعی نافر چنانکه در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن

فضیلتوں سے نصیبہ بہت رکھتا تھا اور طبیعت نفرت کرنیوالی جیسا کہ بیچ مجلس عالموں کی بیٹھتا زبان بات کی

ببستی باری پدرش گفت ای پسر تو نیز آنچه دانی بگوی گفت بترسم از آنچه ندانم بپرسند

بند کرتا ایکبار باپ نی اوسکو کہا اے فرزند تو بھی جو کچھ جانتا ہی تو کہہ کہا ڈرتا ہوں میں کہ اوس چیز سے کہ نہیں جانتا پوچھیں

شرمساری برم قطعه آن شنیدی که صوفیی میکوفت زیر نعلین خویش میخی چند

شرمندگی لیجاوں وہ سنا تونی کہ ایک صوفی ٹھونکتا تھا نیچے جوتیوں اپنی کی میخیں کتنی

آستینش گرفت سرهنگی که بیا نعل بر ستورم بند فرد نگفته ندارد کسی با تو کار ولیکن

آستین اوسکی پکڑی ایک سپاہی نی کہ آؤ نعل بیل پر میرے باندھ نہ کہا ہوا نہیں رکہتا کوئی تجھسے کام اور لیکن

چو گفتی دلیلش بیار حکایت عالمی معتبر را مناظره افتاد با یکی از ملاحده لعنهم

جو کہا تونی دلیل اوسکے لاو ایک عالم معتبر کی بیچ لڑائی سے پڑی ساتھ ایک کے بیدینوں میں سے لعنت کرے

الله علی حدة و بحجت با او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت با چندین

اللہ اونکے سر ایک ایک پر اور حجت میں اوس سی سربر نہوا ڈھال ڈالدی اور پہرا کسی نے کہا تیری تئین ساتھ اتنے

فضل و ادب که داری با بیدینی حجت نماند گفت علم من قرآنست و حدیث و گفتار

فضیلت اور ادب کے کہ رکہتا ہی تو ساتھ ایک بیدین کی دلیل نہ رہی کہا علم میرا بیچ قرآن کے ہے اور حدیث اور کہی ہوئی

مشایخ و او بدینها معتقد نیست و نمی‌شنود مرا شنیدن کفر او بچه کار آید بیت

بزرگوں کے اور وہ ساتھ ان باتوں کی معتقد نہیں ہے اور نہیں سنتا ہی واسطے میرے سننا کفر اوسکی کس کام آوے

آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی * آنست جوابش که جوابش ندهی

وہ شخص کہ ساتھ قرآن اور حدیث کی اوس سے نہ چھوٹے تو وہی جواب اوسکا کہ جواب اوسکو نہ دے تو

حکایت

جالینوس ابلهی را دید دست در گریبان دانشمندی زده و بی حرمتی همی کرد گفت اگر

جالینوس حکیم نے ایک احمق کو دیکھا ہاتھ بیچ گریبان ایک دانا کے ڈالے ہوئے اور بے عزتی کرتا تھا کہا اگر

این دانا بودی کار او با نادان بدینجا نرسیدی * دو عاقل را نباشد کین و پیکار

یہہ دانا ہوتا نوبت اوسکی ساتھ احمق کے یہانتک نہ پہنچتی دو داناؤں کے بیچ نہیں لڑائی اور جھگڑا

نه دانایی ستیزد با سبکسار * اگر نادان بوحشت سخت گوید * خردمندش بنرمی دل بجوید

نہ کوئی دانا لڑے ساتھ ہلکے کے جو نادان سے وحشت سی سخت کہے دانا اوسکی ملایمت سے دلداری کرے

دو صاحبدل نگهدارند مویی * همیدون سرکشی و آزرم جویی * وگر بر هر دو جانب جاهلانند

دو صاحبدل نگاہ رکھیں تو اسی طرح ایک سرکش اور ایک لڑائی ڈھونڈھنے والا اور جو دونو طرف جاہل ہین

اگر زنجیر باشد بگسلانند * یکی را زشتخویی داد دشنام * تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام

جو زنجیر ہووی تو توڑین ایک کی تئین ایک بدخو نے گالی دی برداشت کی اور کہا ای نیک بخت

بتر زانم که خواهی گفت آنی * که دانم عیب من چون من ندانی

بدتر اوس سے ہوں مین کہ کہے تو کہ وہی ہوں کہ جانتا ہوں میں عیب میرا اتنا نہ میرے عیب جانتا ہے تو

حکایت

سحبان وائل را در فصاحت بی نظیر نهاده اند بحکم آنکه سالی بر سر جمع سخن گفتی لفظی مکرر نکردی وگر

سحبان وائل کو بیچ فصاحت کی بے نظیر رکھا ہے موافق اوس بات کی کہ ایک سال برو مجمع کی بات کہتا کہ ایک لفظ مکرر نہ کہتا اگر

همان اتفاق افتادی بعبارت دیگر بگفتی و از جمله آداب ندمای حضرت ملوک یکی اینست

اوسی لفظ کا اتفاق پڑتا ساتھ عبارت اور کے کہتا اور سب آداب ہمنشینی بادشاہ کے ایک یہہ ہے

سخن گرچه دلبند و شیرین بود * سزاوار تصدیق و تحسین بود * چو یکبار گفتی مگو باز پس

بات اگرچہ دلپسند اور میٹھی ہووے لائق سچ ماننے اور تعریف کے ہووے جو ایک دفعہ کہا تو نے مت کہہ پیچھے

که حلوا چو یکبار خوردند بس

کہ حلوا جو کھایا ایک دفعہ بس

حکایت

یکی را از حکما شنیدم که میگفت هرگز کسی بجهل خود

ایک کی تئین حکیموں سے سنا مین نے کہ کہتا تہا ہرگز کسی نے اوپر جہالت

اقرار نکرده است مگر آنکس که چون دیگری در سخن باشد همچنان تمام ناگفته سخن آغاز کند

اقرار نہیں کیا ہی مگر وہ شخص کہ جو اوس بیچ بات کہنی کے ہووی ویسا ہی تمام نہ کہی ہوئی بات شروع کرے

مثنوی سخن را سر است ای خردمند و بن میاور سخن در میان سخن خداوند تدبیر و فرهنگ و هوش

بات کی تئیں سر ہی ای دانا اور جڑ مت لا در بات درمیان بات کے صاحب تدبیر اور دانائی و ہوش

نگوید سخن تا نبیند خموش **حکایت** تنی چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را که

نہ کہے بات جب تک نہ دیکھے چپ ایک لوگ نی غلاموں بادشاہ محمود سی کہا حسن میمندی کو

سلطان امروز چه گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما هم پوشیده نماند گفتند آنچه با تو

بادشاہ نے آج کیا کہا تجھسے بیچ فلانی مصلحت کے کہا تم سے بھی چھپا نہ رہے گا کہا جو کچھ کہ ساتھ تیرے

گوید با مثال ما گفتن روا ندارد گفت با عتماد آنکه داند که نگویم پس چرا همی پرسید **بیت**

کہے مثال ہماری کہنا روا نہ رکھے کہا ساتھ اوس بات کی کہ جانے کہ نہ کہوں گا پس کس واسطے پوچھتے ہو

نه هر سخن که برآید بگوید اهل شناخت بسرّ شاه سر خویشتن نشاید باخت **حکایت**

نہ ہر بات کہ نکلے کہے اہل معرفت بیچ بھید بادشاہ کی سر اپنا کھیلنا

در عقد بیع سرائی متردد بودم جهودی گفت بخر که من از کدخدایان این محلتم وصف

بیچ فکر مول لینی ایک گھر کے فکرمند تھا میں ایک کافر نے کہا مول لے کہ میں صاحبوں اس محلے سے ہوں تعریف

این خانه چنانکه هست از من پرس بخر که هیچ عیبی ندارد گفتم بجز آنکه تو همسایه منی

اس گھر کی جیسا کہ ہے مجھ سے پوچھ کچھ عیب نہیں رکھتا ہی کہا میں سوائے اوس کے کہ تو ہمسایہ میرا ہو

قطعه خانه‌ای را که چون تو همسایه است ده درم سیم کم عیار ارزد لیکن امیدوار باید بود

جس گھر کی تئیں کہ مانند تیری ہمسایہ ہے دس درم چاندی کم قیمت مول ہووے لیکن امیدوار چاہئے رہنا

که پس از مرگ تو هزار ارزد **حکایت** یکی از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنائی بر او بگفت

کہ پیچھے مرنے تیرے کے ہزار کو ستا ہی ایک شاعر نی بیچ امیر چوروں کے گیا اور تعریف اوس کے کہی

فرمود تا جامه از او بدر کنند مسکین برهنه بسرما همی رفت سگان در قفای وی افتادند خواست

فرمایا تو جامے کی تئیں اوس سے باہر کیا غریب ننگا بیچ جاڑے کے جاتا تھا کتے پیچھے اوسکے پڑے جاتا

خواست تا سنگی بر دارد و سگان را دفع کند در زمین یخ گرفته بود عاجز شد گفت

چاہا تو ایک پتھر اوٹھا دی اور کتون کی تئین دور کرے بیچ زمین کی برف نی بند کیا تھا عاجز ہوا کہا

اینچه حرامزاده مردمانند سگان را گشاده اند و سنگ را بسته امیر دزدان از غرفه بدید

یہہ کیا حرامزادی لوگ ہین کتون کی تئین کھولا ہے اور پتھرون کو باندھا امیر چورونکے سے بالاخانہ

بشنید و بخندید و گفت ای حکیم از من چیزی بخواه گفت جامه خود میخواهم اگر انعام

سنا اور ہنسا اور کہا ای شاعر مجھ سے کچھ مانگ کہا جامہ اپنا چاہتا ہون اگر بخشش

فرمائی ع رضینا من نوالک بالرحیل بیت امیدوار بود آدمی بخیر

فرمائے تو راضی ہوئے ہم بخشش تیری کی ساتھ کوچ کی امیدوار ہووی آدمی ساتھ نیکی

کسان مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان سالار دزدان را بر وی رحمت آمد جامه

آدمیون کے میری تئین ساتھ نیکی تیری کی امید نہین بدی مت پہنچا سردار چورونکی تئین اوپر اسکے رحم آیا جامہ

باز فرمود و قبا پوستینی بر آن مزید کرد و درمی چند حکایت منجمی بخانه در آمد یکی مرد

پھیر دیا اور ایک قبا پوستین کی اوپر اسکے زیادہ کی اور درم کتنی ایک ایک نجومی بیچ گھر کی آیا ایک مرد

بیگانه دید با زن او بهم نشسته دشنام داد و سخت گفت و بهم افتادند و فتنه و آشوب

بیگانہ دیکھا ساتھ جورو اوسکی کی بیٹھا گالی دی اور سخت کہا آپسمین پڑی اور فسا د اور شور

خاست صاحبدلی برین واقف بود و گفت شعر تو بر اوج فلک چه دانی چیست

اوٹھا ایک صاحبدل اوپر اسکے واقف تھا کہا تو اوپر بلندی آسمان کی کیا جانی تو کیا ہے

که ندانی که در سرای تو کیست حکایت خطیبی کریه الصوت خود را خوش آواز پنداشتی

کہ نہین جانتی تو کہ بیچ گھر تیرے کی کون ہے ایک خطیب بری آواز کا اپنی تئین خوش آواز جانتا تھا

و فریاد بیهوده برداشتی گفتی نعیب غراب البین در پرده الحان اوست یا آیه

اور غل بیہودہ اوٹھاتا کہے تو آواز کوی جنگل کی بیچ پردی الحان اوسکے کی ہے یا آیت

ان انکر الاصوات در شان اوست شعر اذا نهق الخطیب ابو الفوارس

بدرستی کہ بدتر ہی آوازون مین آواز گدھے کی بیچ شان اوسکی کی ہے جسوقت کہ آواز کرتا ہے خطیب یعنی ابو الفوارس

جوانمردم درین مسجد موذنانند قدیم که هر یکی ازیشان پنج دینار مرتب داشته ام

جوان مرد خاصکر اس مسجد کی تئین موذن ہیں قدیم کہ ہر ایک کی تئین انہوں سے پانچ دینار روزینہ مقرر رکھا ہے

ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتی در گذری

اور تیری تئین دس دینار دیتا ہوں میں تو جگہ دوسری جا اوپر اس قول کی اتفاق ہوا پیچھے ایک مدت کے بیچ

پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند بر من حیف کردی که بده دینار ازان بقعه ام بدر کردی

آگے امیر کے پھر آیا اور کہا ای صاحب اوپر میرے ظلم کیا تو نے کہ ساتھ دس دینار کی اوس جگہ سے مجھکو باہر کیا

که اینجا که رفته ام بیست دینارم میدهند که جای دیگر روم قبول نمیکنم امیر از خنده بیخود

کہ اس جگہ میں گیا ہوں مجھکو بیس دینار دیتے ہیں کہ جگہ دوسری جاؤ میں قبول نہیں کرتا ہوں امیر ہنسی سے بیہوش

گشت و گفت زنهار تا نستانی که بپنجاه دینار راضی گردند شعر

ہوا اور کہا ہرگز نہ لیوے تو کہ ساتھ پچاس دینار کی راضی ہوویں

بتیشه کس نخراشد ز روی خارا گل چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل حکایت ناخوش

ساتھ بسولی کی کوئی نہ چھیلے منہ پتھر سے مٹی جیسا کہ آواز سخت تیری چھیلتی ہے دل ایک ناخوش آواز

آوازی ببانگ بلند قرآن خواندی صاحبدلی برو بگذشت و گفت ترا مشاهره چندست

ساتھ آواز بلند کی قرآن پڑھتا تھا ایک صاحبدل ایک دن اوپر اوسکے گذرا اور کہا تیری تئین مہینا کتنا ہے

گفت هیچ گفت پس این زحمت خود چندین چرا میدهی گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا

کہا کچھ نہیں کہا پس اتنا رنج اپنے تئین کسواسطے دیتا ہے تو کہا واسطے خدا کی پڑھتا ہوں کہا واسطے خدا

مخوان بیت گر تو قرآن برین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی باب پنجم در

مت پڑھ اگر تو قرآن ساتھ اس طرح کے پڑھیگا تو لیجائیگا رونق مسلمانی کی باب پانچواں بیچ

عشق و جوانی حکایت حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین بنده

عشق اور جوانی کے حسن میمندی کی تئین کہا کہ سلطان محمود اتنے بندے

صاحب جمال دارد که هر یکی بدیع جهانی اند چگونه افتاده است که با هیچ یک ازیشان میلی

صاحب جمال رکھتا ہے کہ ہر ایک نادر جہان کے ہیں کس طرح پڑا ہے کہ ساتھ کسی کے انہوں میں سے ایک خواہش

او فتاده تا گریبان در وحل	پاکدامن چه زند بیچاره	قوت بازوی تقوی اجل
پڑا ہوا گریبان تک بیچ دلدل اسکے	پاکدامن کیونکر جیسے بیچارہ	قوت بازوی پرہیزگاری کی نہیں جگہ

حکایت یکی را دل از دست رفته بود و ترک جان گفته و مطمح نظرش جائی خطرناک

ایک کی تئین دل ہاتہ سے گیا تہا اور چھوڑنا جان کا کیا اور جا پڑی انداخت نظر اوسکی کی جگہ ڈر کی

و مظنهٔ هلاک نه لقمه مصور شدی که بکام آید یا مرغی که بدام افتد بیت چو در چشم شاهد نیاید زرت

اور گمان ہلاکت جانیکا نہ لقمہ معلوم ہوتا تہا کہ بیچ تالو کے آوے یا وہ مرغ کہ بیچ جال کی پڑے جو بیچ آنکہ معشوق کی نا آوے زر تیرا

زر و خاک یکسان نماید برت * باری بنصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن که خلقی هم بدین

سونا اور خاک یکسان معلوم ہو نزدیک تیرے ایکبار بطور نصیحت کی اوسکو کہا اس خیال مشکل سے پرہیز کر کہ ایک خلق بہی ساتہ

هوس که تو داری اسیر بند و پای دل در زنجیر بنالید و گفت قطعه دوستان گو نصیحتم مکنید

ہوس کہ تو رکہتا ہے قید این اور پانو دل کا بیچ زنجیر کے نالہ کیا اور کہا دوستون کو کہہ نصیحت مجکو مت کرو

که مرا دیده بر ارادت اوست * جنگجویان بزور پنجه و کتف * دشمنان را کشند و خوبان دوست

کہ میری تئین دیدہ اوپر خواہش اوسکی کی ہے لڑائی کی ڈہونڈہنیوالی ساتہ زور پنجہ اور بازو دشمنونکی تئین مارتے ہین اور معشوق دوست کو

شرط مودت نباشد باندیشه جان دل از مهر جانان گرفتن بیت تو که دربند خویشتن باشی

شرط دوستی کی نہو وے بیچ فکر جان کے دل الفت معشوق سے اوٹہا لینا تو کہ بیچ فکر اپنے کے ہے تو

عشقباز دروغ زن باشی * گر نشاید بدوست ره بردن * شرط یاریست در طلب مردن

عشقباز جہوٹا ہووے تو جو نچاہئے طرف دوست کے راہ لیجانا شرط عشق کی ہے بیچ طلب کے مرنا

گر دست رسد که آستینش گیرم * ورنه بروم بر آستانش میرم * متعلقانش که نظر در کار او بود و شفقت بروزگار

اگر ہاتہ پہونچے کہ آستین اوسکی پکڑوں اور نہین جاؤنگا اوپر چوکہٹ اوسکے مرونگا رشتہ دار اوسکی کی نظر بیچ کام اوسکی کی تہی

او پندش دادند و بندش نهادند سودی نکرد * شعر دردا که طبیب صبر میفرماید * وین نفس حریص را

اوسکے کی نصیحت اوسکو دی اور قید اوسکو رکہا کچہ فائدہ نہ کیا افسوس کہ حکیم صبر فرماتا ہے اور اس نفس حریص کو

شکر باید * آن شنیدی که شاهدی بنهفت * با دل از دست داده میگفت * تا ترا قدر خویشتن باشد

شکر چاہیئے وہ سنا تونے کہ ایک معشوق نے بیچ پوشیدگی کے ساتہ ایک دل ہاتہ سے دئیے ہوئیکے کہتا تہا تو تیری تئیں قدر اپنی ہووے

و معلم ازانجا که حس بشریت است با حسن بشرهٔ او معاملتی داشت جور و توبیخی که بر کودکان دگر

اور معلم بحکم انسان ہونے کے کہ حواس بشری ہی ساتھ بشرہ اوسکے کی ایک معاملہ رکہتا تہا جبر کرنا اور غصہ کرنا کہ اوپر لڑکوں دوسرے کے

کردی در حق وی نکردی و وقتیکه بخلوتش دریافتی گفتی **قطعه** نه آنچنان بتو مشغولم ای بهشتی

کرتا بیچ حق اوسکے کے نہ کرتا اور کہتا تہا جسوقت کہ بیچ خلوت کی پاتا کہتا نہ ایسا ساتھ تیرے مشغول ہوں میں ای بہشتی

روی که یاد خویشتنم در ضمیر می‌آید ز دیدنت نتوانم که دیده در بندم وگر مقابله بینم که تیر می‌آید

منہ کہ یاد اپنی مجکو بیچ دل کی آتی ہی دیکھنے تیرے سے نہیں سکتا ہوں کہ دیدہ بند کرون اور اگر آگے دیکھوں میں کہ تیر آتا ہے

باری پسرش گفت چندانکه در آداب درس من نظر میفرمائی در آداب نفسم همچنین تأمل میفرما

ایکبار لڑکے نے اوسکو کہا جیسا کہ بیچ آداب سبق میرے کے توجہ فرماتا ہی تو بیچ آداب ذات میرے کے ویسا تامل فرمائی تو

تا اگر در اخلاق من ناپسندی بینی که مرا آن پسندیده همی نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا به تبدیل

توجہ بیچ اخلاق میرے کی کوئی بات ناپسند دیکھی تو کہ میری آنکھ بیچ وہ پسندیدہ دکھلائی دیتی ہی بیچ اوسکے مجکو خبر فرمائی تو

آن سعی کنم گفت ای پسر این سخن از دیگری پرس که آن نظر که مرا با تست جز هنر نمی‌بینم **قطعه**

اوسکے کے بدلنے کی کوشش کروں کہا اے لڑکے یہ بات دوسرے سے پوچہ کہ وہ نظر کہ میری ساتھ تیرے ہی سوا ہنر کے نہیں دیکھتا ہوں

چشم بداندیش که برکنده باد عیب نماید هنرش در نظر ور هنری داری و هفتاد عیب دوست

آنکھ بداندیش کی کہ نکالی گئی ہو عیب دکھلاتی ہے ہنر اوسکو بیچ نظر کی جو ایک ہنر رکہتا ہی تو اور ستر عیب دوست

نبیند بجز آن یک هنر **حکایت** شبی یاد دارم که یار عزیزم از در درآمد چنان بیخود از جا

نہ دیکھے سوائے اوس ایک ہنر کے ایک رات کو یاد رکہتا ہوں کہ یار عزیز میرا دروازہ سے آیا ایسا بے اختیار جگہ سے

برجستم که چراغم به آستین کشته شد **شعر** سری طیف من یجلو بطلعته الدجی شگفت آمد

اوچہلا کہ چراغ میرا آستین سے بجھ گیا آیا خیال اوس شخص کا کہ روشن کرتا ہی ساتھ چہرہ اپنے کی رات کو

از بختم که این دولت از کجا بنشست و عتاب آغاز کرد که درحال مرا بدیدی چراغ بکشتی

نصیبے سے اپنے مجکو تعجب آیا کہ یہ دولت کہاں سے بیٹھا اور غصہ شروع کیا جلدی کہ میری تئین دیکھا تو چراغ بجھایا تو

بچه معنی گفتم بدو معنی یکی آنکه گمان بردم که آفتاب برآمد و دیگر آنکه این بیتم بخاطر گذشت

کس سبب سے کہا میں نے ساتھ دو معنی کے ایک وہ کہ گمان لیگیا میں کہ آفتاب نکلا اور دوسرا وہ کہ یہ بیت مجکو بیچ خاطر کی گذری

قطعه چون گرانی بپیش شمع آید خیزش اندر میان جمع بکش ور شکرخنده‌ایست شیرین لب

جو ایک گران شخص آگے شمع کی آوے اوٹھ اوسکو درمیان مجلس کے مار اور جو کوئی شکرخنده ہی اور شیرین لب

آستینش بگیر و شمع بکش **حکایت** یکی دوستی را زمانها ندیده بود گفت کجایی که مشتاق

آستین اوسکی پکڑ اور شمع بجھا دو — ایک نے دوست کے تئین کہ مدتی نہ دیکھا تھا کہا کہ کہان تھا کہ مشتاق

بودم گفت مشتاقی به که ملولی **مثنوی** دیر آمدی ای نگار سرمست زودت ندهیم دامن از دست

تھا میں کہا مشتاق بہتر کہ رنجیده — دیر کو آیا تو ای معشوق غافل جلدی نہ دینگے دامن ہاتھ سے

معشوقه که دیر دیر بینند آخر کم از آنکه سیر بینند **لطیفه** شاهد که با رفیقان آید بجفا کردن آمده است

معشوق کو کہ دیر دیر دیکھے آخر کم اوس سے کہ آسوده دیکھے — معشوق کہ ساتھ یارون کے آوے واسطے ظلم کرنیکے آیا ہی

بحکم آنکه از غیرت و مضادت خالی نباشد **بیت** اذا جئتنی فی رفقة لتزورنی

بحکم اسبات کی کہ غیرت اور ضد ہونی سی خالی نہووی — جسوقت کہ آوے تو پاس میرے بیچ رفیقون کے واسطے کہ زیارت کرے تو مجھے

وان جئت فی صلح فانت محارب **قطعه** بیک نفس که برآمیخت یار با اغیار

اور اگرچہ آیا تو بیچ صلح کے پس تو لڑائی کرنیوالا ہے — ایکدم جو ملا یار ساتھ غیرون کے بہت

نماند که غیرت وجود من بکشد بخنده گفت که من شمع جمعم ای سعدی مرا از آن چه که پروانه

نہ باکہ غیرت وجود میرے کو مارے ساتھ ہنسی کی کہا کہ میں شمع مجلس کے ہون اے سعدی مجھے کیا کہ پروانہ

خویشتن بکشد **حکایت** یاد دارم که در ایام پیشین من و دوستی چون بادام دو مغز

اپنے کو مارے — یاد رکھتا ہون میں کہ بیچ دن اگلون کے میں اور ایک دوست مانند بادام دو مغز

در پوستی صحبت داشتیم ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی که باز آمد عتاب آغاز کرد

بیچ ایک پوست کے صحبت رکھتا تھا میں ایکبارگی اتفاق جدائی کا پڑا پیچھے ایک مدت کے کہ پھر آیا غصہ شروع کیا

که درین مدت قاصدی نفرستادی گفتم دریغ آمدم که دیده قاصد بجمال تو روشن گردد و من

کہ بیچ اس مدت کی ایک قاصد نہ بھیجا تو نی کہا میں نے افسوس آیا مجھکو کہ دیده قاصد کا ساتھ جمال تیرے روشن ہووی اور میں

محروم **قطعه** یار دیرینه مرا گو بزبان توبه مده که مرا توبه بشمشیر نخواهد بودن رشکم آید که کسی

بی نصیب — یار پرانی میری کو تئین کہہ ساتھ زبان کی نصیحت مت دے کہ میری تئین توبہ ساتھ تلوار کی نہو گی رشک مجھکو آتا ہی کہ کوئی

آنکه نبات عارضش آب حیات میخورد + در شکرش نگه کند هر که نبات میخورد + اتفاقاً خلاف طبع

وہ کہ روئیدگی رخسار اوسکی کی آب حیات کہاتی ہی ریخ ہوتھٹا اوسکی کی نگاہ کرے وہ شخص کہ مصری کہاتا ہی اتفاقاً خلاف طبیعت کے

ازوی حرکتی بدیدم که نپسندیدم دامن ازو در کشیدم و مهره برچیدم و گفتم بیت برو هر چه

اوس سے ایک حرکت میں دیکھی میں نے کہ نہ پسند کی میں نے دامن اوس سے کھینچا میں نے اور مہرہ چنا میں نے اور کہا میں نے جا جو کچھ کہ

میبایدت پیش گیر + سر ما نداری سر خویش گیر + شنیدم که همیرفت و میگفت بیت شپره گر

چاہیے تجکو تم آگے سے لے خیال ہمارا نہیں رکھتا ہی تو خیال اپنا لے سنا میں نے کہ جاتا تھا اور کہتا تھا چمگادڑ اگر

وصل آفتاب نخواهد + رونق بازار آفتاب نکاهد + این بگفت و سفر کرد و پریشانی او در من اثر

ملاقات آفتاب کی نہ چاہے رونق بازار آفتاب کی نہ گھٹے یہ کہا اور سفر کیا اور پریشانی اوسکی نے بیچ میرے

شعر فقدت زمان الوصل والمرء جاهل + بقدر لذیذ العیش

کھویا میں نے زمانہ ملاقات کی میں اور مرد نادان ہے ساتھ قدر لذت خوشی کے

قبل المصائب شعر باز آی و مرا بکش که پیشت مردن + خوشتر که پس از تو زندگانی کردن

آگے مصیبتوں سے پھر آ اور میری جیسا مار کہ آگے تیری مرنا خوش زیادہ کہ پیچھے تیرے زندگانی کرنا

اما بشکر و منت باری پس از مدتی باز آمد آن حلق داودی متغیر شده و جمال یوسفی بزیان آمده و بر سیب زنخدانش

لیکن ساتھ شکر اور احسان خدا کی پیچھے ایک مدت کی پھر آیا وہ آواز حضرت داود کی سی بدل گئی اور خوبصورتی حضرت یوسف کی سی بیچ زیان کی آئی اور سیب زنخدان

چو به گردی نشسته و رونق بازار حسنش شکسته متوقع که در کنارش گیرم کناره گرفتم و گفتم ق

مانند بہی کی گرد بیٹھی اور رونق بازار حسن اوسکی کی ٹوٹی امیدوار کہ بیچ گود کی اوسکو لوں میں کنارہ پکڑا میں نے اور کہا میں نے

آن روز که خط شاهدت بود + صاحب نظر از نظر براندی + وامروز بیامدی بصلحش + کش فتحه و ضمه

اوس روز کہ خط شاہد تیرا تجکو تھا عاشق کو نظر سے چلایا تو نے اور آج کے روز آیا تو بسبب صلح اوسکی کی کہ اوسکو زیر اور پیش

برنشاندی قطعه تازه بهارا ورقت زرد شد + دیگ منه کاتش ما سرد شد + چند خرامی و تکبر کنی

بٹھلایا تو نے اے تازہ بہار پتے تیرے زرد ہوئی ہانڈی مت رکھ کہ آگ ہماری سرد ہوئی کتنا چلی اور تکبر کرے تو

دولت پارینه تصور کنی + پیش کسی رو که خریدار تست + ناز بر آن کن که طلبکار تست ق

دولت پرانی خیال کرے تو آگے اوس شخص کے جا کہ خریدار تیرا ہی ناز اوپر اوسکے کر کہ طلبگار تیرا ہے

سبزه در باغ گفته اند خوش است + داند آن کس که این سخن گوید + یعنی از روی نیکوان

سبزہ بیچ باغکے کہا ہے خوش ہے جانے وہ شخص کہ یہہ بات کہے یعنی مونہ خوبصورتون سے

خط سبز + دل عشاق بیشتر جوید + بوستان تو گندنازاریست + بسکه بر میکنی و میروید

خط سبز دل عاشقونکا زیادہ ڈھونڈتا ہے باغ تیرا گندنا زار ہے بسکہ اکھیڑتا ہی تو اور جمتا ہے

قطعه گر صبر کنی ور نکنی موی بناگوش + این دولت ایام نکوئی بسر آید + گر دست بجان

جو صبر کرے تو اور جو نکرے تو بال کانکی لو کی یہ دولت زمانے خوبصورتیکی آخر کو پہنچے جو ہاتہ اوپر جان کے

داشتمی همچو تو بر ریش + نگذاشتمی تا بقیامت که برآید قطعه سوال کردم و گفتم جمال

رکہتا میں مانند تیری اوپر داڑہیکی نہ چہوڑتا میں قیامت تک کہ نکل آئے سوال کیا میں نے اور کہا میں نے جمال

روی ترا + چه شد که مورچه بر گرد ماه جوشیده است + جواب داد ندانم چه بود رویم را + مگر بماتم

منہ تیری کی تئین کیا ہوا کہ چیونٹیاں بیچ گرد چاند کے جوش کیا ہی جواب دیا نہیں جانتا ہوں کیا ہوا منہ میری کی تئین

سیاه پوشیده است حکایت یکی را پرسیدم از مستعربان ما تقول فی المردان

سیاہ پہنا ہے ایک کی تئین پوچہا میں عرب کی رہنیوالونسے کیا کہتا ہی تو بیچ امردوں کے

گفت لا خیر فیهم مادام احدهم لطیفا یتخاشن فاذا خشن یتلاطف

کہا نہیں ہے خیر درمیان اونکے جبتک کہ ایک انہونکا نرم اور نازک ہی سختی کرتا ہی پس جسوقت کہ سخت ہوا نرمی کرتا ہے

یعنی چندانکه لطیف و نازک اندام است درشتی کند و تلخی و چون سخت و درشت شد چنانکه

یعنی جتنا کہ لطیف اور نازک بدن ہے سختی کرے اور سختی اور جو سخت اور سخت ہوا جیسا کہ

بکاری نیاید تلطف کند و دوستی نماید قطعه امرد آنگه که خوب و شیرین است + تلخ گفتار

بیچ کام کے نہ آوے نرمی کرے اور دوستی دکہلاوے امرد جبتک کہ خوب اور شیرین ہے تلخ بات

و تندخوی بود + چون بریش آمد و بلاغت شد + مردم آمیز و مهرجوی بود حکایت

اور تندخوی ہووے جب داڑہی نکال لایا اور بالغ ہوا آدمی کا ملنیوالا اور محبت کا ڈہونڈہنیوالا ہووے

یکی را از علما پرسیدند که کسی با ماهروئی در خلوت نشسته و درها بسته و رقیبان خفته و نفس طالب

ایک کی تئین عالموں سے پوچہا کہ کوئی ساتہ ایک ماہرو کی بیچ خلوت کی بیٹہا اور دروازہ بندکیے اور رقیب سوئے نفس چاہنیوالا

و شهوت غالب چنانکه عرب گوید الثمر یانع والناطور غیر مانع هیچ باشد که بقوت

اور شہوت غالب جیسا کہ عرب کہتا ہی خرما پکا ہے اور باغبان منع کرنیوالا نہیں ہے کوئی آدمی کہ ساتھ قوت

پرهیزگاری از دیو نفس بسلامت بماند گفت اگر از مهرویان بسلامت بماند از بدگویان بسلامت

پرہیزگاری کی دیو سے سلامت کی رہے کہا جو ماہ کی صورتوں سے سلامت رہے بدگوئیوں سے سلامت

نماند شعر وان سلم الانسان من سوء نفسه فمن سوء ظن المدعی

نرہے اور اگر سلامت رہے آدمی بدی نفس اپنی سے بس گمان مدعی سے

لیس یسلم شعر شاید پس کار خویشتن بنشستن لیکن نتوان زبان مردم بستن مثل

سلامت نرہے گا چاہیے پیچھے کام اپنی کے بیٹھنا لیکن نہیں سکتے زبان آدمیونکی باندھنا

طوطی را با زاغی در قفس کردند و از قبح مشاهدت او مجاهدت همی برد و میگفت این چه طلعت مکروه

طوطی کی ساتھ ایک کوّی کی بیچ پنجرے کے ڈالا دیکھنے اوسکی سے رنج کی رہتی تھی اور کہتی تھی یہ کیا صورت بری ہے

و هیئت ممقوت و منظر ملعون و شمائل ناموزون یا غراب البین یا لیت بینی

اور صورت دشمنی رکھی گئی اور شکل لعنت کیگئی اور صورت ناموزون ای کوی کاش کہ جدائی ہوتی درمیان میرے

وبینک بعد المشرقین قطعه علی الصباح بروی تو هر که برخیزد صباح روز

اور تیرے مشرق اور مغرب کی کیا خوب ہوتا صبح کو جو کوئی اوپر منہ تیرے کے اوٹھے صبح دن

سلامت برو مسا باشد بداختری چو تو در صحبت تو بایستی ولی چنانکه توئی در جهان

سلامتی کی اوپر اوسکے شام ہووے ایک بدستارہ مانند تیری بیچ صحبت تیری کی چاہیئے تھا لیکن جیسا کہ تو ہی تو بیچ جہان کی

کجا باشد عجب آنکه غراب از مجاورت طوطی هم بجان آمده بود و ملول شده لاحول

کہاں پیدا ہووے تعجب یہ ہے کہ کوا ہمنشینی طوطی سے جان سے تنگ آیا تھا اور رنجیدہ ہوکر لاحول

کنان از گردش گیتی همی نالید و دستهای تغابن بر یکدیگر همی مالید که این چه بخت نگون است و طالع

کرتا ہوا گردش آسمانی سے نالہ کرتا تھا اور ہاتھ افسوس کی باہم ملتا تھا کہ یہ کیا نصیبا اوندھا ہی اور نصیبا

دون و ایام بوقلمون لایق قدر من آنستی که با زاغی بر دیوار باغی خرامان همی رفتمی شعر پارسا را

کمینہ اور دن الٹے لائق قدر میری کی وہ ہوتا کہ ساتھ ایک کوی کی اوپر دیوار ایک باغ کی اکڑتا چلتا پارسائی شین

کنند بر جراحت ریشان چه بودی ار سر زلفش بدستم افتادی چو آستین کریمان بدست درویشان

کری اوپر گھاو گھایلون کے ۔ کیا ہوتا جو سر زلف اوسکی بیچ ہاتھ میری کے پڑتی ۔ مانند آستین کریمونکی بیچ ہاتھ فقیرون کے

طایفه دوستان لطف این سخن که بر حسن سیرت خویش گواهی داده بود آفرین کرده و

گروہ دوستونکا اوپر لطف اس بات کی نہین کہ اوپر خوبی خصلت اپنی کی گواہی دی تھی ۔ اور شاباش کی اور

دوست همدران حمله مبالغت نموده و بر فوت صحبت دیرین تاسف خورده و بخطای خویش اعتراف

دوست نے بھی بیچ اوسکے ہونیکی مبالغہ کیا ۔ اور اوپر گذر جانی صحبت پرانی کی افسوس کھایا اور ساتھ خطا اپنی کی اقرار

کرده معلوم شد که از طرف او هم رغبتی هست این بیتها فرستادم و صلح کردم قطعه نه ما را در میان

کیا معلوم ہوا کہ طرف اوسکی سی بھی ایک رغبت ہے یہ بیتین بھیجی مین نے اور صلح کیا ہم دونون نے نہیں ہماری بیچون درمیان

عهد وفا بود جفا کردی و بدعهدی نمودی بیکبار از جهان دل در تو بستم ندانستم که برگردی

قول وفا کا تھا ظلم کیا تونے اور بری وعدگی کر دکھایا تو یکبارگی جہان سے دل بیچ تیری باندھا مینے نجانا مینے کہ پھر جاویگا تو

بدین زودی هنوزت گر سر صلح است بازآی کزان محبوب‌تر باشی که بودی حکایت یکی را

جلدی ۔ ابتک تجکو اگر خیال صلح کا ہی پھر آ ۔ کہ اوس سی محبوب زیادہ ہووے گی تو کہ تھا تو ۔ ایک کی تئین

زنی صاحب جمال درگذشت و مادرزن فرتوت بعلت کابین در خانه متمکن بماند و مرد از محاورت

ایک جورو خوبصورت مر گئے اور ماجورو کی بڑھیا بسبب مہر کے بیچ گھر کے جا ہی قرار رہے اور مرد ہمسایگی

او بجان برنجیدی و از مجاورت او چاره ندیدی تا گروهی آشنایان بپرسیدن آمدندش یکی

اوسکی سی نہایت رنجیدہ تھا اور گفتگو اوسکی سی تدبیر نہ دیکھتا تھا تو ایک گروہ آشناؤن اوسکی سی پوچھنی آئی اوسکو ایک نے

گفت چگونه در مفارقت آن یار عزیز گفت نادیدن زن چنان دشوار نیست که دیدن

کہا کسطرح ہے تو بیچ جدائی اوس یار عزیز کی کہا نہ دیکھنا جورو کا ایسا سخت نہیں ہے کہ دیکھنا

مادرزن مثنوی گل بتاراج رفت و خار بماند گنج برداشتند و مار بماند دیده بر تارک

ماجورو کا ۔ گل بیچ لوٹ کی گیا اور کانٹا رہا ۔ خزانہ کو اوٹھایا اور سانپ رہا ۔ آنکھ اوپر سر

سنان دیدن خوشتر از روی دشمنان دیدن واجب است از هزار دوست برید تا یکی

برچھی کی دیکھنا خوش زیادہ منہ دشمنونکی دیکھنی سے ۔ واجب ہے ہزار دوستون سی ترک ملاقات کرنا تو ایک

بازرگانان گریه وزاری کردن گرفتند و فریاد بیفایده خواندن شعر گر تضرع کنی

سوداگروں نے رونا اور زاری کرنا اور فریاد بیفائدہ پڑھنا پکڑا اگر زاری کرے تو

وگر فریاد • دزد زر باز پس نخواهد داد • مگر آن درویش صالح که بر قرار خویش مانده

اور اگر فریاد چور زر پھیر نہ دیگا مگر وہ فقیر نیک کہ اوپر قرار اپنے کے رہا

بود تغیری درو نیامده گفتم مگر آن معلوم ترا دزد نبرد گفت بلی بردند ولیکن مرا با آن

تھا ایک تبدیل بیچ اوسکے نہ آئی تھا میں نے کہا مگر اوس معلوم کو تیرے چور نہ لیگئے کہا ہاں لیگئے لیکن میری

الفتی چنان نبود که بوقت مفارقت خسته دلی باشد بیت نباید بستن اندر چیز و

الفت ایسی نہ تھی کہ بیچ وقت جدائی کے خستہ دل ہوئے نہ چاہیے باندھنا بیچ چیز و کسی

کس دل که دل برداشتن کاریست مشکل گفتم موافق حال منست اینچه گفتی که مرا

شخص کے دل کہ دل اوٹھانا ایک کام ہے مشکل کہا میں نے موافق احوال میرے کے ہے یہ کہ کہا تو نے کہ میری

در عهد جوانی با جوانی اتفاق مخالطت بود و صدق مودت تا بجایی که قبله

بیچ زمانی جوانی کے ساتھ ایک جوان کے اتفاق دوستی کا تھا اور سچی دوستی تو اوس جگہ تک کہ قبلہ

چشمم جمال او بودی و سود سرمایهٔ عمرم وصال او • قطعه مگر ملائکه بر آسمان وگرنه بشر

آنکھ میری کا جمال اوسکا ہوتا اور فائدہ پونجی عمر میری کا ملاقات اسکے شاید فرشتے اوپر آسمان کے ورنہ آدمی

بحسن صورت او در زمین نخواهد بود • بدوستی که حرامست بعد از و صحبت •

ساتھ صورت حسن اوسکے کے اوپر زمین کے نہ ہوگا قسم ہی اوس دوستی کے کہ حرام ہے پیچھے اوسکے ہی دوستی

که هیچ نطفه چو آدمی نخواهد بود • ناگهی پای وجودش بگل عدم فرو

کہ کوئی نطفہ مانند اوسکے آدمی نہ ہوگا ایکبارگی پانوں وجود اوسکی کا بیچ مٹی نیستی کے

رفت و دود فراق از دودمانش برآمد و روزها بر سر خاکش مجاورت کردم

گیا اور دھواں جدائی کا گھر اوسکے سے باہر آیا اور بیچ روزوں اوپر سر قبر اوسکی کی مجاورت کی

و از جمله که بر فراق او گفتم قطعه کاج کان روز که در پای تو شد خار اجل دست

اور اون سے کہ اوپر جدائی اوسکے کی تھی یعنی کاشکہ کہ اوس روز کہ بیچ پانوں تیرے کے گیا کانٹا موت کا ہاتھ

گیتی بزدی تیغ هلاکم بر سر + تا در این روز جهان بی تو ندیدی چشمم + این منم بر سر خاک

دنیا کا مارتا تلوار ہلاکت کی اوپر سر میرے کی تو بیچ اس روز کے جہان بغیر تیرے نہ دیکھتی آنکھ میری + یہ میں ہوں اوپر سر خاک

که خاکم بر سر + قطعه آنکه قرارش نگرفتی و خواب + تا گل و نسرین نفشاندی نخست

تیرے کہ خاک میرے اوپر سر کے   وہ کہ قرار اوسکو نہ پکڑتا اور خواب   جب تک گل اور نسرین نہ جھاڑتی پہلے

گردش گیتی گل رویش بریخت + خاربنان بر سر خاکش برست + بعد از مفارقت

گردش دنیا کے نے گل منہ اوسکے کا بکھیرا   درخت کانٹوں کے اوپر سر خاک اوسکی کی اوگے   پیچھے جدائی

او عزم سفر کردم و نیت جزم که بقیت زندگانی فرش هوس در نوردم و گرد مجالست

اوسکے سے قصد سفر کا کیا میں نے اور نیت استوار کر باقی زندگانی فرش ہوس کا لپیٹوں میں اور آس پاس جلسہ کرنے

نگردم + قطعه دوش چون طاوس می نازیدم اندر باغ وصل + دیگر امروز از فراق یار

نہ پھروں میں   کل مانند طاوس کی ناز کرتا تھا میں بیچ باغ ملاقات کے   پھر آج کے روز جدائی یار سے

می پیچم چو مار + سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج + صحبت گل خوش بدی گر

لپیٹا ہوں میں مانند سانپ کے   فائدہ دریا کا نیک تھا اگر نہ ہوتی دہشت لہر کے   صحبت گل کی خوش ہوتی جو

نیستی تشویش خار + حکایت یکی را از ملوک عرب حدیث لیلی و مجنون و

نہوتا بیچ کانٹے کا   ایک کو بیچ بادشاہوں عرب کے حدیث لیلی اور مجنوں اور

شورش حال وی بگفتند که با کمال فضل و بلاغت سر در بیابان نهاده است و زمام اختیار

دیوانگی حال اوسکی کی کہے   کہ ساتھ کمال فضل اور بلاغت کے سر بیچ جنگل کے رکھا ہے اور باگ اختیار اپنے

از دست داده بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت که در شرف نفس انسان

ہاتھ سے دے   فرمایا اوسکو   تو حاضر لائے   اور ملامت   کرنا پکڑا کہ بیچ بزرگی ذات انسان کے

چه خلل دیدی که خوی بهائم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی گفت شعر و رب صدیق

کیا خلل دیکھا تو نے کہ خو چارپایوں کی پکڑی تو نے اور چھوڑنا صحبت آدمیوں کا لیا تو نے کہا   اور بہت دوست

لامنی فی ودادها + الم یرها یوما فیوضح لی عذری + قطعه کاج

کہ ملامت کی میری بیچ دوستی اوسکی کی   آیا نہ دیکھا اوسکو کسی دن پس ظاہر ہوتا واسطے میرے عذر میرا   کاش کہ

کاشکانانکه عیب من گفتند + رویت ای دلستان بدیدندی + تا بجای ترنج در نظرت +

اون لوگوں کی کہ عیب میرا کہا منہ تیرا ای دل لینی والے دیکھتے ترنج کی جگہ ترنج کے بیچ نظر تیرے کے

بیخبر دستها بریدندی + تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواه آمدی فذلکن

بے خبر ہاتھ کاٹتے تو حقیقت معنی کی اوپر ظاہر دعوے کے گواہ آتے کر پس یہ وہ

الذی لمتننی فیه ملک را در دل آمد که جمال لیلی مطالعه کند تا چه صورتست

شخص ہے کہ ملامت کرتی تھیں تم میری تئیں بیچ اوس شخص کے پادشاہ کی تئیں بیچ دل کے آیا کہ جمال لیلی کا دیکھا کرے کہ کیا صورت ہے

که موجب چندین فتنه است پس بفرمودش طلب کردن در احیای عرب

کہ سبب اتنے عشق کا ہے پس فرمایا اوسکو بلانا بیچ قبائلوں عرب کے

بگردیدند و بدست اوردند و پیش ملک صحن سرایچه بداشتند ملک در هیئت او دید

پھرے اور بیچ ہاتھ کے لائے اور آگے پادشاہ کے بیچ صحن انگنائی کے رکھا پادشاہ نے بیچ صورت اوسکی

کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکه کمترین خدم حرم او بجمال ازو بیشتر بود و بزینت بیشتر

کیا بیچ نگاہ اوسکے کے ذلیل آئی موافق اوسبات کی کہ کمترین لونڈی محل اوسکی کی خوبصورتی میں اوس سے زیادہ ہوتی اور زینت میں زیادہ

مجنون بفراست دریافت گفت از دریچه چشم مجنون باید در جمال لیلی نظر کرد

مجنون نے دانائی سے جانا کہا کھڑکی آنکھ مجنون سے چاہیے بیچ صورت لیلے کے دیکھنا

تا سر مشاهده او بر تو تجلی کند شعر ما مرّ من ذکر الحمی بمسمعی + لو سمعت

تو خیال دیکھنے اوسکے کا اوپر تیرے تجلی کرے جو چیز گذری یاد کرنی سبزی سی بیچ کان میرے کے اگر سنتے

ورق الحمی صاحت معی + یا معشر الخلان قولوا للمعافی + لست تدری

قمرے اور کبوتر تا کرتے ساتھ میرے اے گروہ دوستوں کی کہو تم خاص کر تندرستوں کی تئیں نہیں دریافت کرتا

ما بقلب الموجع قطعه تندرستانرا نباشد درد ریش + جز بهمدردی نگویم درد خویش

وہ چیز کہ بیچ دل ایذا رسیدے کے ہے تندرستوں کی نہیں ہوتی درد گھاو کا سوای ہمدرد کی نکہوں نہیں درد اپنا

گفتن از زنبور بیحاصل بود + با یکی در عمر خود ناخورده نیش + تا ترا حالی نباشد همچو ما

کہنا بھڑ سے بیفائدہ ہوے ساتھ ایک کی بیچ عمر اپنی کے نہ کھایا ڈنک جبتک تیری تئیں حال ہووے مانند ہمارے

حال ما باشد ترا افسانه پیش **حکایت** قاضی همدان را حکایت کنند که با نعلبند

حال ہمارا ہووے تیری آگے قصہ سے قاضی ہمدان کی بیتین حکایت کرتی ہین کہ سات نعلبند کے

پسری سرخوش بود و نعل دلش در آتش روزگاری در طلبش متلهف بود و پویان

بیٹے کے نشے مین تہا اور نعل دل اوسکی کا بیچ آگ کی ایک زمانہ بیچ طلب اوسکی کی رنجیدہ تہا اور ڈھونڈنے والا

و مترصد و جویان و برحسب واقعه گویان **نظم** در چشمم آمد آن سهی سرو بلند ببرد دلم

اور امیدوار اور ڈھونڈنے والا اور موافق حال کے کہنے والا بیچ آنکھ میری کے آیا وہ سہی سرو بلند لیگیا دل میرا

ز دست و در پای فکند این دیده شوخ میبرد دل بکمند خواهی که بکس دل ندهی دیده

ہاتہ سے اور بیچ پاؤن کے ڈالا یہ دیدہ شوخ لیجاتا ہے دل بیچ کمند کی چاہے تو کہ کسیکو دل نہ دے تو دیدہ

ببند شنیدم که در گذری پیش قاضی باز آمد برخی زان مقاله بسمعش رسیده و زاید

باندہ سنا مین کہ بیچ راہ کی سامنے قاضی کے پہر آیا تہوڑا اوس گفتگو سے بیچ کان اوسکی کی پہنچا تہا

الوصف رنجیده دشنام بی تحاشا داد و سقط گفت و سنگ برداشت

تعریف سے رنجیدہ ہوکے گالیان بے تحاشا دینا شروع کی اور بیہودہ کہنا اور پتہرا اوٹھایا

و هیچ از بی حرمتی نگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر که همعنان او بود

اور کچہ بیعزتی سے نہ چھوڑا قاضی نے ایک کی تئین کہا عالمون معتبر سے کہ ساتہ اوسکے تہا

آن شاهدی و خشم گرفتن بینش وان عقده برابروی ترش شیرینش ضرب

وہ معشوقانہ پن و غصہ اکڑنا دیکہ اوسکا اور وہ گرہ اوپر ابرو ترش کی میٹھی اوسکی مارنا

الحبیب زبیب از دست تو مشت بر دهان خوردن خوشتر که بدست

دوست کا ایجا ہی ہے منقی کی بیج ہاتہ تیرے سے گہونسا اوپر منہ کے کہانا خوش زیادہ کہ ہاتہ

خویش نان خوردن همانا که از وقاحت او بوی سماحت می آید **قطعه** انگور

اپنے سے روٹی کہانا تحقیق کہ بے شرمی سے اوسکی سے بو اخلاص کی آتی ہے انگور

نو آورده ترش طعم بود روزی دو سه صبر کن که شیرین گردد این بگفت و بمسند

نیا آیا ہوا کہٹا کہانے مین ہوتا دن دو تین صبر کر کہ میٹہا ہووے یہ کہا اور اوپر مسند

قضا را آمدنی چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی بودندی زمین خدمت

قضا کی پہر آیا کتنی لوگون نے بزرگون عادل سے کہ بیچ مجلس حکومت اوسکے تہے زمین خدمت کے

ببوسیدند که باجازت سخنی در خدمت بگوییم اگرچه ترک ادبست و بزرگان گفته اند

چومے کہ ساتہ اجازت کے ایک بات بیچ خدمت کی کہین ہم اگرچہ چہوڑنا ادب کا ہے اور بزرگون نے کہا ہے

بیت نه در هر سخن بحث کردن رواست خطا بر بزرگان گرفتن خطاست

نہ بیچ ہر بات کے بحث کرنا روا ہے قصور بزرگون کا پکڑنا قصور ہے

ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتی که بینند و اعلام

ولیکن بسبب حکم اگلی ان نعمت دینے صاحب کے کہ لازم زمانہ بندون کی ہے ایک مصلحت کہ دیکہین اور خبر

نکنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر گرد طمع نگردی و

نکرین ایک جنس خیانت سے ہوتی ہے راہ ٹہیک کی وہ ہے کہ ساتہ اس لڑکے کے گرد لالچ کے نہ پہرے تو

فرش ولع در نوردی که منصب قضا پایگاهی منیعست تا بگناهی شنیع ملوث

اور فرش حرص کا لپیٹے تو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ بڑا ہے کہ تو بیچ ایک گناہ بد کے آلودہ

نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی مثنوی یکی کرده بی آبرویی

نہووے تو اور یار یہہ ہے کہ دیکہا تو نے اور بات یہہ کہ سنی تو نے ایک نے کی بے آبروئی

بسی چه غم دارد از آبروی کسی بسا نام نیکوی پنجاه سال که یک نام زشت

بہت کیا غم رکہے وہ آبرو کسی کی سے بہت نام نیک پچاس برس کا کہ ایک نام بد

کند پایمال قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند و

کرتا ہے خراب قاضی کے تئین نصیحت یارون ایکدل کی پسند آئی اور پر نیک عقل قوم کی آفرین پڑہی اور کہا

نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئله بی جواب لیکن شعر نصیحت

نظر عزیزون کی بیچ مصلحت حال میرے کے نہایت صواب ہے اور مسئلہ بے جواب ولیکن نصیحت

کن مرا چندانکه خواهی که نتوان شستن از زنگی سیاهی فرد از یاد تو غافل

کر میری تئین جتنا کہ چاہے تو کہ نسکیے دہو نا زنگی سے سیاہی یاد تیری سے غافل

پنجه در صید برده ضیغم را ÷ چه تفاوت کند که سگ لاید ÷ روی در روی دوست کن
پنجہ بیچ شکار کی لگتی ہوئی شیر کی تئین کیا تفاوت کری کہ کتا بھونکے منہ بیچ منہ دوست کی کر

بگذار ÷ تا عدو پشت دست میخاید ÷ ملک را همان شب آگهی دادند که در ملک تو
چھوڑ تو دشمن پیٹھ ہاتھ کی کاٹتا ہے بادشاہ کی تئین اسی بیچ اوس رات کی خبر دی کہ بیچ ملک تیرے

چنین منکری حادث شده است چه فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر
ایسا ایک امر بد پیدا ہوا ہے کیا کہتا ہے تو بادشاہ نے کہا میں اوسکی تئین فاضلوں زمانے کی

میدانم و یگانه روزگار میشمارم باشد که معاندان در حق وی خوضی کرده اند این
جانتا ہوں میں اور یکتا ہی زمانے کا گنتا ہوں میں شاید کہ دشمنوں نے بیچ حق اوسکے ایک کھوج کیا ہی پس یہ

سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنگه که معاینت گردد که حکیمان گفته اند شعر به تندی
بات بیچ کان قبول میرے کے نہ آوے گی مگر اوس وقت کہ دیکھنا ہووے کہ حکیموں نے کہا ہے ساتھ جلدی

سبک دست بردن به تیغ ÷ بدندان گزد پشت دست دریغ ÷ شنیدم که سحرگاه با
جلد ہاتھ لیجانا اوپر تیغ کی ساتھ دانتوں کی کاٹے پیٹھ ہاتھ افسوس کی سنا میں نے کہ صبح کو ساتھ

چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید بر پای و شاهد نشسته و می ریخته و قدح
کتنے ایک خاصوں کے اوپر سرہانے قاضی کے آیا شمع کی تئین دیکھا اوپر پاؤں کی اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب

شکسته و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک هستی بلطف اندک اندک بیدار
ٹوٹا ہوا اور قاضی بیچ خواب مستی کی بیخبر دنیا سے ساتھ مہربانی کی تھوڑا تھوڑا بیدار اوسکو کیا

کرد که خیز که آفتاب برآمد قاضی دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان
کہ اوٹھ کہ آفتاب نکلا قاضی نے جانا کہ حال کیا ہے کہا کدھر سے نکلا بادشاہ کی تئین

متعجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکه معهود است گفت الحمد لله که هنوز در توبه
تعجب آیا کہا طرف پورب سے جیسا کہ مقرر ہے کہا الحمد للہ کہ ابتک دروازہ توبہ کا

همچنان باز است بحکم حدیث لا یُغلق بابُ التوبةِ علی العبادِ حتی تطلع
ویسا ہی کھلا ہے بموجب فرمودہ پیغمبر کی نہیں بند ہوتا ہے دروازہ توبہ کا اوپر بندوں کے جبتک کہ سورج نکلے

الشمس من مغربها استغفرک اللهم و اتوب الیک قطعه این دو

سورج مغرب سے ۔ طلب آمرزش چاہتا ہوں میں ای خداوند اور باز گشت کرتا ہوں میں طرف تیری ۔ ان دو

چیزم برگنه انگیختند + بخت نافرجام و عقل ناتمام + گر گرفتارم کنی مستوجبم + ور ببخشی

چیزوں نے مجکو ہر گناہ کی اوٹھایا نصیبا نامبارک اور عقل ناتمام نے جو گرفتار مجکو کرے تو لائق ہوں میں اور جو بخشی تو

عفو بهتر کانتقام + ملک گفت توبه درین حالت که جزای گناه خویش اطلاع

معاف کرنا بہتر کہ بدلا لینا ۔ بادشاہ نے کہا توبہ بیچ اس حالت کی کہ اوپر عوض گناہ اپنے کے اطلاع

یافتی سودی نکند فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا قطعه

پائی تو فائدہ نہ کرے ۔ پس نہ تھا کہ نفع بخشے اونکو یقین ایمان اونکا جسوقت کہ دیکھا عذاب ہمارا

چه سود از دزدی آنگه توبه کردن + که نتوانی کمند انداخت بر کاخ + بلند از میوه گو

کیا فائدہ چوری سے اوسوقت توبہ کرنا ۔ کہ نہ سکے تو کمند ڈالنا اوپر محل کے ۔ بلند کہ میوہ ہی کہ

کوتاه کن دست + که کوته خود ندارد دست بر شاخ + ترا با وجود چنین منکری که ظاهر شد

کوتاہ کر ہاتھ ۔ کہ چھوٹا آپ نہیں رکھتا ہی ہاتھ اوپر شاخ کے ۔ تیری تئین باوجود ایسے ایک گناہ کے کہ ظاہر ہوا

سبیل خلاص صورت نبندد این بگفت و موکلان عقوبت بر وی آویختند گفت

راہ خلاص ہونیکے صورت نہ باندہی ۔ یہ کہا اور نگہبان عذاب کے لٹکے بیچ اوسکے ۔ کہا

مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت

میری تئین بیچ خدمت بادشاہ کی ایک بات باقی ہے ۔ بادشاہ نے سنا اور کہا وہ کیا ہے ۔ کہا

قطعه بآستین ملالی که بر من افشانی + طمع مدار که از دامنت بدارم دست + اگر خلاص

ساتھ آستین ملال کے کہ اوپر میرے جھاڑیگا تو ۔ لالچ مت رکھ کہ دامن تیری سے رکھوں میں ہاتھ ۔ اگر خلاص

محالست ازین گنه که مراست + بدان کرم که تو داری امیدواری هست ملک گفت

محال ہی اس گناہ سے کہ میری تئین ہے ۔ ساتھ اوس کرم کے کہ تو رکھتا ہی تو امیدواری ہے ۔ بادشاہ نے کہا

این لطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی ولیکن محال عقلست و خلاف نقل

یہ لطیفہ نادر لایا تو ۔ اور یہ نکتہ نادر کہا تو نے ۔ اور لیکن محال عقل ہے اور خلاف حدیث کے

دگر چشم از همه عالم فرو بندد　اگر مجنون و لیلی زنده گشتی　حدیث عشق ازین دفتر نوشتی

پھر آنکھ تمام عالم سے بند کرے　جو مجنون اور لیلے زندہ ہوتے　بات عشق کی اس دفتر سے لکھتے

باب ششم در ضعف پیری

باب چھٹا ناتوانی بڑھاپے میں

حکایت با طایفهٔ دانشمندان در جامع دمشق بحثی همی‌کردم که جوانی درآمد و گفت درین میان کسی هست که زبان پارسی بداند

ساتھ ایک گروہ عالموں کے بیچ مسجد دمشق کے بحث کرتا تھا میں کہ ایک جوان آیا کہا بیچ اس درمیان کی کوئی ہے کہ زبان پارسی کی جانتا

غالب اشارت بمن کردند گفتمش خیر است گفت پیری صد و پنجاه ساله در حالت

اکثر اشارہ طرف میری کیا　کہا میں نے اوسکو خیر ہے　کہا ایک بڈھا ڈیڑھ سو برس کا بیچ حالت جانکنی کی

نزع است و بزبان عجم چیزی همی‌گوید و مفهوم ما نمی‌گردد اگر بکرم رنجه شوی مزد یابی باشد که وصیتی

اور ساتھ زبان عجم کے کچھ کہتا ہے اور فہم ہمارے نہیں ہوتا جو ساتھ کرم کی تکلیف کرو تو اجر پاؤ ہو کہ ایک وصیت

همی‌کند چون ببالینش فراز آمدم این میگفت قطعه دمی چند گفتم برآرم بکام

کرتا ہے جو اوسکے سرہانے آیا میں یہ کہتا تھا　ایک دم کتنے کہا میں نے کہ نکالوں ساتھ خواہش کے

دریغا که بگرفت راه نفس　دریغا که بر خوان الوان عمر　دمی چند خوردیم و گفتند بس

افسوس کہ بند ہوئی راہ دم کی　افسوس کہ اوپر خوان رنگا رنگ عمر کے ایک دم کتنے کھایا میں نے اور کہا بس

معانی این سخن بعربی با شامیان همی‌گفتم و تعجب همی‌کردند از عمر دراز و تأسف او همچنان

معنی اس بات کے ساتھ زبان عربی کے ساتھ شامیوں کے کہتا تھا میں اور تعجب کرتے تھے عمر دراز سے اور افسوس اوسکا

بر حیات دنیا گفتم چگونه درین حالت گفت چه گویم قطعه ندیده که چه سختی همی رسد بکسی

اوپر زندگی دنیا کی کہا میں نے کس طرح ہے بیچ اس حالت کے کہا کیا کہوں　نہیں دیکھا ہی تو نے کہ کیا سختی پہنچتی ہے کسی کو

که از دهانش بدر میکنند دندانی　قیاس کن که چه حالش بود در آن ساعت　که از وجود

کہ منہ اوسکے سے باہر کرتے ہیں دانت　قیاس کر کہ کیا حال اوسکا ہوگا اوس ساعت میں کہ بدن

عزیزش بدر رود جانی　گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وهم را بر طبیعت مستولی مگردان که فیلسوفان

عزیز اوسکے سے باہر جاتی ہے جان کہا میں نے صورت باندھنا موت کا خیال سے باہر کر اور وہم کو اوپر طبیعت کی غالب مت کر کہ حکیمان

یونان گفته اند مزاج اگرچه مستقیم اعتماد بقا را نشاید و مرض اگرچه هایل بود دلالت کلی بر

یونانیوں نے کہا ہے مزاج اگرچہ درست ہو بھی تکیہ کرنا زندگانی کی تئیں نہ چاہیے اور مرض اگرچہ ہائل ہو دلیل کلی

هلاک نکند اگر فرمایی طبیبی انگیزم تا معالجت کند دیده برکرد و بخندید و گفت مثنوی

ہلاک ہونیکی نہ کرے اگر فرماوے تو ایک حکیم کی تئیں بلاویں ہم تو دوا کرے دیدے کھولے ہنسا اور کہا

دست برهم زند طبیب ظریف
چون خرف بیند اوفتاده حریف

ہاتھ افسوس کے ملے حکیم ہوشمند
جو دیوانہ دیکھے پڑا ہوا حریف کو

خواجه در بند نقش ایوانست
خانه از پای بست ویرانست

صاحب بیچ فکر کے نقش محل کی
گھر نیو سے ویران ہے

پیرمردی ز نزع می نالید
پیرزن صندلش همی مالید

ایک پیر مرد نزع کی رو رہا تھا
بڑھیا صندل اوسکے ملتی تھی

چون مخبط شد اعتدال مزاج
نه عزیمت اثر کند نه علاج

جو دیوانہ ہوا برابر مزاج کا
نہ دعا اثر کرے نہ علاج

حکایت

پیری حکایت کند که دختری خواسته بود و حجره بگل آراسته و بخلوت با او نشسته

ایک بڈھے کی تئیں باتیں کرتی ہیں کہ ایک لڑکی چاہی تھی اور کوٹھری ساتھ پھول کی آراستہ کی اور بیچ خلوت کے ساتھ

و دیده و دل دروی بسته شبهای دراز نخفتی و بذله ها و لطیفها گفتی باشد که موانست

اور دیدہ اور دل ساتھ اوسکے باندھا راتوں کو نہ سوتا اور ہنسی اور لطیفے کہتا شاید کہ انس

پذیرد و وحشت نورزد از جمله شبی میگفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار

قبول کرے اور وحشت نہ کرے تمام ایک شب میں کہتا تھا نصیبا بلند تیرا یار تھا اور آنکھ دولت کی بیدار

که بصحبت پیری فتادی پخته پرورده جهاندیده آرمیده سرد و گرم روزگار کشیده نیک و بد

کہ بیچ صحبت ایک بڈھے کی پڑی تو پکا پالا ہوا جہان دیکھا ہوا آرام کیا ہوا سرد گرم زمانہ کا کھینچا ہوا نیک و بد

ازموده که حق صحبت بداند و شرط مودت بجای آورد مشفق و مهربان خوش طبع و شیرین

آزمایا ہوا کہ حق صحبت کی جانے اور شرط دوستی کی بجا لاوے شفقت کرنیوالا مہربانی کرنیوالا اچھی طبیعت

زبان مثنوی تا توانم دلت بدست آرم + ور بیازاریم نیازارم + ور چو طوطی شکر بود

زبان جبتک سکوں میں دل تیرا بیچ ہاتھ کی لاؤں اور جو آزردہ کرے مجھکو آزردہ نکروں اور جو مانند طوطی کی شکر

فرستاد که مرین را تربیتی کن مگر عاقل شود روزگاری تعلیم کرد و مؤثر نبود پیش پدر کس
بھیجا کہ اس کو اسکی تیئن تربیت کر کر شاید عاقل ہووے ایک مدت تعلیم کی اثر نکیا تب آگے باپ کے کسی کو
فرستاد که این عاقل نمی‌شود و مرا دیوانه کرد **قطعه** هیچ صیقل نکو نداند کرد + آهنی را
بھیجا کہ یہہ دانا نہیں ہوتا ہے اور میری تیئن دیوانہ کیا کوئی صیقل نیک نجانے کرنا اوس لوہی کو
که بدگهر باشد + چون بود اصل جوهری قابل + تربیت را در و اثر باشد
کہ بد اصل ہووے جو ہووے اصل جوہر کی قابل تربیت کی تیئن بیچ اوسکے اثر ہووے
سگ بدریای هفتگانه بشوی + که چو تر شد پلیدتر باشد + خر عیسی گرش بمکه برند
کتے کو سات دریا بیچ مت دھووے جب کہ تر ہوا نجس زیادہ ہوا گدہا عیسی کا جو اوسکو بیچ مکہ کے لیجاوی
چون بیاید هنوز خر باشد **حکایت** حکیمی پسران را پند همیداد که ای جانان پدر
جو آوے ابھی تک گدہا ہووے ایک حکیم لڑکونکی تیئن نصیحت دیتا تھا ای جان باپ کی
هنر آموزید که ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطرست
ہنر سیکھو کہ ملک اور دولت دنیا کی تیئن تکیہ کرنا نہیں لائق ہے اور چاندی اور سونا بیچ سفر جگہ خطر کی ہے
یا دزد بیکبار ببرد یا خواجه بتفاریق بخورد اما هنر چشمهٔ زاینده است و دولت پاینده
یا چور ایکبارگی لیجاوے یا صاحب آہستہ آہستہ کہاوے لیکن ہنر چشمہ پیدا کرنیوالا ہے اور دولت پایدار
اگر هنرمند از دولت بیفتد غم نیست هنر در نفس خود دولتست هر کجا که رود قدر بیند
جو ہنرمند دولت سی گر پڑے غم نہووے کہ ہنر بیچ ذات اپنی کے دولت ہی جہاں کہیں کہ جاوے مرتبہ دیکھے
و بر صدر نشیند و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند **شعر** سخت است پس از جاه تحکم
اور اوپر مسند کے بیٹھے اور بے ہنر لقمہ چنے اور سختی دیکھے سخت ہے پیچھے مرتبے سے حکم برداری کے
بردن + خو کرده بناز جور مردم بردن **قطعه** وقتی افتاد فتنه در شام
لیجانا خو کیا ہوا ساتھ ناز کے ظلم لوگون کا لیجانا ایک وقت پڑا ایک غوغا بیچ شام
هر کس از گوشه فرا رفتند + روستازادگان دانشمند + بوزیری پادشا رفتند
ہر کسی کونے سے آگے گئے گانون کے جنے ہوے دانا واسطے وزیر ہونی بادشاہ کی گئی

پسران وزیر ناقص عقل بگدائی بروستا رفتند + حکایت یکی از فضلا تعلیم

بیٹے وزیر کے ناقص عقل واسطے بھیک مانگنے کے بیچ گانو کی گئی ایک فاضلوں سے تعلیم دیتے

ملکزادہ همیکردی و ضرب بیمحابا زدی و زجر بیقیاس کردی باری پسر از بیطاقتی

پادشاہزادی کو کرتا تھا اور ضرب بی دہشت مارتا اور جھڑکنا بہت کرتا تھا ایکبار لڑکا بیطاقتی سے

شکایت پیش پدر برد و جامه از تن دردمند برداشت پدر را دل بهم برآمد استاد را

شکوہ آگے باپ کی لے گیا اور جامہ تن دردمند سے اوٹھایا باپ کی تیئن غصہ آیا اوستاد کی تیئن

بخواند و گفت پسران رعیت را چندان جور و الم نمیداری که فرزند مرا سبب چیست

بلایا اور کہا کہ لڑکون رعیت کی تیئن اتنا غصہ روا نہین رکھتا ہی تو کہ لڑکے میرے کی تیئن سبب کیا ہے

گفت سبب آنکه سخن اندیشیده باید گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را علی

کہا سبب وہ کہ بات ساتھ اندیشے کے چاہیے کہنا اور حرکت پسندیدہ کرنا سب خلق کی تیئن

العموم و پادشاهان را علی الخصوص موجب آنکه بر دست و زبان ایشان هر چه رفته

علی العموم اور بادشاہون کی تیئن اوپر خاص کے سبب وہ کہ اوپر ہاتھ اور زبان انکے سے جو کچھ کہ جاوے

شود هر آینه بافواه بگویند و قول و فعل عوام الناس را چندان اعتباری نباشد

تحقیق بیچ منھون کی کہین اور قول و فعل عوام الناس کی تیئن اتنا اعتبار نہووے

قطعه اگر صد ناپسند آید ز درویش رفیقانش یکی از صد ندانند + وگر یک

جو سو ناپسند آوے فقیر سے یار اوسکے ایک سو سے نجانین اور جو ایک

بذله گوید پادشاهی + ز اقلیمی باقلیمی رسانند + پس واجب آمد معلم پادشاهزاده

ولکش کہے بادشاہ ایک ولایت سے بیچ ایک ولایت کے پہنچاوین پس واجب آیا معلم بادشاہزادہ

را در تهذیب اخلاق خداوندزادگان انبتهم الله نباتا حسنا

کی تیئن بیچ شائستگی خلق صاحب زادون کے اوگایا اونکو اللہ تعالیٰ نے اوگانا نیک

اجتهاد از آن بیش کردن که در حق ابنای عوام قطعه

کوشش اوس سے زیادہ کرتا کہ بیچ حق بیٹون عام کے

هر که در خردیش ادب نکنی جو کوئی کہ بیچ لڑکپن کے اوسکو ادب نکرے نشود خشک جز بآتش راست نہ ہووی خشک سوا آگ کی سیدھی	در بزرگی فلاح ازو برخاست بیچ بزرگی کی خوبی اوس سے اٹھ گئی هر آن طفل کو جور آموزگار وہ لڑکا کہ جو ظلم سکھانیوالی کا	چوب تر را چنانکه خواهی پیچ لکڑی تر کی تئیں جیسا کہ چاہی تو پیچ نه بیند جفا بیند از روزگار نہ دیکھی بدی دیکھے زمانی سے

ملک را حسن تدبیر فقیه و تقریر جواب او موافق آمد خلعت و نعمت بخشید و پایه منصب

بادشاہ کی تئیں نیک تدبیر دانا کی اور تقریر جواب اوسکی کی موافق آئی خلعت اور نعمت بخشی اور پایہ مرتبے کا

بلند گردانید **حکایت** معلم کتابی را دیدم در دیار مغرب ترشروی و تلخ گفتار

بلند کیا ایک معلم مکتب والی کی تئیں دیکھا میں نے بیچ شہر مغرب کی ترش منہ اور کڑوی بات

بدخوی و مردم آزار و گدا طبع و ناپرهیزگار که عیش مسلمانان بدیدن او

بری خو اور آدمی کا آزار دینی والا اور کنگال اور ناپرہیزگار کہ عیش مسلمانوں کا دیکھنے اوسکے سے

تبه گشتی و خواندن قرآنش دل مردم سیه کردی و جمعی پسران پاکیزه

تباہ ہوتا اور پڑھنا قرآن کا اوسکے دل آدمیوں کا سیاہ کرتا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت

و دختران دوشیزه بدست جفای او گرفتار نه زهره خنده و نه یارا

اور لڑکیاں کنواری کا بیچ ہاتھ ظلم اوسکے کے گرفتار نہ پتا ہنسنے کا نہ طاقت

گفتار که عارض سیمین یکی را طپانچه زدی و گاه ساق بلورین یکی را شکنجه

بات کرنیکی کبھی گال چاندی سی ایک کی تئیں طپانچہ مارتا اور کبھی پنڈلی بلور کیسی ایک کی تئیں شکنجہ

کردی القصه شنیدم که طرفی از خیانت نفس او معلوم کردند و بزدند

کرتا القصہ سنا میں نے کہ کچھ برائی نفس اوسکے سے معلوم کیا مارا اوسکو

و براندند پس آنگه مکتب وی بمصلحی دادند پارسای سلیم نیکمردی

اور نکال دیا پس اوس وقت مکتب اوسکا ایک نیکمرد کی تئیں دیا کہ پارسا سلامت رو نیکمرد

حلیمی که سخن جز بحکم ضرورت نگفتی و موجب آزار کس بر زبانش

دانا کہ بات سوای حکم ضرورت کے نہ کہتا اور سبب آزار کسیکا اوپر زبان اوسکے کے

زرفتی کودکان را هیبت استاد نخستین از سر برفت و معلم دومین را اخلاق ملکی

لڑکون کی تئین خوف اوستاد پہلے کا سر سے باہر گیا اور معلم دوسری کی تئین اخلاق فرشتون کا سا جانا

دیدند و دیو یک یک شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند و همچنین اغلب اوقات

دیکھا دیو ایک ایک ہو سے باعتبار بردباری او سکے علم بھول گئے اور ایسی ہی اکثر اوقات

ببازیچه فراهم نشستندی و لوح درست ناکرده بر سر هم شکستندی بیت

کھیلنے کو جمع ہو کر بیٹھتے اور تختی درست نکی ہوئی اوپر سر آپسکے توڑتے

استاد معلم چو بود بی آزار خرسک بازند کودکان در بازار بعد از دو هفته بران مسجد

استاد معلم جب ہووی بی آزار ہووی کم آزار دینی والا چین چھینا کھیلین لڑکی بیچ بازار کی بعد دو ہفتے کے اوپر اوس مسجد کے

گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده بودند و بمقام خویش باز آورده

گذر کیا مین نے معلم پہلے کی تئین دیکھا مین نے کہ دل خوش کیا تھا اور بیچ مقام اپنے کے پھیر لائے

برنجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس را معلم ملائکه چرا کردند سر مردی ظریف

رنجیدہ ہوا مین اور لاحول کہی مین نے کہ دوسری بار شیطان کی تئین معلم فرشتون کا کسو اسطے کیا ایک مرد ہی خوش طبع

جهاندیده بشنید بخندید و گفت **مثنوی** پادشاهی پسر بمکتب داد

جہاندیدہ نی سنا ہنسا اور کہا ایک پادشاہ نی بیٹا مکتب مین بٹھلایا

لوح سیمینش در کنار نهاد بر سر لوح او نوشته بزر جور استاد به که مهر پدر

تختی چاندی کی بیچ گود کی رکھے اوپر سر تختی او سکی کی لکھا سات سونی کے ظلم اوستاد کا بہتر محبت باپ سے

حکایت پادشاهزاده را نعمت بیکران از ترکه عمان بدست افتاد فسق

ایک پادشاہزادی کی تئین نعمت بہت ترکے چچاؤن سے ملے بدکاری

و فجور آغاز کرد و مبذری پیشه گرفت فی الجمله نماند از سائر معاصی منکری

اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ لیا حاصل کلام کا نرہا تمام گناہون بد سے

که نکرد و مسکری که نخورد باری بنصیحتش گفتم ای فرزند دخل آب روانست

کہ نہ کیا اور کوئی نشہ کہ نہ کہایا ایکبار بطور نصیحت کی اوسکو کہا مین نے ای بیٹے آمدنی پانی جاری ہے

از مسیلمه ترک مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما

از بسکہ ترک کرنا نصیحت کا کیا مین نے اور منہ پھیرا ہم صحبت کرنے سے پھیرا مین نے اور قول حکیمون کی

کار بستم گفته اند بلّغ ما علیک فان لم یقبلوا ما علیک **قطعه**

کام باندھا مین نے کہ کہا ہے پہونچا تو وہ خبر کہ اوپر تیرے ہی پس اگر قبول نہ کرین نہین ہی گناہ اوپر تیرے

گرچه دانی که نشنوند بگوی + هرچه دانی ز نیکخواهی و پند + زود باشد که

اگرچہ جانتا ہی لوگ نہ سنین گے کہہ جو کچھ جانے تو نیک چاہنے اور نصیحت سے جلدی ہووی کہ

خیره سر بینی + بدو پای اوفتاده اندر بند + دست بر دست میزند که دریغ

سرکش کو دیکھی تو ساتھ دو پاؤن کے پڑا بیچ قید کے ہاتھ اوپر ہاتھ کے مارے کہ افسوس

نشنیدم حدیث دانشمند + تا پس از مدتی آنچه اندیشهٔ من بود از نکبت حالش

نہ سنی مین نے بات عقلمند کے تو پیچھے ایک مدت کے جو کچھ اندیشہ میرا تھا بدبختی حال اوسکی سے

بصورت بدیدم که پاره پاره بهم میدوخت و لقمه لقمه همی اندوخت دلم

بیچ ظاہر کے دیکھا مین نے کہ ٹکڑے ٹکڑے اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا

از ضعف حالش بهم برآمد و مروت ندیدم در چنان حالی ریش درونش را

ناتوانی حال اوسکے سے غصہ مین بر آیا اور مروت نہ دیکھی مین نے بیچ ایسے حال کے زخم فقیر کی چھیلنا

بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم **مثنوی** حریف سفله

ساتھ ملامت کے چھیلنا اور نمک چھڑکنا پس ساتھ اپنے کہا مین نے شراب پینے والا

در پایان مستی + نیندیشد ز روز تنگدستی + درخت اندر بهاران برفشاند +

بیچ نہایت مستی کے نہین اندیشہ کرتا ہی روز تنگدستی سے درخت بیچ بہار کے پھل جھاڑتا ہے

زمستان لاجرم بی برگ ماند **حکایت** پادشاهی پسری را بادیبی

جاڑے مین خواہ مخواہ بے پتے رہتا ہے ایک بادشاہ نے ایک بیٹے کو ایک ادیب کو

داد و گفت این فرزند تست تربیتش کن همچنانکه یکی از فرزندان خویش

دیا اور کہا یہ فرزند تیرا ہے تربیت اسکو کر جیسا کہ ایک فرزندون اپنے سے

گفت فرمانبردارم سالی چند برین برآمد سعی کردم وبجای نرسید و پسران

کہا فرمانبردار ہون مین اتنے برس اوپر اسکے گذرے کوشش کی اور بیچ ایک جگہ کی نہ پہنچا اور بیٹے

ادیب در فضل و بلاغت منتہا شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد

ادیب کے بیچ فضل اور بلاغت کے منتہی ہوئے پادشاہ نے دانشمند کی تئین گرفتار کیا

ومعاتبت فرمود که وعده خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر رای

اور عتاب فرمایا کہ وعدہ خلاف کیا تو نے اور وفا بجا نہ لایا تو کہا اوپر عقل

خداوند روی زمین پوشیده نماند که تربیت یکسانست و طبائع

صاحب روے زمین کے چھپا نہ رہے کہ تربیت یکسان ہے اور طبیعتین

مختلف ست قطعه گرچه سیم و زر ز سنگ آید همی + در همه سنگی نباشد

جدا جدا اگرچہ چاندی اور سونا پتھر سے آتا ہی پر نہین بیچ سب پتھروں کے ہوتے

زر و سیم + بر همه عالم همی تابد سهیل + جایی انبان میکند جایی ادیم حکایت

چاندی اور سونا اوپر تمام عالم کے چمکتا ہے سہیل کسی جگہ دہوڑے کرتا ہی کسی جگہ چمڑا خوشبودار

یکی را شنیدم از پیران مربی که مریدی را همی گفت چندانکه تعلق خاطر آدمی زاد

ایک کی تئین سنا مین نے پیرون مربی سے کہ ایک مرید کی تئین کہتا تھا جیسا کہ علاقہ خاطر آدمی زاد کا

است بروزی اگر بروزی ده بودی بمقام از ملائکه درگذشتی قطعه فراموش

ہے ساتھ روزی کے اگر ساتھ روزی دینے والے کے ہوتا بیچ مقام کے ملائکہ سے گذرتا

نکرد ایزد دران حال + که بودی نطفه مدفون و مدهوش + روانت داد و طبع و

نہ کیا خدا نے بیچ اوس وقت کے کہ تھا تو ایک نطفہ دفن کیا گیا اور بیہوش جان تجکو دی اور طبیعت اور

عقل و ادراک + جمال و نطق و رای و فکرت و هوش + ده انگشت مرتب کرد بر کف

عقل اور دانائی اچھی صورت اور گویائی اور عقل اور دانائی اور ہوش دس انگلیان بیچ ترتیب کین اوپر ہتھیلی کے

دو بازو مرتب ساخت بر دوش + کنون پنداری ای ناچیز همت که خواهد کردنت روزی فراموش

دو بازو بیچ ترتیب کے اوپر کندہے کے اب جانتا ہی تو ای ناچیز ہمت کہ کریگا تیری روزی فراموش

حکایت اعرابی را دیدم که پسر را همی‌گفت یا بنی انک مسئول

ایک عرب کی رہنے والی کی تئین دیکھا میں نے کہ بیٹے سے کہتا تھا اے بیٹے تحقیق سوال کیا جاوے گا تو

یوم القیمة ماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت یعنی ترا خواهند پرسید

دن قیامت کی اوس چیز کی تئین کہ وہ کیا ہے کہ حاصل کیا تو نے اور نہ کہا جاویگا تو ساتھ کس شخص کی نسبت کیا گیا ہے یعنی تجھے پوچھیں گے

که هنرت چیست نگویند که پدرت کیست **قطعه** جامهٔ کعبه را که می‌بوسند

کہ ہنر تیرا کیا ہے نہ کہیں گے کہ باپ تیرا کون ہے جامہ کعبہ کی تئین کہ چومتے ہیں

او نه از کرم پیله نامی شد با عزیزی نشست روزی چند لاجرم همچو او

وہ نہ ریشم کے کیڑے سے نامی ہوا ساتھ ایک عزیز کے بیٹھا دن کتنے ضرور مانند اوسکے

گرامی شد **حکایت** در تصانیف حکما آورده‌اند که کژدم را ولادت

بزرگ ہوا بیچ کتابوں حکیموں کے لائے ہیں کہ بچھو کی تئین پیدائش

معهود نیست چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر را بخورند و شکمش را بدرند

مقرری نہیں ہے جیسا کہ اور جانوروں کی تئین بلکہ اوجھڑا ماں کی تئین کہاتے ہیں اور پیٹ اوسکا پھاڑتے ہیں

و راه صحرا گیرند و آن پوستها که در خانهٔ کژدم بینند اثر آنست باری این نکته

اور راہ جنگل کی لیتے ہیں اور وہ پوست کہ بیچ گھر بچھو کے دیکھتے ہیں نشان اوسکا ہی ایکبار یہ نکتہ

پیش بزرگی همی‌گفتم گفت دل من بر صدق این سخن گواهی همی‌دهد و جز چنین

آگے ایک بزرگ کی کہتا تھا میں کہا دل میرا اوپر سچ ہونے اس بات کے گواہی دیتا ہے اور سوای اس بات کے

نتوان بودن در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کرده‌اند لاجرم

اور نہیں ہو سکتا ہے بیچ حالت چھٹپن کے ساتھ ماں باپ کی ایسا معاملہ کیا ہے ضرور کر

در بزرگی چنین مقبول و محبوب‌اند **قطعه** پسری را پدر وصیت کرد کای جوانمرد

بیچ بزرگی کی ایسی مقبول کیے گئے اور دوست ہیں ایک لڑکے کی تئین باپ نے وصیت کی کہ اے جوانمرد

یاد گیر این پند هر که با اهل خود وفا نکند نشود دوست‌روی و دولتمند

یاد کر یہ نصیحت جو کوئی کہ ساتھ اپنے سے وفا نہ کرے نہ ہووے دوست صورت دانا کے

مثل کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آیی گفت بتابستانم

بچھو کو کسی نے کہا کہ کس لیے جاڑے میں باہر نہیں آتا ہے تو کہا کہ گرمیوں سے

چه حرمتست که بزمستان نیز بیرون آیم **حکایت** فقیره درویشی حامله بود

کیا حرمت ہے کہ جاڑے میں بھی باہر آؤں میں — ایک فقیر کی بیوی حاملہ تھی

مدت حمل بسر آورده درویش را همه عمر فرزند نیامده بود گفت اگر خداوند تعالی

مدت حمل کی بسر لائی فقیر کو تمام عمر لڑکا نہ ہوا تھا کہا جو اللہ تعالیٰ

مرا پسری بخشد جز این خرقه که پوشیده دارم هرچه در ملک منست ایثار درویشان

میری تئیں ایک بیٹا بخشے سوائے اس گدڑی کے کہ پہنے ہوں میں جو کچھ ملک میری کی ہے تصدق فقیروں کو

کنم اتفاقا پسر آورد و سفره درویشان بموجب شرط نهاد پس از چند سال که از سفر شام

کروں اتفاقاً بیٹا جنا اور کھانا فقیروں کے بموجب شرط کے بجا لایا پیچھے کئی برس کے کہ سفر شام سے

باز آمدم بمحلت آن دوست برگذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان

پھر آیا میں بیچ محلے اس دوست کے گذرا میں اور حقیقت حال اوسکی سے پوچھا میں نے کہا بیچ قید خانے

شحنه درست سبب پرسیدم کسی گفت پسرش خمر خورده و عربده کرده و خون

کوتوال کے ہے سبب پوچھا میں نے کسی نے کہا بیٹے اوسکے نے شراب پی اور تند خوئی کی اور خون

کسی ریخته و از میان گریخته پدر را بعلت وی سلسله در نای است و بند گران بر پای

کسی کا کیا اور درمیان سے بھاگا باپ کی تئیں بسبب اوسکے زنجیر بیچ گردن کے ہے اور قید بھاری اوسکے پانو میں

گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عز و جل خواسته است **قطعه** زنان باردار

کہا میں نے اس بلا کی تئیں اوسنے ساتھ حاجت کی خدای برتر سے چاہا ہے — جورواں حمل والی

ای مرد هشیار * اگر وقت ولادت مار زایند * ازان بهتر بنزدیک خردمند

ای مرد ہشیار جو وقت پیدا ہونے کے سانپ جنیں اوس سے بہتر نزدیک دانا کے

که فرزندان ناهموار زایند **حکایت** طفل بودم که بزرگی را پرسیدم از بلوغ

کہ لڑکے نالائق جنیں — لڑکا تھا میں کہ ایک بزرگ کی تئیں پوچھا میں نے بالغ ہونے سے

گفت در مسطور آمده است که سه نشان دارد یکی پانزده سالگی و دوم احتلام و سوم

کہا بیچ مسطور کے آیا ہے کہ تین نشان رکھتا ہے ایک پندرہ برس کا ہونا اور دوسرا احتلام اور تیسرا

برآمدن موی پیش اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکه در رضای حق جل و علا

نکلنا بال آگے کا لیکن حقیقت میں ایک نشان رکھتا ہے و بس وہ کہ بیچ رضامندی خداوند کی

بیش از آن باشی که در بند حظ نفس خویش هر که در او این صفت موجود نیست بنزد محققان

زیادہ اوس سے ہی تو کہ بیچ قید خوشی ذات اپنی کے اور جو کوئی کہ بیچ اوسکی یہ صفت موجود نہیں ہے نزدیک

بالغ نشمارندش قطعه بصورت آدمی شد قطرهٔ آب که چل روزش قرار اندر رحم ماند

بالغ نہ گنیں اوسکو ساتھ صورت کی آدمی ہوا قطرہ پانی کا کہ چالیس دن قرار اوسکو بیچ پیٹ کے رہا

وگر چل ساله را عقل و ادب نیست بتحقیقش نشاید آدمی خواند قطعه جوانمردی و لطف است

جو چالیس برس والے کی نہیں عقل اور ادب نہیں ہے ساتھ تحقیق کی اوسکو آدمی نہ چاہیے پڑھنا جوانمردی اور پاکیزگی ہے

آدمیت همین نقش هیولائی مپندار هنر باید که صورت میتوان کرد بایوانها

آدمی کا ہونا یہی نقش خالی کمال سے مت جان ہنر چاہیے کہ صورت سکے کرنا اوپر محلوں کے

در از شنگرف و زنگار چو انسان را نباشد فضل و احسان چه فرق از آدمی تا نقش دیوار

شنگرف اور زنگار سے جو انسان کی نہیں ہووے بزرگی اور احسان کرنا کیا فرق آدمی سے نقش دیوار تک

بدست آوردن دنیا هنر نیست یکی را گر توانی دل بدست آر حکایت

بیچ ہاتھ کی لانا دنیا کا ہنر نہیں ہے ایک کی ہمتیں جو سکے تو دل بیچ ہاتھ کے لاو

سالی نزاعی میان پیادگان حجاج افتاده بود و داعی در آن سفر هم پیاده بود

ایک برس ایک جھگڑا درمیان پیادوں حاجیوں کے پڑا تھا اور دعا کرنیوالا یعنی میں بھی بیچ اوس سفر کی پیادہ تھا

انصاف در سر و روی هم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم کجاوه نشینی را دیدم که با

انصاف بیچ سر و منہ ایک کے پڑے ہم اور داد بدسکنے اور لڑائی کرنیکے دی ہمنے ایک کجاوہ بیٹھنے والے کی دیکھا کہ ساتھ

عدیل خویش میگفت یا للعجب پیادهٔ عاج عرصهٔ شطرنج را بسر میبرد فرزین میشود یعنی به از آن

برابر اپنی کی کہتا تھا ای عجب پیادہ ہاتھی دانت کا میدان شطرنج کی ہمتیں آخر لیجاتا ہے فرزین ہوتا ہے یعنی بہتر اوس سے

بیشتر بود که پیادگان حاج بادیه را بسر بردند و بتر شدند **قطعه** از من بگوی حاجی

محبس کہ حاجی ... زیادہ ہوتا ہے کہتا اور پیادی حاج کی صحرا کی تئیں آخر لیگئی اور بتر ہوئے

مردم گزای را + کو پوستین خلق بآزار میدرد + حاجی تو نیستی شترست از برای آنکه +

آدمی کے آزار دینے والی کی تئیں کہ وہ پوست خلق کا ساتھ آزار کی پھاڑتا ہے حاجی تو نہیں ہے اونٹ ہی سبب ہے کہ وہ

بیچاره خار میخورد و بار میبرد **حکایت** مردکی را چشم درد خاست پیش بیطار

بیچارہ کانٹے کہاتا ہی اور بوجھ لیجاتا ہی ایک مرد بیوقوف کی تئیں آنکھ کا درد اٹھا سلوتری کے پاس

رفت تا دوا کند بیطار از آنچه در چشم چارپایان میکرد در دیده او کشید کور شد حکو

گیا تو دوا کرے سلوتری نے اوس چیز سے جو کچھ آنکھ چارپایوں کی کرتا تھا بیچ دیدے اوسکی کی کھینچا اندھا ہوا قصہ

پیش داور بردند گفت برو هیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی پیش بیطار نرفتی مقصود

آگے حاکم کے لیگیا کہا اوس نے کچھ ڈانڈ نہیں ہے اگر یہ گدھا نہ ہوتا آگے سلوتری کی نہ جاتا مقصد

ازین سخن آنست تا بدانی که هر که ناآزموده را کار بزرگ فرماید با آنکه ندامت برد نزد

اس بات سے وہ ہے تو جانے تو کہ جو کوئی کہ ناآزمودہ کام کی تئیں کام بڑا فرماوے باوجود اوسکے کہ ندامت لیجاوے

خردمندان بخفت رای منسوب گردد **قطعه** ندهد هوشمند روشن رای بفرومایه

عقلمندوں کے ساتھ ہلکے عقل کے نسبت کیا گیا ہووے نہ دیوے دانا روشن عقل کمینہ کو

کارهای خطیر + بوریا باف گرچه بافنده است + نبرندش بکارگاه حریر **حکایت**

کام بڑے بوریا کا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے نہ لیجاویں اوسکو بیچ کارخانہ حریر کے

یکی از بزرگان ائمه را پسری وفات یافت پرسیدند که بر صندوق گورش چه نویسیم

ایک نے بزرگ اماموں سے ایک بیٹا مر گیا پوچھا کہ اوپر صندوق قبر اوسکی کی کیا لکھیں

گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش از آنست که روا باشد بر چنین جایگاه

کہا آیتوں قرآن مجید کے تئیں عزت زیادہ اوس سے ہے کہ روا ہووے اوپر ایسی جگہ کے

نوشتن که بروزگار سوده گردد و خلایق برو گذرند و سگان برو شاشند

لکھنا کہ ایک مدت میں گھس جاوی اور خلق اوپر اوسکے گذریں اور کتے اوپر اوسکی پیشاب کریں

اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت کفایت **قطعه** وه که هرگه که سبزه
اگر ساتھ ضرورت کے کچھ لکھیں یہ بیت کفایت ہے کیا خوب کہ جسوقت کہ سبزہ

در بستان بدمیدی چه خوش بدی دل من بگذرای دوست تا
بیچ باغ کے جمتا کیا خوش ہوتا دل میرا گذر کر اے دوست تو

بوقت بهار سبزه بینی دمیده بر گل من **حکایت** پارسائی بریکی از
وقت بہار کے سبزہ دیکھے تو جما ہوا اوپر مٹی میری کے ایک پارسا اوپر ایک کے

خداوندان نعمت گذر کرد که بنده را دست و پای بسته عقوبت همیکرد گفت
صاحبوں نعمت سے گذر کیا کہ غلام کو ہاتھ اور پاؤں باندھ کے سختی کرتا تھا کہا

ای پسر همچو تو مخلوقی را خدای عزوجل اسیر حکم تو گردانیده است و ترا بروی فضیلت
اے لڑکے مانند تیری ایک خلق کو خدای بزرگ اور برتر نے قیدی حکم تیرے کا کیا ہے اور تیرے تئیں اوپر اوسکے بزرگی

داده شکر نعمت باری تعالی بجا آر و چندین جفا بروی مپسند نباید که فردای قیامت
دی شکر نعمت خدای برتر کا بجا لا اور اتنا ظلم اوپر اوسکے مت پسند کر نہ چاہیے کہ کل قیامت کو

به از تو باشد و شرمساری بری **مثنوی** بر بنده مگیر خشم بسیار جورش مکن و
بہتر تجھسے ہووے اور شرمندگی لیجاوے تو اوپر غلام کی مت کر غصہ بہت ظلم اوس پر مت کر اور

دلش میازار او را تو به ده درم خریدی آخر نه بقدرت آفریدی این حکم و غرور
دل اوسکا مت آزردہ کر اوسکو تو نے ساتھ دس درم کی خرید کیا تو نے آخر نہ ساتھ قدرت کے پیدا کیا تو نے یہ حکم اور غرور اور

و خشم تا چند هست از تو بزرگتر خداوند ای خواجه ارسلان و آغوش فرمانده
غصہ کب تک ہے تجھسے بزرگ زیادہ صاحب اے صاحب جاکر اور غلام کے حکم دینے والا

خود مکن فراموش در خبرست از سید عالم صلی الله علیه وسلم که گفت بزرگترین حسرت
اپنا مت کر بھلا تو بیچ حدیث کے ہے سردار عالم سے درود اللہ کا اوپر اوسکے اور سلام کہ کہا بہت زیادہ حسرت

در روز قیامت آن بود که بندهٔ صالح را بهشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ
دن قیامت کے وہ ہووے کہ بندۂ نیک کو بیچ بہشت کی لیجاویں اور صاحب بدکار کو بیچ دوزخ کے

قطعه بر غلامی که طوع خدمت نیست خشم بیحد مران و طیره مگیر که فضیحت بود

اوپر اوس غلام کے کہ اطاعت کرنیوالا خدمت کا نہیں ہے غصہ بیحد مت چلاؤ اور غصہ مت کر کہ فضیحت ہووے

بروز شمار بنده آزاد و خواجه در زنجیر **حکایت** سالی از بلخ بامیانم

بیچ روز شمار کے غلام چھوٹا ہوا اور صاحب بیچ زنجیر کے ایک برس بلخ سے بامیان ساتھ میرا

سفر بود و راه از حرامیان پرخطر جوانی ببدرقه همراه ما شد سپرباز چرخ انداز سلحشور

سفر تھا اور راہ چوروں سے پرخطر تھی ایک جوان ساتھ ہمراہی کی ہمراہ ہمارے ہوا ڈھال کھیلنیوالا تیر کمان چلانیوالا ہتیار پہننیوالا

بیش زور که بده مرد کمان او زه کردندی و زورآوران روی زمین پشت

زیادہ زور کہ ساتھ دس مرد کی کمان اوسکے کی چلہ کرتے اور زورآور روی زمین کے پشت

او بر زمین نیاوردندی اما چنانکه دانی متنعم بود و سایه پرورده نه جهاندیده و سفر

اوسکے اوپر زمین کی نہ لگا سکتے تھے لیکن جیسا کہ جانتا ہی تو وہ متنعم تھا اور سایہ کا پلا ہوا نہ جہان دیکھا اور نہ سفر

کرده رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیده و برق شمشیر سواران ندیده **شعر**

کیا ہوا آواز نقارہ دلاوروں کی بیچ کان اوسکی نہ پہنچی اور چمک تلوار سواروں کی نہ دیکھی

نیفتاده در دست دشمن اسیر بگردش نباریده باران تیر اتفاقاً من و این جوان هردو

نہ پڑا بیچ ہاتھ دشمن کے قید گرد اوسکے نہ برسا مینہ تیر کا اتفاقاً میں اور یہ جوان دونو

در پی هم دوان هر آن دیوار قدیمش که پیش باز آمدی بقوت بازو بیفگندی و هر درخت

پیچھے ایک دوسرے کے دوڑے ہوئے جو وہ دیوار پرانی اوسکے کہ آگے آتی ساتھ قوت بازو کی گراتا اور جو درخت

عظیم که دیدی بزور سرپنجه برکندی و تفاخرکنان گفتی **بیت** پیل کو تا کتف

بڑا دیکھتا ساتھ قوت زور کے اوکھیڑتا اور فخر کرتے ہوئے کہتا ہاتھی کہاں تو مونڈہا

و بازوی گردان ببیند شیر کو تا کف و سرپنجه مردان ببیند ما درین حالت که دو هندو

اور بازو پہلوانوں کا دیکھے شیر کہاں تو ہتھیلی اور سرپنجہ مردوں کا دیکھے ہم بیچ اسحالت کی کہ دو ہندو

از پس سنگی سر برآوردند و آهنگ قتال ما کردند بدست یکی چوبی و در بغل دیگری کلوخ کوبی

پیچھے ایک پتھر سے سر برلائے اور قصد قتل کرنی ہمارا کیا بیچ ہاتھ ایک کی ایک لکڑی اور بیچ بغل دوسرے کی ایک ڈھیلا

بیشک آسوده تر کند رفتار **قطعه** مرد درویش که بار ستم فاقه کشید بدر مرگ همانا که

بے شبہہ آسودہ زیادہ کرے چلنا مرد فقیر کہ بوجہ ظلم کے فاقہ کھینچتا ہے

سبکبار آید وانکه در دولت و نعمت و آسانی زیست مردنش بی همه شک نیست که دشوار

ہلکا آوے اور وہ کہ بیچ دولت اور نعمت اور آرام کے جیا مرنا اوسکا ان سب سے شک نہیں ہے کہ مشکل

آید بهمه حال اسیری که ز بندی بجهد خوشتر از حال امیری که گرفتار آید **حکایت** یکی

آوے ہر حال میں وہ قیدی کہ قید سے چھوٹے خوش زیادہ اوس کے حال سے امیری کہ گرفتار ہووے

را پرسیدم از معنی این حدیث اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک گفت

میں نے پوچھا معنی اس حدیث کے دشمن زیادہ دشمنوں سے نفس تیرا ہے درمیان دونو پہلو تیرے کے کہا

بحکم آنکه هر آن دشمنی که با وی احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکه مدارا

موافق حکم اوس بات کی وہ دشمن کہ ساتھ اوس کے احسان کرے تو دوست ہووے مگر نفس جتنا کہ تو ملائم

بیش کنی مخالفت زیاده کند **قطعه** فرشته خوی شود آدمی بکم خوردن وگر خورد

زیادہ کرے تو دشمنی زیادہ کرے فرشتہ خو ہووے آدمی ساتھ کم کھانے کے اور جو کھاوے

چو بهائم بیوفتد چو جماد مراد هر که برآری مطیع امر تو گشت خلاف نفس که فرمان دهد

مانند جانوروں کے گر پڑے مانند پتھر کے مراد جس شخص کی بر لاوے تو تابع حکم تیرا ہووے سوا نفس کے کہ حکم دیوے

چو یافت مراد **جدال سعدی با مدعی در بیان توانگری و درویشی** یکی در صورت

جو پاوے مراد لڑائی سعدی کی ساتھ ایک مدعی کے بیچ بیان امیری اور فقیری کی ایک شخص صورت

درویشان نه بر صفت ایشان در محفلی دیدم نشسته و شنعتی در پیوسته و دفتر شکایت باز

فقیروں کی اور نہ صفت اونکی بیچ ایک محفل کے دیکھا میں نے بیٹھا اور بدگوئی میں ملا ہوا اور دفتر شکایت کا

کرده و ذم توانگران آغاز نهاده سخن بدینجا رسانیده که درویش را دست قدرت

کھولے ہوئے اور برائی امیروں کی شروع رکھے بات یہاں تک پہنچائے کہ فقیر کے ہاتھ مقدور کا

بسته است و توانگران را پای ارادت شکسته **فرد** کریمان را بدست اندر درم نیست

بندھا ہے اور امیر کی ہمتیں پاؤں خواہش کا ٹوٹا سخی لوگوں کی ہتھین بیچ ہاتھ کی پیسا

تسبیح هزاردانه بر دست مپیچ + درویش بیمعرفت نیارامد تا کارش بکفر انجامد

تسبیح ہزار دانے کی بیچ ہاتھ کے مت پھیر فقیر بے معرفت نہ آرام کرے تا کام اوسکا بیچ کفر کے پہنچے

که کاد الفقر ان یکون کفرا که نشاید جز بوجود نعمت برهنه را پوشید

کہ قریب ہے فقیری سے ہو تی ہے کفر کہ نہیں چاہیے سوای ساتھ ہونے نعمت کی ننگے کی تئیں پہنانا

یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن و ابنای جنس ما را بمرتبه ایشان که رساند

یا بیچ چھوڑانے ایک گرفتار کے کوشش کرنا اور بیٹوں جنس ہماری کے تئیں بیچ مرتبے انہوں کے کون پہنچاوے

و ید علیا بید سفلی چه ماند نبینی که حق جل و علا در محکم تنزیل از نعیم اهل

اور ہاتھ برتر ساتھ ہاتھ نیچے کے کیا مانند ہووے نہیں دیکھتا ہے کہ حق بزرگ ہے بیچ آیات قرآن کی اہل بہشت

خبر میدهد اولئک لهم رزق معلوم فرد تشنگان را نماید

خبر دیتا ہے وہ لوگ ہیں واسطے اونکے رزق ہے معلوم پیاسوں کی تئیں دکھلائی دیتا ہے

اندر خواب + همه عالم بچشم چشمه آب حالی که من این سخن

بیچ خواب کے تمام عالم بیچ آنکھ کے چشمہ پانی کا جس وقت کہ میں نے یہ بات

بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان برکشید

کہی میں نے باگ طاقت فقیر کی ہاتھ برداشت سے گئی تلوار زبان کی کھینچی

و اسپ فصاحت در میدان وقاحت جهانید و گفت چندان مبالغه

اور گھوڑا فصاحت کا بیچ میدان بے شرمی کے دوڑایا کہا اتنا مبالغہ

در وصف ایشان بکردی و سخنهای پریشان بگفتی که وهم تصور کند

بیچ وصف اونکے کیا تو نے اور باتیں پریشان کہیں تو نے کہ وہم خیال کرتا ہے

که تریاقند یا کلید خزانه ارزاق مشتی متکبر مغرور معجب نفور مشتغل

کہ زہر مہرہ ہیں یا کنجی خزانہ روزی کے مٹھی بھر تکبر کرنیوالے مغرور خود بین نفرت کرنیوالے

مال و نعمت مفتتن جاه و ثروت که سخن نگویند الا

مال و نعمت کے اور فریفتہ مرتبے اور دولت کی کہ بات نہ کہیں مگر

بسفاهت و نظر نکنند الا بکراهیت علما را بگدائی منسوب کنند و فقرا را به بی سر و پائی

ساتھ بیوقوفی کی اور نظر نہ کریں لیکن ساتھ کراہت کے عالموں کو ساتھ گدائی کے نسبت کرتی ہیں اور فقیروں کو ساتھ بے سر و پائی کے

طعنہ زنند بعلت مالی که دارند و عزت جاهی که دارند برتر از همه نشینند

طعنہ مارتے ہیں بسبب اس مال کے کہ رکھتے ہیں اور وہ عزت اور مرتبہ کہ رکھتے ہیں برتر سب سے بیٹھتے ہیں

نه آن در سر دارند که سر بکسی بر دارند بیخبر از قول حکیمان که گفته اند هر که

نہ وہ بات بیچ سر کے رکھتے ہیں کہ سر طرف کسی کے اوٹھاویں بیخبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو شخص

بطاعت از دیگران کمست و بنعمت بیش بصورت توانگرست و

بیچ عبادت کے اوروں سے کم ہے اور بیچ نعمت کے زیادہ ظاہر میں دولتمند ہے اور

بمعنی درویش بیت گر بی هنر بمال کند کبر بر حکیم + کون خرش شمار

اور باطن میں فقیر جو بے ہنر ساتھ مال کے اپنے تکبر اوپر حکیم کے کرے گدھے کی کون اسکو جان

اگر گاو عنبرست + گفتم مذمت اینان روا مدار که خداوند کرمند گفت غلط

اگرچہ گاو عنبر ہے کہا میں نے مذمت انہوں کی روا مت رکھ کہ صاحب بخشش کے ہیں کہا غلط

گفتی که بنده درمند چه فائده که چون ابر آذارند و نمی بارند و چشمه آفتابند

کہا تو نے کہ بندے درم کے ہیں کیا فائدہ کہ مانند بدلی اساڑھ کی ہیں اور نہیں برستے ہیں اور چشمہ آفتاب کی ہیں

و بر کس نمی تابند بر مرکب استطاعت سوارند و نمی رانند قدمی بهر خدا

اور اوپر کسی کے نہیں چمکتے ہیں اوپر گھوڑے مقدور کے سوار ہیں اور نہیں ہانکتے ہیں ایک قدم واسطے خدا کے

ننهند و درمی بی من و اذی ندهند مالی بمشقت فراهم آرند و بخست نگهدارند

نہ رکھیں اور ایک درم بے احسان اور ایذا کے نہ دیں ایک مال ساتھ مشقت کے جمع لاویں اور ساتھ خست کے نگاہ رکھیں

و بحسرت بگذارند چنانکه بزرگان گفته اند سیم بخیل از خاک وقتی برآید که وی

اور ساتھ حسرت کے چھوڑیں جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے چاندی بخیل کی خاک سے اس وقت نکلی کہ وہ

در خاک رود شعر برنج و سعی کسی نعمتی بچنگ آرد + دگر کس آید و بی رنج و سعی بردارد

بیچ خاک کے جاوے ساتھ رنج اور کوشش کے کوئی نعمت بیچ ہاتھ کے لاوے اور کوئی آدمی آوے بے رنج اور کوشش کے اوٹھالے

جواب گفتمش بخیل خداوندان نعمت وقوف نیافتهٔ الا بعلت گدائی وگرنه

جواب کہا مین نے اوسکو اور بخیل صاحبون نعمت کے سے وقوف نہ پایا تو نے لیکن بسبب گدائی کے وگرنہ

هر که طمع یکسو نهد کریم و بخیلش یکی نماید محک داند که زر چیست و گدا داند که

جو کوئی کہ طمع ایک طرف رکھے کریم اور بخیل اوسکو ایک معلوم ہو کسوٹی جانی کہ سونا کیا ہی اور فقیر جانی کہ

ممسک کیست گفتا بتجربت آن همیگویم که متعلقان بر در بدارند و غلیظان

ممسک کون ہے کہا ساتھ آزمایش کی یہ ہی کہتا ہون کہ عزیزونکو اوپر دروازہ کی کہین اور غلیظون

شدید برگمارند تا بار عزیزان ندهند و دست جفا بر سینهٔ صاحب تمیز

سخت کے تئین مقرر کرین تو دخل عزیزونکو نہ دین اور ہاتھ ظلم کا اوپر سینے نیکون اور صاحب تمیز کے

نهند و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفته باشند بیت آن را که عقل

رکہین اور کہین کہ کوئی اوس جگہ نہین ہے اور حقیقت مین سچ کہا ہووی اور بس کی نہین ہی عقل

و همت و تدبیر و رای نیست خوش گفت پرده‌دار که کس در سرای نیست

اور ہمت اور تدبیر اور عقل نہین ہے خوب کہا پردہ دار نے کہ کوئی گہر مین نہین ہے

گفتم بعذر آنکه از دست متوقعان بجان آمده‌اند و از رقعهٔ گدایان بفغان

کہا مین نے بعذر اوسکے بات امیدوارون سے جان تنگ آئی ہین اور رقعہ فقیرونسے فریاد و شور کے

و محال عقلست که اگر ریگ بیابان دُر شود چشم گدایان پر شود شعر

اور محال عقل ہے کہ اگر بالو جنگل کے موتی ہو وے اور آنکہ فقیرونکی بھر ہووے

دیدهٔ اهل طمع بنعمت دنیا پر نشود همچنان که چاه بشبنم هر کجا سختی دیده و تلخی

دیدہ اہل طمع کا ساتھ نعمت دنیا کے بہر نہ ہووی جیسا کہ کنوان اوس سے جہان کہین سختی دیکہی ہووی اور تلخی

کشیده را بینی خود را بشره در کارهای مخوف اندازد و از توابع آن نپرهیزد

کھینچی ہووی کی تئین دیکھی تو اپنی تئین ساتھ حرص کے بیچ کامون خوف کے ڈالی ہوگی اور اوسکی بلاسے پرہیز نہ کرے

و از عقوبت ایزد نهراسد و حلال از حرام نشناسد قطعه سگی را گر

اور عذاب خدا سے نہ ہراس کرے اور حلال حرام سے نہ پہچانے کتے کی تئین جو

کلوخی بر سر اید * ز شادی بر جهد کان استخوانیست * اگر نعشی دو کس

ایک ڈھیلا اوپر سر کے آوے خوشی سی کودے کہ وہ ہڈی ہے جو ایک نعش آدمی

بر دوش گیرند * لئیم الطبع پندارد که خوانیست * اما صاحب دنیا که بعین

اوپر کندھی کے لیویں کمینا طبیعت والا معلوم کرے کہ خوان ہے لیکن دولتمند کہ ساتھ آنکھ

عنایت حق ملحوظست و بحلال از حرام محفوظ من همان انگار که تقریر این

بخشش خدا کی ملاحظہ کیا گیا ہی اور بسبب حلال کی حرام سے حفاظت کیا گیا میں وہی معلوم کر کہ تقریر اس

سخن نگفتم و بیان و برهان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم که هرگز دیدی

بات کی نہیں کی میں نے اور بیان اور دلیل نہ لایا میں انصاف تجھسے امید رکھتا ہوں میں کہ ہرگز دیکھا تو نے

دست دغائی بر کتف بسته یا بینوائی بزندان در نشسته یا پرده معصومی

ہاتھ ایک دغاباز کا اوپر مونڈھے کے بندھا یا ایک مفلس بیچ قیدخانے کے بیٹھا یا پردہ ایک معصوم کا

دریده یا کفی از معصم بریده الا بعلت درویشی شیر مردانرا بحکم ضرورت در نقبها گرفته

پھٹا ہوا یا ہاتھ پہنچے سے کٹا ہوا مگر بسبب فقیری کے بہادر مردوں کی تیئن ساتھ حکم ضرورت کی بیچ سیندھ کے پکڑا ہے

و کعبها سفته و محتملست اینکه یکی را از درویشان نفس اماره مرادی طلب کند

اور ٹخنے پروئے ہوے اور احتمال ہے کہ ایک کی تیئن فقیروں سے نفس حکم دینے والا ایک مراد طلب کرے

چون قوت احصانش نباشد بعصیان مبتلا گردد که بطن و فرج توامند

جو قوت نگاہ رکھنے اسکے کی نہو وے ساتھ گناہ کے پھنسے گرفتار ہووے کہ پیٹ اور فرج دو بچے ایک

یعنی دو فرزند یک شکم که مادام که این یکی برجایست آن دیگری

جبتک کہ یہ ایک اوپر جگہ کے ہے وہ دوسرا قائم ہے

که درویشی را با حدثی بر خبثی بدیدند با آنکه شرمساری برد بیم سنگسار

کہ ایک فقیر کو ساتھ ایک جوان نوخاستہ کی اوپر ایک بدی کی دیکھا باوجود اسکے کہ شرمندگی لیجاوے خوف سنگسار کا

بود گفت ای مسلمانان قوت ندارم که زن کنم و طاقت نه که صبر کنم

تھا کہا ای مسلمانوں قوت نہیں رکھتا ہوں کہ جورو کروں اور طاقت نہیں کہ صبر کیا کروں

نہین ہے رہبان ہونا بیچ اسلام کے اور تمام وجوہات چین کے اور جمعیت دل سے

لا رهبانیة فی الاسلام وازجمله موجب سکون وجمعیت درون

کہ امیرونکی تئین نصیب ہوتی ہے ایک وہ کہ ہر رات کو ایک معشوق بیچ بغل کی لیوین اور ہر روز شروع

که توانگران را میسر بود یکی آنکه هر شب صنمی در بر گیرند و هر روز بدو

جوانی کا سر سے لیجیے کہ صبح تابان کی تئین ہاتھ خوبصورتی اوسکے سے اوپر دل کے اور سرو خرامان کو

جوانی از سر گیرند که صبح تابان را دست از صباحت او بر دل و سرو خرامان را

پاؤن شرمندگی سے اوسکے بیچ کیچڑ کے بیچ خون عاشقون کے ڈوبے ہوئے چنگل سر انگلیون کا

پای از خجالت او در گل بیت بخون عزیزان فروبرده چنگ سر انگشتها

کیے ہوئے عناب کی سی رنگت مشکل ہے کہ ساتھ خوبی صورت اوسکی کی گرد گناہ ہو سکے

کرده عناب رنگ محالست که با حسن طلعت او گرد مناهی گردد

یا عقل تباہ ہونے کی مارے وہ دل کہ حور بہشت کی لیگیا اور لوٹتا گیا کب مہربانی کرے

یا رای تباهی زند شعر دلیکه حور بهشتی ربود و یغما کرد کی التفات کند

اوپر معشوقون یغما کے وہ شخص کہ ہووی روبرو اوسکے جس قدر کہ چاہے خرما تر

بر بتان یغمائی شعر من کان بین یدیه ما اشتهی رطب

بی پروا کرتا ہے اوسکی تئین وہ خرما پتھر مارنے سے خوشہ انگور سے اکثر مفلس دامن پاکیزگی کا

یغنیه ذلک عن رجم العناقید اغلب تهیدستان دامن عصمت

ساتھ گناہ کی آلودہ کرتے ہین اور بھوکے روٹی لیجاتے ہین جب کتے پہاڑ کہانے والے نے گوشت پایا

بمعصیت آلایند و گرسنگان نان ربایند بیت چون سگ درنده گوشت یافت

نپوچھے کہ یہ اونٹنی حضرت صالح کی ہے یا گدہا دجال کا کسواسطے کہ اکثر عورتین پاکدامن سبب فقیری کی بیچ نہایت

نپرسد که این شتر صالحست یا خر دجال چه مایه مستوران بعلت درویشی در عین

فساد کے پڑے ہین اور آبرو بزرگ کی تئین ساتھ ہوا بدنامی کے برباد دیا ساتھ بھوک کے طاقت

فساد افتاده اند و عرض گرامی بباد زشتنامی داده فرد با گرسنگی قوت

پرهیز نماند افلاس عنان از کف تقوی بستاند آنکه گفتی در بروی مسکینان

پرہیزگاری رہے مفلسی باگ ہاتھ پرہیزگاری سے لیجاوے وہ کہ کہا تو نے دروازہ اوپر مسکینوں کے

به بستند حاتم طائی که بیابان نشین بود اگر شهری بودی از جوش گدایان

باندھتے ہیں حاتم طائی نے کہ جنگل کا بیٹھنے والا تہا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا زیادتی فقیروں سے

بیچاره شدی و جامه بر وی پاره کردندی چنانکه در طیبات آمده است شعر

بیچارہ ہوتا اور کپڑے اوپر اوسکے ٹکڑے ہوتے جیسا کہ بیچ کتاب طیبات کی آیا ہے

در من منگر تا دگران چشم ندارند + کز دست گدایان نتوان کرد ثوابی + گفتا نه

بیچ میرے مت دیکھ تو اور امید نہ رکہیں کہ ہاتھ فقیروں سے نسکے کرنا ایک اجر کہا نہ

که من بر حال ایشان رحمت میبرم گفتم نه که بر مال ایشان حسرت میخوری ما در

کہ میں اوپر حال انہوں کے رحمت لیجاتا ہوں کہا میں نے نہیں کہ اوپر مال انہوں کی افسوس کہاتا ہے ہم بیچ

گفتار و هر دو بهم گرفتار هر بیدقی که براندی بدفع آن بکوشیدمی و هر شاهی که

گفتگو کی اور دونوں آپس میں گرفتار جو پیادہ کہ دوڑاتا تھا بیچ دفع کرنے اوسکی کوشش کرتا میں اور جو بادشاہ کہ

بخواندی بفرزین بپوشیدمی تا نقد کیسه همت درباخت و تیر جعبه حجت همه بینداخت

ساتھ وزیر کے چھپاتا تھا میں یہانتک کہ نقد تھیلی ہمت کا ہارا اور تیر ترکش دلیل کی سب ڈال دی

قطعه هان تا سپر نیفکنی از حمله فصیح + کو را جز این مبالغه مستعار نیست +

خبردار سپر نہ ڈالی تو حملہ فصاحت کرنیوالے سے کہ اوسکی نہیں سوائے مبالغہ مانگی ہوئی کی نہیں ہے

دین ورز و معرفت که سخندان سجع گوی بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

دین قبول کر اور معرفت کہ بات جاننے والا مقفا کہنے والا اوپر دروازے کے ہتیار رکہتا ہے اور کوئی

تا عاقبة الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیهده گفتن

آخر کو دلیل اوسکو نہ رہی ذلیل اوسکو کیا میں نے ہاتھ ظلم کا بڑہایا گیا اور بیہودہ کہنا

آغاز و سنت جاهلانست که چون بدلیل از خصم فرومانند سلسله خصومت بجنبانند

شروع اور طریقہ جاہلوں کا ہے کہ جو بیچ دلیل کے دشمن سے عاجز رہیں زنجیر دشمنی کی ہلا دیں

چون آزربت تراش که با حجت بسیر بر نیاید بجنگ بر خاست آیت

جو آزربت کا تراشنے والا کہ بیچ حجت کی ساتھ پہنچ سکے سر بعقول واسطے لڑائی کی اوٹھا

لئن لم تنته لارجمنک دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش

تحقیق اگر باز نہ آویگا تو سنگسار کرونگا مین تری تئین گالی مجکو دی برا اوسکو کہا مین نے گریبان میرا پھاڑا ٹھوڑی اوسکی

گرفتم قطعه او در من و من در و فتاده ✽ خلق از پی ما دوان و خندان ✽ انگشت

پکڑی مین نے بیچ میری اور مین بیچ اوسکی پڑا خلق پیچھے ہماری ہی دوڑتی ہوئی اور ہنستی ہوئی انگلی

تعجب جهانی ✽ از گفت و شنید ما بدندان ✽ القصه مرافعه این سخن پیش قاضی

تعجب ایک جہان کی گفتگو ہماری سے بیچ دانتوں کی آخر کو رفع کرنا اسبات کا آگی قاضی کے لے گئے

بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان

ہم اور حکم دینے صاحب انصاف پر راضی ہوئے ہم تو حاکم مسلمانوں کا ایک صلح ڈھونڈھے اور درمیان

توانگران و درویشان فرقی بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید

امیروں اور فقیروں کی کچھ فرق کہے قاضی نے جو حالت ہماری دیکھی اور گفتگو سنے

سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر بر آورد و گفت ای که توانگران را

سر بیچ جیب فکر کی لیگیا اور پیچھے تامل بہت سے سر اوٹھایا اور کہا ای کہ امیروں کی تئین

ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکه هر جا که گلست خارست و با خمر

تعریف کہی تونے اور اوپر فقیروں کے ظلم روا رکھا تو نے جان کہ جس جگہ کہ پھول ہے کانٹا ہی ہے اور ساتھ شراب کے

خمارست و بر سر گنج مارست و آنجا که در شاهوارست نهنگ مردم خوارست

خمار ہے اور اوپر خزانی کی سانپ ہی اور اوس جگہ کہ موتی بیش بہا ہے مگر جانور آدمی کھانیوالا ہے

لذت عیش دنیا را لدغه اجل در پی ست و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش

لذت عیش دنیا کی تئین ڈنک موت کا پیچھے ہے اور نعمت بہشت کی تئین دیوار مکروہات کی آگے

بیت جور دشمن چه کند گر نکشد طالب دوست ✽ گنج و مار و گل و خار و غم و

ظلم دشمن کا کیا کرے جو نہ کھینچے طالب دوست کا خزانہ اور سانپ اور پھول اور کانٹا اور

لم یلتفت الی من غاص فی الکتب فرد دونان چو گلیم خویش بیرون

التفات نہیں کرتے ہیں طرف اوس شخص کے کہ جاتا ہی ریگ میں کمینے جو کمبلے اپنے باہر

بردند + گویند چه غم گر همه عالم مردند + قومی بدین نمط که شنیدی و طائفه

لیگئے کہیں کیا غم جو تمام عالم مرا ایک قوم ساتھ اس طرح کے کہ سنا تو نے اور ایک گروہ نے خوان

نعمت نهاده و دست کرم گشاده طالب نام و مغفرت و صاحب دنیا

نعمت کا رکھا اور ہاتھ کرم کا کھولا چاہنے والی نام کے ہیں اور مغفرت کے اور صاحب دنیا

و آخرت چون بندگان حضرت پادشاه عالم عادل مؤید مظفر مالک ازمّهٔ انام

اور آخرت کے جیسا کہ بندے حضرت بادشاہ صاحب علم عدل کرنیوالا امداد پایا فتح پایا مالک لگاموں خلق کا

حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا

حمایت کرنیوالا سرحدون اسلام کا وارث ملک سلیمان کا عادل زیادہ بادشاہوں زمانی کا فتح پایا گیا دنیا

والدین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی ادام الله ایامه و نصر اعلامه

اور دین کا اتالیق یعنی ادب دینی والا اتابک ابوبکر بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ رکھے اللہ زمانہ اوسکا اور مدد دے نشانون اوسکے کو

قطعه پدر بجای پسر هرگز این کرم نکند + که دست جود تو با خاندان آدم

باپ بیچ جگہ بیٹے کے ہرگز یہ کرم نکرے کہ ہاتھ بخشش تیری نے ساتھ گھرانی آدم کی

کرد + خدای خواست که بر عالمی ببخشاید + ترا برحمت خود پادشاه عالم کرد

کیا خدا نے چاہا کہ اوپر ایک عالم کے بخشش کرے تیرے تئین ساتھ مہربانی اپنی کی بادشاہ عالم کا کیا

قاضی چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغت درگذرانید

قاضی نے جو یہ بات نہایت کو پہنچائی اور حد قیاس ہماری سے گھوڑا مبالغہ کا گذرانا

بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی درگذشتیم و بعد از مجارا طریق

موافق حکم قضا کے راضی ہوئے ہم اور جو چیز کہ گذری تھی اوس سے درگذری ہم اور بعد جھگڑے کے راہ

مدارا گرفتیم و سر تدارک بر قدم یکدیگر نهادیم و بوسه بر سر و روی هم دادیم و ختم

صلح کی لی ہم نے اور سر ہاتھ بدلے لینے کے اوپر قدم کے آپس میں رکھا ہم نے اور بوسہ اوپر سر اور منہ کے آپس میں دیا ہم نے اور ختم

سخن بدین دو بیت کردیم **قطعه** مکن ز گردش گیتی شکایت ای درویش

بات کا او پیار اس دو بیت کی کیا ہم نے مت کر گردش زمانی سی گلا اے فقیر

که تیره بختی اگر هم برین نسق مردی توانگرا چو دل و دست کامرانت هست

کہ کم بخت ہی تو اگر مرے اسیطرح سے مرا تو اے دولتمند جو دل اور ہاتھ تیرا مقصود رس ہے

بخور ببخش که دنیا و آخرت بردی

کہا بخشش دی کہ دنیا اور آخرت لیگیا تو

باب هشتم در آداب صحبت

باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

حکمت مال از بهر آسایش عمرست نه عمر از بهر گرد کردن مال عاقلی را پرسیدند

مال واسطے آرام عمر کے ہے نہ عمر واسطے جمع کرنی مال کی ایک عاقل سی پوچھا

نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکه خورد و کشت و بدبخت آنکه

نیک بخت کون ہے اور بدبخت کیا ہے کہا نیکبخت وہ کہ جسنے کہایا اور بویا اور بدبخت وہ کہ

مرد و هشت **شعر** مکن نماز بر آن هیچکس که هیچ نکرد که عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد

مرا اور چھوڑ گیا مت کر نماز اوپر اوس کی جسنے کچھ نہ کیا کہ عمر بیچ خیال تحصیل مال کی اور نکہایا

حکمت موسی علیه السلام قارون را نصیحت کرد که احسن کما احسن

موسی نبی اوپر اونکے سلام قارون کو نصیحت کی کہ نیکی کر جیسا کہ نیکی کی

الله الیک نشنید عاقبتش شنیدی **قطعه** آنکس که بدینار و درم خیر نیندوخت

اللہ نی طرف تیرے نہ سنا انجام اوسکا سنا تونے اوس شخص نے کہ ساتھ دینار اور درم کی نیکی

سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد خواهی که ممتتع شوی از دنیا و عقبی

سر آخر کو بیچ خیال دینار اور درم کے کیا چاہتا ہے تو کہ فائدہ پایا گیا ہووے تو دنیا اور عاقبت سے

با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد **عرب** گوید جد ولا تمنن لان الفائدة

ساتھ خلق کے کرم کر جو خدا نی ساتھ تیری کرم کیا عرب کہتا ہی بخشش کر اور احسان مت کر اسواسطے کہ تحقیق

الیک عائدة یعنی بخشش و منت منه که نفع آن بتو باز میگردد **قطعه**

طرف تیرے پھر نیوالا ہے یعنی بخشش دی اور احسان مت رکہ کہ نفع اوسکا طرف تیری پھر نیوالا ہوتا ہے

درخت کرم هر کجا بیخ کرد گذشت از فلک شاخ و بالای او گر امیدواری کز و

درخت کرم نے جہان اپنی جڑ کی گذری فلک سے جڑ اور قد اوسکا جو امیدوار ہی تو کہ اوس سے

بر خوری بمنت منه اره بر پای او قطعه شکر خدای کن که موفق شدی بخیر

پہل کہاوے تو ساتھ احسان کے مت رکھ آرہ اوپر پانون اوسکی کی شکر خدا کا کر کہ توفیق کیا گیا ہو تو ساتھ خیر کی

ز انعام و فضل او نه معطل گذاشتت منت منه که خدمت سلطان همی کنی منت

انعام اور بزرگی اوسکی سی نہ معطل چھوڑا تجھکو احسان مت رکھ کہ خدمت بادشاہ کی کرتا ہی تو احسان

شناس از و که بخدمت بداشتت حکمت دو کس رنج بیهوده بردند و

جان اوس سے کہ بیچ خدمت کی رکھا تجھے دو شخص رنج بیہودہ لیجاتے اور کوشش

بیفایده کردند یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد مثنوی

بی فایدہ کرتے ہیں ایک وہ کہ جمع کیا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ سیکھا اور نہ کیا

علم چندانکه بیشتر خوانی چون عمل در تو نیست نادانی نه محقق بود نه دانشمند

علم جتنا کہ زیادہ پڑھے تو جو عمل تجھمین نہیں ہے نادان ہی تو نہ محقق ہوے نہ دانشمند

چارپایی برو کتابی چند حکمت علم از بهر دین پروردن است نه از بهر دنیا

ایک چارپایہ اوپر اوسکی کتابین کتنی علم واسطے دین پالنے کے ہی نہ واسطے دنیا

خوردن شعر هر که پرهیز و علم و زهد فروخت خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت

کھانے کے جسنے کہ پرہیز اور علم اور پرہیزگاری بیچی ایک کھلیان جمع کیا اور صاف جلا یا

پند عالم ناپرهیزگار کور مشعله دار است یهدی به و هو لا یهتدی بیت

عالم ناپرہیزگار اندھا مشعلچی ہے راہ دکھلائی جاتی ہی بسبب اوسکی اور وہ آپ راہ نہیں پاتا

بی فایده هر که عمر درباخت چیزی نخرید و زر بینداخت پند ملک از خردمندان

بیفایدہ کہ جسنے عمر ہار دے کوئی چیز نخرید کی اور زر ڈالا ملک دانا لوگون سے

جمال گیرد و دین از پرهیزگاران کمال یابد پادشاهان بنصیحت خردمندان از آن

زینت پکڑتی اور دین پرہیزگارون سے کمال پاتی بادشاہ ساتہ نصیحت عقلمندون کی اوس سے

چیزیکه پنهان خواهی با کس در میان منه وگرچه دوست باشد که مر آن دوست را نیز

وہ بھید کہ پوشیدہ رکھا چاہی تو ساتھ کسیکی درمیان مت رکھیو اور اگرچہ دوست ہو کہ اوس دوست کی بھی

دوستان باشند همچنین مسلسل **قطعه** خامشی به که ضمیر دل خویش با کسی گفتن و

دوست ہوویں اور ایسے ہی مسلسل چپکا رہنا بہتر کہ ضمیر دل اپنی کی ساتھ کسی کے کہنا اور

گفتن که مگوی ای سلیم آب ز سرچشمه ببند که چو پر شد نتوان بستن جوی **فرد**

کہنا کہ مت کہہ اے سادہ دل پانی سوتھی سی باندہ کہ جو بہر گیا نہ سکیگا باندہنا دریا کا

در نهان نباید گفت کان سخن بر ملا نشاید گفت **حکمت** دشمن ضعیف که در طاعت

پوشیدگی کی نچاہیی کہنا کہ وہ بات برملا نچاہیے کہنا دشمن کمزور کہ بیچ فرمانبرداری کے

آید و دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد و گفته اند بر دو

آوی اور دوستی ظاہر کری مقصد اوسکا سوا اسکے نہیں ہے کہ دشمن زبردست ہووی اور کہا ہے اوپر دوستی

ستان اعتماد نیست تا به تملق دشمنان چه رسد و هر که دشمن کوچک را حقیر میدارد

دوستوں کی اعتبار نہیں ہے تو ساتھ خوشامد دشمنوں کی کیا پہونچی اور جو کوئی کہ دشمن کوچک کی تئیں حقیر گنی ساتھ اوس

ماند که آتش اندک را مهمل میگذارد **قطعه** امروز بکش چو میتوان کشت کاتش چو بلند

مشابہ ہی کہ آگ تھوڑی کو بیکار چھوڑتا ہے آج کے دن مار ڈال جو سکے تو مارنا کہ آگ جو بلند

شد جهان سوخت مگذار که زه کند کمان را دشمن که به تیر میتوان دوخت

ہوتی جہان کو جلایا مت چھوڑ کہ زہ کرے کمان کی تئیں دشمن کہ ساتھ تیر کے سکیے سینا

حکمت سخن میان دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شرمزده نباشی

بات درمیان دو دشمن کے ایسی کہ تو کہ اگر دوست ہوویں شرمندہ نہووی تو

ابیات میان دو تن جنگ چون آتش است سخن چین بدبخت هیزم کش است

درمیان دو آدمیوں کی لڑائی مانند آگ کی ہے بات پہونچانے والا بدبخت لکڑی لانیوالا ہے

کنند این و آن خوش دگرباره دل وی اندر میان کوربخت و خجل میان دو کس

کرتے ہیں یہہ اور وہ خوش دوسری بار دل وہ درمیان اندھا بدبخت اور شرمندہ درمیان دو آدمی کے

پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن روا است که بخلاف آن کار کنی که عین
قبول کرنا خطا ہے ولیکن سننا روا ہے کہ برخلاف اوسکے کام کرے تو کہ عین

صواب است مثنوی حذر کن زانچه دشمن گوید آن کن * که بر زانو زنی دست
صواب ہے پرہیز کر اوس بات سے کہ دشمن کہے وہ کر کہ اوپر زانو کے مارے گا تو ہاتھ

تغابن گرت راهی نماید راست چون تیر * ازان برگرد و راه دست چپ گیر
افسوس کا جو تجھکو ایک راہ دکھلاوے سیدھی مانند تیر کے اوس سے پھر اور راہ ہاتھ بائیں کے

پند خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت هیبت ببرد نه چندان
غصہ زیادہ حد سے لینا وحشت لاوے اور لطف بیوقت کا رعب لیجاوے نہ اتنے

درشتی کن که از تو سیر گردند و نه چندان نرمی که بر تو دلیر شوند درشتی و نرمی
سختی کر کہ تجھ سے آسودہ ہو جاویں اور نہ اتنے نرمی کہ اوپر تیرے دلیر سختی اور نرمی

بهم در بهست * چو فاصد که جراح و مرهم نهست * درشتی نگیرد خردمند پیش
آپس میں اچھی ہے مانند فصد کھولنے والے کی کہ زخم کرنیوالا اور مرہم رکھنیوالا ہے سختی نہ پکڑے عقلمند نہ زیادہ

نه سستی که ناقص کند قدر خویش * نه مر خویشتن را فزونی نهد * نه یکبار
سستی کہ کم کرے قدر اپنے نہ خاص کے اپنے تئیں زیادتی رکھے نہ ایکبارہ

تن در مذلت دهد * جوانی با پدر گفت ای خردمند * مرا تعلیم ده پیرانه یک پند
تن اپنے ذلت میں دے ایک جوان نے ساتھ باپ کے کہا اے عقلمند میری تئیں تعلیم دے بڈھوں کی طرح

بگفتا نیکمردی کن نه چندان * که گردد خیره گرگ تیز دندان * حکمت
کہا نیکی کر نہ اتنے کہ ہووے غالب بھیڑیا تیز دانت

دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاه بی حلم و زاهد بی علم * بر سر ملک مباد
دو آدمی دشمن ملک اور دین کے ہیں بادشاہ بے تحمل اور زاہد بے علم اوپر سر ملک کے مت ہووے

آن ملک فرمانده * که خدا را نبود بنده فرمانبردار * پند پادشاه را باید که
وہ بادشاہ حکم دینے والا کہ خدا کی تئیں نہووے بندہ حکم کا اوٹھانیوالا بادشاہ کی تئیں چاہیے کہ

خالی نباشد اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر آن از دشمن رستی فرد بروز معرکه
خالی نہو وے اگر یہ غالب آیا سانپ مار تو نے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا تو روز معرکہ کے
ایمن مشو ز خصم ضعیف که مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت نصیحت
بیخوف مت ہو دشمن ضعیف سے کہ مغز شیر کا نکالے جو دل جان سے اوٹھایا
خبری که دانی که دلی بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد فرد بلبلا مژده
جس خبر کو کہ جانی تو دل کو آزار دے تو خاموش رہ تو دوسرا لاوے اے بلبل خوش خبری
بهار بیار خبر بد به بوم باز گذار نکته پادشاه را بر خیانت کسی واقف مگردان
بہار کی لاو خبر بری ساتھ الّو کے چھوڑ پادشاہ کی خیانت اور چوری کسی کے واقف مت کر
مگر آنکه بر قبول کلی واثق باشی وگرنه در هلاک خود سعی میکنی مثنوی
مگر اوس وقت کہ اوپر قبول تمام کے مضبوط ہووے تو اور جو نہیں تو بیچ مرنے اپنے کی سعی کیا ہی تو
بسیج سخن گفتن آنگاه کن که دانی که در کار گیرد سخن کمالست در نفس انسان
قصد بات کرنے کا اوس وقت کر کہ جانے تو کہ بیچ کام کے لے بات کمال ہے بیچ ذات انسان کے
سخن تو خود را بگفتار ناقص مکن پند هر که نصیحت خودرای میکند او خود
بات مت تو اپنی تئیں ساتھ باتوں ناقص مت کر جو کوئی کہ نصیحت بیخود رائے کو کرتا ہے وہ آپ
به نصیحت گری محتاجست پند فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر که این دام
نصیحت کا محتاج ہے فریب دشمن کا مت کھا اور غرور تعریف کرنے والے کا مت خرید کہ یہ جال
زرق نهاده است و آن دامن طمع گشاده پند احمق را ستایش خوش آید
مکر کا رکھے ہے اور وہ دامن طمع کا کھولے ہوے احمق کی تئیں تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے
چون لاشه که در کعبش دمی فربه نماید قطعه الا تا نشنوی مدح سخن گوی
جیسے لاشہ کہ ایک گھڑی کی کعب میں اوس کے پھونکی تو موٹا نظر آوے خبردار ہو تو نہ سنے تو تعریف بات کہنے والے کی
که اندک مایه نفعی از تو دارد که گر روزی مرادش بر نیاری دو صد چندان
کہ تھوڑی سی پونجی نفع کی تجھ سے رکھتا ہی اگر ایک دن مراد اوس کی نہ نکالے تو دو سو حصہ گنتے

عقوبت برشمارد حکمت[17] متکلم را تا کسی عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد

عیب تیرے سے گئے کلام کو کہ تیرا اسلئے نہیں جبتک کوئی عیب نہ پکڑی بات اوسکی صلاحیت

شعر مشو غره بر حسن گفتار خویش + به تحسین نادان و پندار خویش

مست ہو مغرور کرنیوالا اوپر خوبی باتون اپنی کے ساتھ تعریف نادان اور دانست اپنے کے

حکمت[18] همه کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال یکی جهود

سبکی عقل اپنی کامل معلوم ہوتی اور بیٹا اپنا بیچ خوبصورتی کے ایک یہودی

و مسلمانی مناظره کردند چنانکه خنده گرفت از نزاع ایشانم بطیره گفت

اور مسلمان لڑائی کرتے تھے ایسا کہ ہنسی لیا لڑائی انہون سے مجکو ساتھ غصہ کی کہا

مسلمان گر این قباله من درست نیست خدایا جهود میرانم + جهود گفت

مسلمان نے اگر یہ قبالہ میرا درست نہیں ہے اے خدا کافر مرین یہودی نے کہا

بتوریت میخورم سوگند + اگر خلاف بود همچو تو مسلمانم + گر از بسیط زمین عقل

ساتھ کتاب توریت کے کہاتا ہون میں قسم اگر خلاف ہووے مانند تیرے کے مسلمان ہون کہ جو چوڑائی زمین سے عقل

منعدم گردد + بخود گمان نبرد هیچکس که نادانم حکمت[19] ده آدمی بر سفره بخورند

نابود ہووے اوپر اپنے گمان نہ لیجاوے کوئی آدمی کہ نادان ہون میں دس آدمی اوپر دستارخوان کے

و دو سگ بر مرداری بهم بسر نبرند حریص با جهانی گرسنه است و قانع بنانی سیر

اور دو کتے اوپر ایک مردار کی آپس میں بسر نہ لیجاوی حرص کرنیوالا ساتھ ایک جہان کی بھوکا ہے اور صبر کرنیوالا ساتھ ایک

حکما گفته اند درویشی بقناعت به از توانگری ببضاعت شعر روده تنگ بیک نان

حکیمون نے کہا ہے ایک فقیر ساتھ قناعت کی بہتر ایک دولتمند بالاسباب سے

تهی پر گردد + نعمت روی زمین پر نکند دیده تنگ مثنوی پدر چون دور عمرش منقضی گشت

خالی کی بھر ہوسے نعمت روی زمین کی پر نکری دیدہ چھوٹا باپ جب زمانہ عمر اوسکی کا گذرا

مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت + که شهوت آتش است از وی بپرهیز

میری تئین یہ ایک نصیحت کی اور گذرا کہ شہوت آگ ہے اوس سے پرہیز کر

بجود بر آتش دوزخ مکن تیز + دران آتش نداری طاقت سوز + بصبر آبی برین

اوپر اپنی آگ دوزخ کی مت کر تیز بیچ اوس آگ کی نہیں کہتا ہی تو طاقت جلنی کی ساتھ صبر کی پانی اوپر اوس

آتش زن امروز هر که در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند

آگ کی مار آج کی دن جو شخص کہ بیچ حال توانائی کی نیکی نہ کرے بیچ وقت ناتوانی کی سختی دیکھے

شعر بد اختر تر از مردم آزار نیست + که روز مصیبت کسش یار نیست حکمت

بد اختر زیادہ آدمی کی آزار دینے والی سے نہیں ہی کہ دن مصیبت کی کوئی اوسکا یار نہیں ہی

هرچه زود بر آید دیر نپاید قطعه خاک مشرق شنیده ام که کنند + بچهل سال کاسهٔ چینی

جو کچھ جلد پیدا ہو دیر نہ قائم رہے خاک پورب کی سنا ہی میں نے کہ کرتی ہیں چالیس برس میں ایک کاسہ چینی کا

صد بروزی کنند در مرودشت + لاجرم قیمتش همی بینی قطعه مرغک از بیضه برون

سو ایک دن میں بناویں بیچ مرودشت کی ضرور قیمت اوسکی دیکھتا ہی تو مرغ کا بچہ انڈے سے باہر

آید و روزی طلبد آدمی زاده ندارد خبر و عقل و تمیز + آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید

آوے اور روزی مانگے آدمی کا بچہ نہیں رکھتا خبر اور عقل اور تمیز وہ کہ یکایک کوئی ہوا کسی چیز کو نہ پہنچا

وین بتمکین و فضیلت بگذشت از همه چیز + آبگینه همه جا یابی از آن قیمتی نیست لعل دشوار

اور یہ ساتھ غرور اور فضیلت کی گذرا سب چیز سے آبگینہ سب جگہ پاوے تو اوس سبب بیقدر ہی لعل مشکل سے

بدست آید از آنست عزیز حکمت کارها بصبر بر آید و مستعجل بسر در آید مثنوی بچشم خویش

ہاتھ آوے اوس سبب سے ہی عزیز سب کام صبر سے نکلیں اور جلدی کرنیوالا سر کے بل گرے آنکھ اپنی سے

دیدم در بیابان که آهسته سبق برد از شتابان + سمند باد پای از تک فرو ماند + شتربان

دیکھا ہی میں نے بیچ جنگل کی کہ آہستہ سبقت لیگیا دوڑنیوالے سے گھوڑا ہوا کی ایسے قدم کا عاجز رہا اونٹ کا نگہبان

همچنان آهسته میراند نادان را به از خاموشی نیست + اگر این مصلحت بدانستی نادان نبودی

ویسی ہی آہستہ چلاتا تھا نادان کی تئین بہتر خاموشی سے نہیں ہی اور اگر یہ جانتا نادان نہوتا

قطعه چون نداری کمال فضل آن به + که زبان در دهان نگهداری آدمی را زبان فضیحه کند

جو نہ رکھی تو کمال فضل وہ بہتر کہ زبان کو بیچ منہ کی نگاہ رکھی تو آدمی کو زبان رسوا کری

حکمت اگر شبها همه قدر بودی شب قدر بی قدر بودی شعر گر سنگ همه لعل

اگر سب راتین شب قدر ہوتیں شب قدر بی قدر ہوتی جو سب پتھر لعل

بدخشان بودی + پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی حکمت هر که بصورت نکو است

بدخشان کی ہوتے بس قیمت لعل اور پتھر کی یکسان ہوتی جو کوئی صورت میں نیک ہی

سیرت زیبا دارد کار اندرون دارد نه پوست قطعه توان شناخت بیک روز در

خصلت اچھی بیچ اوسکے ہی کام باطن رکھتا ہی نہ ظاہر سکیے پہچاننا ایک دن مین

شمائل مرد + که تا کجاش رسیدست پایگاه علوم + ولی ز باطنش ایمن مباش و غره مشو

صورت آدمی کی کہ کہان تک اوسکا پہنچا ہی مرتبہ علم کا ولیکن باطن اوسکی سی بیخوف مت رہ اور مغرور مت ہو

که خبث نفس نگردد بسالها معلوم + هر که با بزرگان ستیزد خون خود ریزد قطعه

کہ برائی ذات کی برسون مین نہوویگی معلوم جو کہ ساتھ بزرگون کے لڑے خون اپنا گراتا ہی

خویشتن را بزرگ پنداری + راست گفتند یک دو بیند لوچ + زود بینی شکسته پیشانی

اپنے تئین بزرگ جانتا ہی تو سچ کہتے ہین ایک کو دو دیکھتا ہی بہینگا جلد دیکھیگا تو شکستہ پیشانی

تو که بازی بسر کنی با قوچ حکمت پنجه با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار

تو کہ کہیلنا کرتا ہی تو سر سی مینڈہی کے ساتھ پنجہ ساتھ شیر کی ڈالنا اور مٹھی اوپر تلوار کی مارنا کام

خردمندان نیست بیت جنگ و زورآوری مکن با مست + پیش سرپنجه در بغل نه دست

عقلمندون کا نہین ہی لڑائی اور زور آزمائی مت کر ساتھ مست کے آگی زبردست کے بیچ بغل کی کر ہاتھ

ضعیفی که با قوی دلاوری کند یار دشمنست در هلاک خویش قطعه سایه پرورده را

جو بوڑھا کہ ساتھ زبردست کے بہادری کرے یار دشمن کا ہی بیچ ہلاک اپنی کے سایہ کی پلی ہوئی کو

چه طاقت آن که رود با مبارزان بقتال + سست بازو بجهل میفکند + پنجه با مرد آهنین

کیا طاقت وہ کہ جاوی ساتھ لڑنیوالون کی بیچ لڑائی کی سست بازو ساتھ جہالت کے ڈالتا ہی پنجہ ساتھ مرد لوہے کے

چنگال حکمت هر که نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد شعر چون نیاید نصیحت

چنگل کے جو کہ نصیحت نہ سنے خیال ملامت سننے کا رکہتا ہی جو نہ آوی نصیحت تیری

در گوش اگرت سرزنش کنم خاموش ۲۷ حکمت بی هنران هنرمند را نتوانند دیدن

بیچ کان تیرے کے جو تجکو ملامت کروں تو رہ چپ نادان عقلمند کی تئین نہین دیکھ سکتے ہین

همچنانکه سگ بازاری سگ صیدی را مشغله برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفله چون

جیسی ہی کتے بازار کے کتے شکاری کی تئین شور برلا دین اور آگے آ نہین سکتی ہین یعنی کمینہ جو

بهنر با کسی بر نیاید بخبثش در پوستین افتد بیت کند هر آینه غیبت حسود کوته دست

ساتھ ہنر کے ساتھ کسی کی بر نہ آوی ساتھ بدی اوس کی کی بیچ عیب کی پڑے کرے تحقیق غیبت دشمن کم طاقت

که در مقابله گنگش بود زبان مقال ۲۸ حکمت گر جور شکم نیستی هیچ مرغ در دام صیاد

کہ بیچ مقابلہ کی گونگی ہووی زبان گفتگو کی جو ظلم پیٹ کا نہوتا کوئی چڑیا جال مین صیاد کی

نیفتادی بلکه صیاد خود دام ننهادی پند حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر

نہ پڑتی بلکہ صیاد آپ جال نہ رکھتا حکیم دیر دیر کھاتی ہین اور عبادت کرنے والے آدھی پیٹ

و زاهدان سد رمق و جوانان تا طبق برگیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان

اور زاہد واسطی روکنی جان کی اور جوان طباق بہرنے تک ہین اور بڈہی جب تک عرق کرین لیکن قلندر اتنا

بخورند که در معده جای نفس نماند و بر سفره روزی کس شعر اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب

کھاتی ہین کہ بیچ پیٹ کی جگہ دم کی نرہی اور اوپر دسترخوان کی روزی کسیکی قیدی قید شکم کی تئین دو رات نیند نہ آوی

شبی ز معده سنگی شبی ز دلتنگی ۲۹ حکمت مشورت با زنان تباهست و سخاوت با مفسدان گناه

ایک رات بوجہ پیٹ بھری ایکرات فکر بھوک سی مشورہ ساتھ عورتون کی تباہی اور سخاوت مفسدون کی گناہ

فرد ترحم بر پلنگ تیزدندان ستمکاری بود بر گوسفندان فرد خبیث را چو تعهد

رحم اوپر چیتے تیز دانت کی ظلم ہوی اوپر بکریون کے بد کی تئین جو تعہد

کنی و بنوازی بدولت تو گنه میکند بانبازی ۳۰ حکمت هر که را دشمن پیش است

کری تو اور سرفراز کری تو بدولت تیری گناہ کرتا ہی ساتھ انبازی کی جسکی تئین دشمن آگے ہی

اگر نکشد دشمن خویش است بیت سنگ در دست و مار بر سر سنگ خیره رائی بود قیاس و درنگ

اگر نہ مارے دشمن اپنا ہے پتھر ہاتھ مین اور سانپ اوپر پتھر کے بیوقوفی ہووی خیال اور دیر

و گروهی بخلاف این مصلحت دیده اند و گفته اند که در کشتن بندیان تأمل اولیتر است

ایک گروه نے برخلاف اسکے مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ بیچ مارنے قیدیوں کے تامل بہتر ہے

بحکم آنکه اختیار باقیست توان کشت و توان بخشید اما اگر بی تأمل کشته شود

موافق اسکے کہ اختیار باقی ہے سکتے ہیں مار اور سکتے ہیں بخشنا لیکن اگر بے تامل مارا جاوے

محتملست که مصلحتی فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد مثنوی

احتمال ہے کہ ایک مصلحت گذر جاوے اور تدارک مثل اوسکے منع کیا گیا ہووے

نیک سهلست زنده بیجان کرد کشته را باز زنده نتوان کرد شرط عقلست صبر تیرانداز

ایک سہل ہے جیتے ہوئے کو بیجان کرنا مرے ہوئے کو پھر زندہ نہیں کر سکتے شرط عقل کی ہے صبر کرنا تیرانداز کا

که چو رفت از کمان نیاید باز حکمت حکیمی که با جهال درافتد باید که توقع عزت ندارد

کہ جو گیا کمان سے نہ آوے پھیر ایک حکیم کہ ساتھ جاہلوں کے لڑے چاہیے کہ امید عزت کی نہ رکھے

و اگر جاهلی بزبان آوری بر حکیمی غالب آید عجب نیست که سنگیست که گوهر همی شکند

اور اگر ایک جاہل ساتھ زبان آوری کے اوپر ایک حکیم کے غالب آوے عجب نہیں ہے کہ ایک پتھر ہے کہ موتی توڑتا ہے

بیت چه عجب گر فرو رود نفسش عندلیبی غراب هم قفسش

کیا عجب جو بند ہووے دم اوسکا ایک بلبل کو ہووے ایک پنجرے میں کوا

از اوباش جفایی بیند تا دل خویش نیازارد و درهم نشود سنگ بدگوهر اگر کاسهٔ

حرامزادوں سے ایک ظلم دیکھے تو دل اپنا آزردہ کرے اور درہم نہ ہووے پتھر بدگوہر اگر توڑے پیالہ

زرین بشکند قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود حکمت خردمندی را که در زمرهٔ اجلاف

سونے کا تو قیمت پتھر کی نہ بڑھے اور زر کم نہ ہووے ایک عقلمند کی تئیں کہ بیچ گروہ کمینوں کے

سخن ببندد شگفت مدار که آواز بربط با غلبهٔ دهل برنیاید و بوی عنبر از گند سیر

بات نہ کہے تعجب مت رکھو کہ آواز بربط کی ساتھ غلبہ ڈھول کے نہیں آتی اور بو عنبر کی گندہ پیاز سے

فرو ماند مثنوی بلند آواز نادان گردن افراخت که دانا را به بیشرمی بینداخت

عاجز رہے بلند آواز بے عقل نے گردن بلند کی کہ دانا کو ساتھ بیشرمی کے ڈالا

زنهار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ حکمت ۳۵ عقل در دست نفس چنان گرفتار است

ہرگز ایک دم میں اوسکو توڑ نہ ڈالیو تو پتھر سے — عقل بیچ ہاتھ نفس کے ایسے گرفتار ہے

که مرد عاجز در دست زن گربز شعر در خرمی بر سرای ببند که بانگ زن

کہ مرد عاجز بیچ ہاتھ عورت مکار کے — دروازہ خوشی کا اوپر اوس گھر کی باندھ کہ آواز عورت کی

از وی برآید بلند رای بی قوت مکر و فسونست و قوت بی رای جهل و

اوس سے باہر آوے بلند — عقل بے قوت مکر اور جادو ہے — اور قوت بے عقل جہالت

جنون شعر تمیز باید و تدبیر و عقل آنگه ملک که ملک و دولت نادان سلاح جنگ

جنون — تمیز چاہیے اور تدبیر اور عقل اور اوسوقت ملک کہ ملک اور دولت نادان کی ہتیار لڑائی کے

خداست حکمت ۳۶ جوانمرد که بخورد و بدهد به از عابد که بهر دو بنهد هر که

خدا کا ہے — وہ جوانمرد کہ کہاوے اور دیوے بہتر اوس عابد سے کہ بچاوے اور رکھے — جو شخص

ترک شهوت از بهر قبول خلق داده است از شهوت حلال در شهوت حرام افتاده

چھوڑنا شہوت کا واسطے قبول کرنے خلق کی کیا ہے شہوت حلال سے بیچ شہوت حرام کی پڑا

است شعر عابد که نه از بهر خدا گوشه نشیند بیچاره در آئینه تاریک چه بیند

ہے — عابد کہ نہ واسطے خدا کے گوشہ میں بیٹھے بیچارہ بیچ آئینہ تاریک کے کیا دیکھے

حکمت اندک اندک خیلی شود و قطره قطره سیلی گردد یعنی آنکه دست قوت

تھوڑا تھوڑا بہت ہووے اور قطرہ قطرہ دریا ہووے یعنے وہ شخص کہ دست قوت کا

ندارد سنگ خرده نگاه میدارد تا بوقت فرصت دمار از دماغ خصم برآرد شعر

رکھے پتھر کہایا ہوا نگاہ رکہتا ہے تو بیچ وقت فرصت کے مغز دماغ دشمن سے نکالے

قطر علی قطر اذا اتفقت نهر و نهر الی نهر اذا اجتمعت بحر اندک اندک بهم شود

قطرہ اوپر قطرہ کی جسوقت کہ جمع ہوا نہر ہوئی اور نہر طرف نہر کی جب جمع ہوئے دریا ہو — تھوڑا تھوڑا اکٹھا ہووے

بسیار دانه دانه است غله در انبار حکمت عالم را نشاید که سفاهت از عامی

بہت — دانہ دانہ ہے — غلہ بیچ انبار کے — عالم کی آئین نہ چاہیے کہ بدگوئی سے حلم

لذت انگور بیوه داند نه خداوند میوه یوسف صدیق علیه السلام در

مزہ انگور کا بیوہ جانتی ہے نہ صاحب میوے کا یوسف سچا اوپر اوسکے سلام ہو بیچ

خشکسال مصر نخوردی تا گرسنگان از فراموش نکند مثنوی آنکه در راحت

قحط سال مصر کے نہ کہاتا اسواسطے کہ بہوکوں کی تئیں بہولنا نہ کرے وہ شخص کہ بیچ آرام

و تنعم زیست او چه داند که حال گرسنه چیست حال درماندگان کسی داند

اور نعمت کے جیا وہ کیا جانے کہ حال بہوکے کا کیا ہے حال عاجزوں کا وہ جانے

که باحوال خویش درماند قطعه ای که بر مرکب تازنده سواری هشدار

کہ بیچ احوال اپنے کے عاجز ہے ای کہ اوپر گہوڑے دوڑنے والی کی سوار ہی تو ہوشیار رہ

که خر خارکش مسکین در آب و گلست آتش از خانه همسایه درویش مخواه کانچه

کہ گدہا لکڑہاری غریب کا بیچ پانی اور کیچڑ کی ہے آگ گہر ہمسایہ مفلس سی مت مانگ کہ جو کچھ

از روزن او میگذرد دود دلست پند درویش ضعیف حال را در خشکی تنگسال

روزن اوسکی سی گذرتا ہے دہواں دل اوسکی کا ہے نصیحت فقیر ضعیف حال کی تئیں بیچ خشکی تنگسال کے

مپرس که چونی الا بشرط آنکه مرهم ریشش نهی و معلومی پیش قطعه خری که بینی و

مت پوچھ کہ کیونکر ہے مگر ساتھ شرط اوسکے کہ رکھ تو مرہم اوپر زخم اوسکی کی روزی تو یا آگے ایک گدہا کہ دیکھے

باری بگل در افتاده بدل بر وی شفقت کن ولی مرو بسرش کنونکه رفتی و

ایک بوجہ بیچ کیچڑ کی پڑا ہوا دل سی اوپر اوسکی مہربانی کر لیکن مت جا اوپر سر اوسکے اب کہ گیا تو اور پوچھا تو نے اوسکو

پرسیدیش که چون افتاد میان به بند و چو مردان بگیر دم خرش حکمت دو چیز

کہ کیونکر گرا کمر باندہ مانند مردوں کے پکڑ دم گدہے اوسکی کی دو چیزیں ہیں

محال عقلست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت

دشمن عقل کی ہیں کہانا زیادہ رزق قسمت کئی گئی سے اور مرنا آگے وقت

معلوم قطعه قضا دگر نشود ور هزار ناله و آه بکفر یا بشکایت بر آید از دهنی

معلوم سے قضا اور نہوری جو ہزار نالے اور آہ ساتھ کفر یا شکایت کی بر آوے ایک منہ سے

فرشته که وکیلست بر خزاین باد * چه غم کند که بمیرد چراغ پیرزنی پند ای طالب

وہ فرشتہ کہ وکیل ہے اوپر خزانی ہوا کے کیا غم اگر مر جائے چراغ بڑھیا کا ای ڈھونڈنے والے

روزی بنشین که بخوری مطلوب اجل مرو که جان نبری قطعه جهد رزق ار

روزی کی بیٹھ کہ کھاوے تو ای طلب کیے گئے موت کی مت جا کر جان نہ بچاوے گا تو کوشش روزی کی

وگر نکنی * برساند خدای عز وجل ور روی در دهان شیر و پلنگ * نخورندت مگر بروز اجل

اگر کرے یا نہ کرے پہنچاوے گا خدای غالب اور بزرگ اور اگر جاوے منہ میں شیر اور چیتے کی نہ کھاوینگے تجھکو مگر روز اجل کے

حکمت توانگر فاسق کلوخ زر اندودست و درویش صالح شاهد خاک آلود

دولتمند بدکار ڈھیلا زر کا بھرا ہوا ہے اور فقیر نیک معشوق خاک کا بھرا ہوا

این دلق موسی ست مرقع وآن ریش فرعون مرصع و لیکن شدت نیکان

یہ ایک گدڑی حضرت موسی کی ہی ٹکڑی جوڑی ہوئی اور وہ داڑھی ہے فرعون کی ہی جڑاؤ لیکن سختی نیکو

روی در فرج دارد و دولت بدان سر در نشیب قطعه هر کرا جاه و دولتست بدان

منہ بیچ کشادگی کی رکھتے ہیں اور دولت بدوں کی سر بیچ پستی کے جس کسی کی تئین مرتبہ اور دولت ہے ساتھ اوسکے

خاطر خسته در نخواهد یافت * خبرش ده که هیچ دولت و جاه * بسرای دگر نخواهد یافت

خاطر پریشان کو نہ دریافت کریگا خبر اوسکو دے کہ کوئی دولت اور مرتبہ بیچ گھر دوسرے کے نہ پاویگا

حکمت حسود از نعمت حق بخیلست و بنده بیگناه را دشمن میدارد قطعه

ڈاہ کرنیوالا نعمت خدا کی سے بخیل ہے اور بندہ بیگناہ کی تئین دشمن رکھتا ہے

مردکی خشک مغز را دیدم * رفته در پوستین صاحب جاه * گفتم ای خواجه گر تو بدبختی

ایک مرد احمق کی تئین دیکھا میں نے گیا ہوا بیچ عیب ایک صاحب مرتبہ کی کہا میں نے ای صاحب اگر تو بدبخت ہی تو

مردم نیکبخت را چه گناه قطعه الا تا نخواهی بلا بر حسود * که آن بخت برگشته خود در بلاست

لوگ نیکبخت کی تئین کیا گناہ آگاہ ہو تو نہ چاہی تو بلا اوپر حسد کرنیوالے کے کہ وہ کمبخت آپ بیچ بلا کی ہے

چه حاجت که با وی کنی دشمنی * که ویرا چنان دشمنی در قفاست حکمت تلمیذ بی ارادت

کیا حاجت کہ ساتھ اوسکے کرے تو دشمنی کہ اوسکی تئین ایسا دشمن بیچ پیچھے کی ہی شاگرد بی ارادت

عاشق بی زر ست و رونده بی معرفت مرغ بی پر و عالم بی عمل درخت بی بر و زاهد

عاشق مفلس ہے اور سالک بے شناسائی مرغ بے پر اور عالم بے عمل درخت بے پھل اور زاہد

بی علم خانهٔ بی در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوبست نه ترتیل سورهٔ مکتوب

بے علم خانہ بے در مراد نازل ہونے قرآن کے سے حاصل کرنا خصلت خوب کا ہے نہ قرات کرنا سورۂ لکھی گئی کا

عامی متعبد پیاده رفته است و عالم متهاون سوار خفته عاصی که دست بر دارد

جاہل عبادت کرنیوالا پیادہ گیا ہے اور عالم سستی کرنیوالا سوار سویا ہوا گنہگار کہ ہاتھ اوٹھاوے اوپر دعا مانگنے

به از عابدی که در سر دارد + بیت + سرهنگ لطیف خوی دلدار + بهتر ز فقیه مردم

بہتر اوس عابد سے کہ غرور رکھے پیادہ پاکیزہ خوی اور دل رکھنے والا بہتر عالم مردم

آزار + قول + یکی را گفتند که عالم بی عمل بچه ماند گفت بزنبور بی عسل + بیت + زنبور درشت

آزار سے ایک کو کہا کہ عالم بے عمل کس مانند ہے کہا مانند بھڑ بے شہد کی زنبور سخت

بی مروت را بگوی + باری چو عسل نمیدهی نیش مزن + قول + مرد بی مروت زن است

بے مروت کو کہہ ایکبار جو شہد نہیں دیتی ہی تو ڈنک مت مار مرد بے مروت عورت ہے

و عابد با طمع رهزن + قطعه + ای بناموس جامه کرده سپید + بهر پندار خلق نامه سیاه

اور عابد لالچی ٹھگ اے ریاسے نیکنامی کے جامہ کیا سپید واسطے جاننے خلق کی نامہ

دست کوتاه باید از دنیا + آستین خواه دراز و خواه کوتاه + حکمت + دو کس را حسرت

ہاتھ کوتاہ چاہیے دنیا سے آستین خواہ بڑی خواہ چھوٹی دو آدمی کی ہیکل افسوس

از دل نرود و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکسته و وارث با قلندران

دل سے نہ جاوے گی اور پاؤں حیف کا مٹی سے نہ نکلے سوداگر کشتی ٹوٹا ہوا اور میراث پانیوالا ساتھ قلندروں کے

نشسته + قطعه + پیش درویشان بود خونت مباح + گر نباشد در میان مالت سبیل

بیٹھا آگے فقیروں کے ہووے گا خون تیرا روا جو نہ ہووے درمیان مال تیرا وقف

یا مرو با یار ازرق پیرهن + یا بکش بر خان و مان انگشت نیل + دوستی با پیلبانان یا مکن

یا مت جا ساتھ یار نیلی پیرہن کے یا کھینچ اوپر گھر بار کی اونگلی نیل کی دوستی مہاوتوں کی مت کر

تیر طبیعت ایشان در وی اثر نکند بفعل ایشان متهم گردد تا بحدی بلکه اگر بخراباتی

تیر طبیعت او نہون کا بیچ اوسکے اثر نہ کرے ساتھ کام انہونکے تہمت کیا گیا ہووے تو وہانتک کہ اگر بیچ ایک خراباتے

رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن مثنوی رقم بر خود بنادانی

جاوے ساتھ نماز کرنے کے نسبت کیا گیا ہووے ساتھ شراب کھانیکے رقم اوپر اپنے ساتھ نادانی کے

کشیدی + که نادان را بصحبت برگزیدی + طلب کردم ز دانایان یکی پند +

کھینچے تو نے کہ نادان کی تئین بیچ صحبت کی قبول کیا تو نے طلب کی میں نے داناؤں سے ایک نصیحت

مرا گفتند با نادان مپیوند + که گر دانای دهری خر بباشی + وگر نادانی ابله

میرے تئیں کہا ساتھ نادان کے مت مل کہ اگر دانا زمانے کا ہے تو نادان ہووے تو اور جو نادان ہے احمق زیادہ

بباشی حکمت حلم شتر چنانکه معلوم است اگر طفلی مهارش گیرد و صد فر

ہووے تو بردباری اونٹ کی جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک لڑکا مہار اوسکی لے اور سو کوس

ببرد گردن از متابعتش بر نه پیچد اما اگر دره هولناک پیش آید که موجب هلاک

لیجاوے گردن اطاعت اوسکے سے نہ پھیرے لیکن اگر مقام ہولناک آگے آوے کہ سبب ہلاک کا

باشد و طفل آنجا بنادانی خواهد رفتن زمام از کفش درگسلاند و بیش مطاوعت

ہووے اور لڑکا اوس جگہہ ساتھ نادانی کی جانا چاہے باگ ہاتھ اوسکے سے تڑاوے اور زیادہ آگے اطاعت

نکند که هنگام درشتی ملاطفت مذموم است و گویند دشمن بملاطفت دوست

نہ کرے کہ وقت سختی کے مہربانی بری ہے اور کہتے ہیں دشمن ساتھ مہربانی کے دوست

نگردد بلکه طمع زیادت کند قطعه کسیکه لطف کند با تو خاک پایش باش

نہ ہووے بلکہ طمع زیادہ کرے وہ شخص کہ لطف کرے ساتھ تیری خاک پانون اسکا ہو

وگر خلاف کند در دو چشمش آکن خاک + سخن بلطف و کرم با درشتخوی مگوی

اور جو خلاف کرے بیچ دونون آنکھوں اوسکی ڈال خاک بات ساتھ لطف اور کرم کے ساتھ درشت خو کی مت کہہ

که زنگ خورده نگردد مگر بسوهان پاک حکمت هر که در پیش سخن دیگران افتد

کہ زنگ کھایا ہوا نہووے مگر سوہن سے پاک جو کہ آگے بات اورون کی پڑے

تا مایهٔ فضلش بدانند یا جهلش بشناسند **قطعه** ندهد مرد هوشمند جواب مگر آنگه کزو

تو مایہ فضیلت اوسکا جانین مرتبہ جہالت اوسکی کا پہچانین — نہ دیوے مرد ہوشیار جواب — مگر اوس وقت کہ اوس سے

سوال کنند گرچه بر حق بود فراخ سخن حمل دعویش بر محال کنند **حکمت**

سوال کرین — اگرچہ حق ہووے کشادہ بات — حمل دعوی اوسکی کا اوپر مشکل کی کرین

ریشی درون جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز بپرسیدی که چونست

ایک پہوڑا اندر جامی کی رکہتا تہا مین اور شیخ رحمۃ الله علیہ — ہر روز پوچہتا تہا — کہ کیونکر ہے

و نپرسیدی که کجاست دانستم که ازان احتراز میکند که ذکر همه عضوی روا نباشد

اور نہ پوچہتا کہ کہان ہے — جانا مین کہ اوس سے پرہیز کرتا ہی کہ ذکر تمام عضو کا روا نہو

و خردمندان گفته اند هر که سخن نسنجد از جوابش برنجد **قطعه** تا نیک ندانی که سخن

اور عقلمندون نے کہا ہی — جو کوئی کہ سخن نہ تولے جواب سے آزردہ ہووے — جب تک نیک نجانے تو کہ بات

عین صوابست باید که بگفتن دهن از هم نگشائی گر راست سخن گوئی و در بند بمانی

نہایت نیک ہے — چاہیے کہ بیچ کہنے کی منہ اپنا نہ کہولے — تو جو سچ بات کہی تو اور بیچ قید کے رہی تو

به زانکه دروغت دهد از بند رهائی **حکمت** دروغ گفتن بضربت لازم ماند که

بہتر اوس سے کہ جہوٹ دیوی تجکو قید سے خلاصی — جہوٹ کہنا — ساتہ ضرب کے لازم ہے کہ

اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند چنانکه برادران یوسف علیه السلام

اگر بہی زخم درست ہووے — نشان رہے — جیسے کہ بہائی یوسف علیہ السلام کے

بدروغی موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سولت لکم

ساتہ اوس جہوٹ کے کہ اسم کہی گئی ہوئی اور بیچ کہنے سچ اونکی کی تکیہ نہ رہا — کہا نہیں بلکہ بنا لی دلی تمہار

انفسکم امرا **قطعه** یکی را که عادت بود راستی خطائی رود درگذارند

جیون ن سے ایک بات — ایک کی تئین کہ عادت ہووی سچائی کی — خطا جاوے ہم معاف کرین

ازو وگر نامور شد بقول دروغ دگر راست باور ندارند ازو **حکمت**

اوس سے — اور جو مشہور ہووے ساتہ قول جہوٹ کی — جو سچ کہی اعتبار نہ کرین اوس سے

اجلّ کائنات از روی ظاهر آدمیست و اذلّ موجودات سگ و باتفاق

بزرگ تر پیدایش کا از روی ظاہر کے آدمی ہے اور ذلیل تر موجودات کا کتا اور ساتھ اتفاق

خردمندان سگ حق شناس به از آدمی ناسپاس قطعه سگی را لقمه هرگز فراموش

عقلمندوں کے کتا حق شناس بہتر آدمی ناشکر سے کتے کی تئیں لقمہ ہرگز بھولا

نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ + و گر عمری نوازی سفله را به کمتر چیزی آید با تو

نہیں ہوتی جو مارے تو سو مرتبہ اوسکے پتھر اور جو ایک مدت نوازے تو کمینہ کے تئیں ساتھ کمتر چیز کی آوے ساتھ تیرے

در جنگ حکمت از نفس پرور هنرپروری نیاید و بی هنر سروری را نشاید

بیچ لڑائی کے نفس پروری سے ہنر پالنا نہ آوے اور بے ہنر سرداری کی تئیں نہ چاہیے

مثنوی مکن رحم بر گاو بسیار خوار + که بسیار خسپست بسیار خوار + چو گاو ار

مت کر رحم اوپر بیل بہت کھانیوالے کی کہ بہت ذلیل ہی اور بہت کھانیوالا مانند بیل کی اگر

همی بایدت فربهی + چو خر تن بجور کسان در دهی حکمت در انجیل آمده است

چاہتا ہے تو فربہی مانند گدہی کی بیچ ظلم آدمیوں کی دیوے تو بیچ انجیل لکھے آیا ہی

که ای فرزند آدم اگر توانگری دهمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت

کہ اے فرزند آدم کے جو دولتمندی دوں میں تجکو مشغول کرنیوالا ہووے تو ساتھ مال کی مجھسے اور جو مفلس کروں تیرے تجکو

تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابی و بعبادت من کی شتابی

تنگدل بیٹھے تو پس مزا یاد میرے کا کہاں پاویگا تو اور ساتھ عبادت میری کے کب دوڑیگا تو

قطعه گه اندر نعمتی مغرور و غافل + گه اندر تنگدستی خسته و ریش + چو در سرّا و ضرّا

کبھی درمیان نعمت کی ہی تو مغرور اور غافل کبھی درمیان تنگدستی کی ہی تو زخمی و گھایل جو بیچ خوشی اور

حالت اینست + ندانم کی بحق پردازی از خویش حکمت ارادت بیچون

حال تیرا یہ ہے نجانوں میں کب ساتھ حق کی مشغول ہووے تو اپنی سے تقدیر خدا کی ایک کی تئیں

از تخت شاهی فرود آرد دیگری را در شکم ماهی نکو دارد بیت وقت خوش

تخت بادشاہی سے نیچی لاوے اور ایک کی تئیں بیچ پیٹ مچھلی کی نیک رکھے وقت ہے خوش

آن را که بود ذکر تو مونس ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس حکمت اگر

تیغ قهر برکشند نبی و ولی سر در کشند و اگر غمزهٔ لطف بجنبانند بدان را بنیکان در رسانند

قطعه گر بمحشر خطاب قهر کند انبیا را چه جای معذرتست پرده از روی لطف گو بردار

کاشقیا را امید مغفرتست حکمت هر که بتادیب دنیا راه صواب نگیرد بتعذیب

عقبی گرفتار آید ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

فرد پندست خطاب مهتران آنگه بند چون پند دهند نشنوی بند نهند

نیکبختان بحکایات و امثال پیشینگان پند گیرند از ان پیش که پیشینیان

بواقعهٔ او مثل زنند دزدان دست کوته نکنند تا دستشان کوته نکنند

قطعه نرود مرغ سوی دانه فراز چون دگر مرغ بیند اندر بند پند گیر از مصائب

دگران تا نگیرند دیگران بتو پند حکمت آن را که گوش ارادت گران آفریده

اند چون کند که بشنود و آن را که کمند سعادت میبرد چه کند که نرود قطعه

شب تاریک دوستان خدای + می بتابد چو روز رخشنده وین سعادت بزور

رات اندھیری دوست خدا کے چمکتے ہیں مانند روز روشن کی اور یہ سعادت سا زور

بازو نیست + تا نه بخشد خدای بخشنده با عمی از تو بگه نالم که دگر داور نیست

بازو کی نہیں ہے جب تک نہ بخشے خدای بخشنے والا تجھ سے تیرے سے نالہ کروں کہ دوسرا منصف اور حاکم نہیں ہے

وز دست تو هیچ دست بالا تر نیست + آن را که تو ره دهی کسی گم نکند وانرا

اور تیرے ہاتھ سے کوئی ہاتھ بلند زیادہ نہیں ہے اوسکو کہ تو راہ دی کوئی گم نہ کرے اور اوسکو

که تو گم کنی کسی رهبر نیست حکمت گدای نیک انجام به از پادشاه بد فرجام

کہ تو گم کرے تو کوئی رہبر نہیں ہے فقیر نیک انجام بہتر ہے بادشاہ بری ذات سے

بیت غمی کز پیش شادمانی بری + به از شادی که پس غم خوری حکمت

وہ غم کہ پیچھے اوسکے خوشی لیجای تو بہتر اوس خوشی سے کہ پیچھے اوسکے غم کھاوے تو

زمین را از آسمان نثار است و آسمان را از زمین غبار کل اناء یترشح بما فیه

زمین کی تئیں آسمان سے نثار ہے اور آسمان کی تئیں زمین سے غبار ہر برتن ٹپکتا ہے اوس چیز کو جو

فرد گرت خوی من آمد ناسزاوار + تو خوی نیک خویش از دست مگذار حکمت

جو تجھکو خو میری آئی نالائق تو خو ہی نیک اپنی ہاتھ سے مت چھوڑ

خداوند تبارک و تعالی می بیند و میپوشد و همسایه نمی بیند و میخروشد بیت

صاحب پاک اور برتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور پڑوسی نہیں دیکھتا ہے اور غل مچاتا ہے

نعوذ بالله اگر خلق غیب دان بودی + کسی بحال خود از دست کس نیاسود

پناہ خدا کی اگر خلق غیب کی جاننے والی ہوتے کوئی ساتھ حال اپنے کے ہاتھ کسی کے نہ آسودہ ہوتا

حکمت زر از معدن بکان کندن آید و از دست بخیل بجان کندن قطعه

سونا کہان کھودنے سے باہر آوے ہی اور ہاتھ بخیل سے ساتھ جان کھودنے کی

دونان نخورند و گوش دارند + گویند امید به که خورده + روزی بینی بکام دشمن

کمینے نہ کھاتے ہیں اور کان رکھتے ہیں کہتے ہیں امید بہتر کہ کھایا ہوا ایک دن دیکھی تو ہیچ تالو دشمن کے

نه ماند و خاکسار مرده به که بزیردستان پنجه نشاید بجور زبردستان گرفتار آید مثنوی

سونا رہا اور عاجز مرا ہوا جو کوئی کہ اوپر کمزوروں کی بخشش کرے نہیں قابل زبردستوں کے گرفتار آوے

نه هر بازو که در وی قوتی هست بمردی عاجزان را بشکند دست ضعیفان را مکن بر دل گزندی

نہ ہر بازو کہ بیچ اوسکے ایک طاقت ہے ساتھ مردی عاجزوں کی تئیں توڑے ہاتھ ضعیفوں کی تئیں مت کر اوپر دل انکی رنج

که درمانی بجور زورمندی حکایت درویشی بمناجات در می گفت یارب بدان رحمت کن

کہ عاجز ہووے تو ساتھ ظلم ایک زورمند کی ایک فقیر ساتھ مناجات کی کہتا تھا یارب اوپر بدوں کے رحمت کر

که بر نیکان خود رحمت کرده که مر ایشان را نیک آفریده پند عاقل جو خلاف در میان

کہ اوپر نیکوں اپنے کے آپ نے رحمت کی ہی تو یہ کہ خاص کے انکی تئیں نیک پیدا کیا ہے تو نے عاقل جو جھگڑا درمیان

آید بجهد و چون صلح بیند لنگر بنهد که آنجا سلامت بر کنار است و اینجا حلاوت در میان

دیکھے کودے اور جو صلح دیکھے لنگر رکھے کہ اوس جگہ سلامت اوپر کنارے ہے اور اس جگہ حلاوت درمیان میں

مقامر را سه شش بباید و لیکن سه یک می آید بیت هزار بار چراگاه خوشتر از میدان

جواری کی تئیں اٹھارہ چاہیے ہیں ولیکن تین ایکا آتی ہیں ہزار مرتبہ چراگاہ خوش ہے بہ نسبت میدان سے

ولیکن اسب ندارد بدست خویش عنان حکایت اول کسیکه علم بر جامه دوا انگشتری

ولیکن گھوڑا نہیں رکھتا ہے بیچ ہاتھ اپنے کی باگ اول جس کسی نے کہ بوٹا کپڑے کی اور انگوٹھی

در دست چپ جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی و فضیلت راست راست

بیچ ہاتھ بائیں کے کی جمشید بادشاہ تھا کہا اوسکو کیوں زینت ساتھ بائیں کے دی اور بزرگی داہنے کو

گفت راست را زینت راستی تمامست قطعه فریدون گفت نقاشان چین را که

کہا داہنے کی تئیں سیدھائی زینت تمام ہے فریدون نے کہا نقاشوں چین کے تئیں

پیرامون خرگاهش بدوزند بدان را نیک دار ای مرد هشیار که نیکان خود بزرگ و نیکروزند

گرد خیمے اوسکے کے سیئیں بدوں کی تئیں نیک رکھ کہ اے مرد ہشیار کہ نیک خود بزرگ اور نیک بخت ہیں

حکایت بزرگی را پرسیدند که با چندین فضیلت که دست راست است خاتم در

ایک بزرگ کی تئیں پوچھا کہ اسنے فضیلت کہ دست راست کی تئیں ہے انگوٹھی بیچ ہاتھ

دماغ بیہودہ بردن و دود چراغ بیفایدہ خوردن کار خردمندان نیست ولیکن بر رای

دماغ کا بیہودہ لیجانا اور دہوان چراغ کا بیفایدہ کہانا کام عقلمندون کا نہین ہے اور لیکن اوپر عقل

روشن صاحبدلان کہ روی سخن در ایشانست پوشیدہ نماند کہ دُرِّ موعظتہای شافی در سلک عبارت

روشن صاحبدلون کی کہ منہ سخن کا بیچ اونکے ہی چہپا نہ رہے کہ موتی نصیحتون آرام دینی والی کی بیچ لڑی عبارت

کشیدہ است و داروی تلخ نصیحت بشہد ظرافت برآمیختہ تا طبع ملول انسان از دولت

کے ہے اور دوا کڑوی نصیحت کی ساتہ شہد خوش طبعی کی ملی ہے تو طبیعت رنجیدہ انسان کی دولت

قبول محروم نماند الحمد للہ رب العلمین ملتوی

بہی قبولیت کی بے نصیب نہ رہے اور حمد ثابت ہین واسطے اللہ کی کہ پالنی والا دونون عالم کا ہی

ما نصیحت بجای خود کردیم / روزگاری درین بسر بردیم

ہم نے نصیحت موافق اپنے مرتبے کے کہی ہے / ایک زمانہ بیچ اسکے آخر لے گئے ہم

گر نیاید بگوش رغبت کس / بر رسولان پیام باشد و بس

اگر نہ آوے بیچ کان رغبت کسیکے / اوپر قاصدون کے پیام ہوئی اور بس

یا ناظراً فیہ سل باللہ مرحمۃ / علی المصنف واستغفر لصاحبہ

ای نظر کنندہ درین کتاب بخواہ از خدا رحمت را / بر مصنف و مغفرت طلب کن صاحب کتاب را

واطلب لنفسک من خیر تریدہا / من بعد ذلک غفراناً لکاتبہ

بذات خود از ہر چیزیکہ میخواہی / بعد ازین مغفرت طلب کن برای کاتب آن

الٰہی یوم التلاق ومکانہ / عند الرؤف لقلت یا مولانا

برای من روز قیامت باشد جای / نزدیک خدای مہربان البتہ گویم ای مولای ما

وانت مولی محسن / ہا قد اسأت واطلب الاحسانا

و تو مالک نیکو کار ہستی / ہان تحقیق کہ من بد کردم میخواہم احسان را

تمت

ماہ مبارک ذیحجہ سنہ [illegible] ہجری کتاب گلستان در مطبع شعلہ طور کانپور باہتمام شیخ عبداللہ پرنٹر مطبوع گردید